اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیئے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہے اور اُسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرماسکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب ناول دلچسپ و قصہ جات نثر و نظم اردو درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
ناول دلچسپ	
اندر موہنی حصۂ اول	سہ؍
〃 حصۂ دوم	عہ؍
〃 حصۂ سوم	عہ؍
〃 حصۂ چہارم	۱۲؍
بزم اکبری حصۂ اول تاریخی ناول قابل دید ہے	عہ؍
ایضاً حصۂ دوم	عہ۸؍
فسانۂ سوزن عشق	عہ۸؍
ترجمۂ ناول اسٹار آف منگریلیا۔	عہ سہ۱؍
ویگنز لسیڈا ترجمۂ ناول دی دہیر وولف	عکا؍
روزالیمبرٹ حصۂ اول	عکا پ
ایضاً حصۂ دوم	شکا؍
قصہ جات نثر	
نوشیروان نامہ جلد اول۔	ہے۸؍
ایضاً۔ جلد دوم۔	ہے۸؍
ہرمز نامہ متعلقۂ نوشیروان نامہ جلد دوم۔	صہ پ

نام کتاب	قیمت
ہومان نامہ متعلقۂ نوشیروان نامہ جلد دوم	ہے۸؍
کوچک باختر۔	ہے۸؍
بالا باختر۔	ہے۸؍
ایرج نامہ۔ جلد اول۔	ہے۸؍
ایضاً جلد دوم	ہے۴؍
طلسم ہوش ربا جلد اول۔	ہے؍
ایضاً جلد دوم۔	ہے؍
ایضاً جلد سوم۔	ہے؍
ایضاً جلد چہارم۔	للعہ۴؍
ایضاً جلد پنجم کا اول حصہ۔	ہےکا؍
ایضاً حصۂ دوم۔	ہے؍
طلسم ہوش ربا جلد پنجم کامل۔	سکا؍
ایضاً جلد ششم۔	للعہ۸؍
ایضاً۔ جلد ہفتم۔	للعہ
بقیۂ طلسم ہوش ربا حصۂ اول۔	ہکا۸؍
ایضاً حصۂ دوم۔	ہے؍

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
طوطا کہانی
مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی
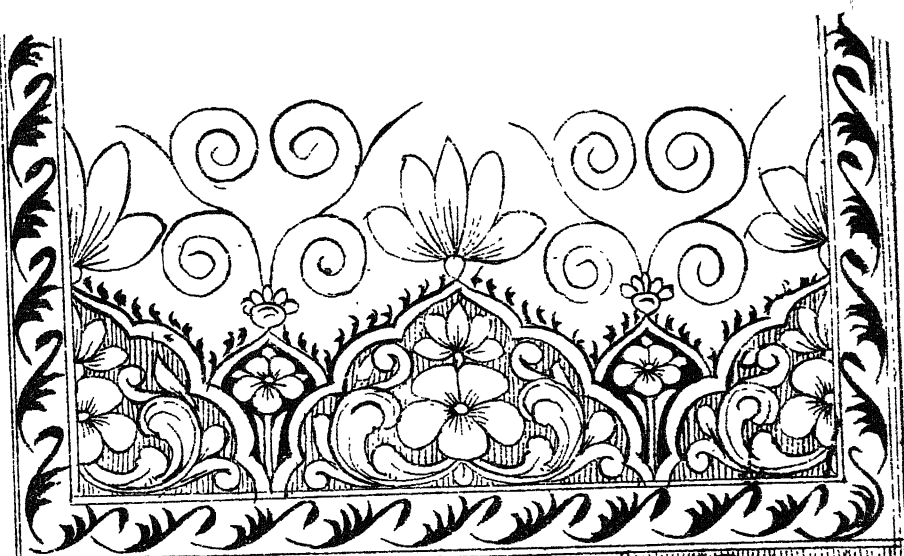
بسم اللہ الرحمن الرحیم

احسان اُس خدا کا کہ جسنے دریاے سخن کو اپنے ابر کرم سے گوہر معنی بخشا اور زبان کو واسطے اپنی حمد کے گویا کیا اور پیغمبر آخر الزمان کو ہم گنہگاروں کی شفاعت کیواسطے رحمۃ للعالمین پیدا کیا کہ جسکے سبب سے ارض و سمانے قیام پایا حسن وہ الحق کہ ایسا ہی معبود ہی؛ قلم جو لکھے اُس سے افزود ہی؛ پیمبر کو بھیجا ہمارے لیئے؛ وصی اور امام اُسنے پیدا کیے؛ سبھونکا وہی دین و ایمان ہی؛ یہ ہین دل تمام اور وہی جان ہی؛ تر و تازہ ہی اُس سے گلزار خلق؛ وہ ابر کرم ہی ہوا دار خلق؛ اگرچہ وہ بیفکر و غیور ہی؛ ولے پرورش سب کی منظور ہی؛ کسی سے بر آوے نہ کچھ کام جان؛ جو وہ مہربان ہو تو کل مہربان؛ اگرچہ بیان کیا ہی اور کیا نہین؛ پر اُس بن تو کوئی کسی کا نہین؛ یہ سید حیدر بخش متخلص حیدری شاہجہان آبادی تعلیم یافتہ مجلس خاص نواب علی ابراہیم خان بہادر مرحوم شاگرد غلام حسین خان غازی پوری دست گرفتہ صاحب عالیجناب سخندان آبرو بخش سخنوران معدن مروت چشمۂ فتوت دریاے جود و کرم منبع علم و حلم صاحب الاشان جان گلکرسٹ صاحب بہادر دام اقبالہ کا ہی اگرچہ تھوڑا بہت ربط موافق اپنے حوصلے کے عبارت فارسی مین بھی رکھتا ہی لیکن بموجب فرمائش صاحب موصوف کے سنہ ۱۲۱۵ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۱ عیسوی کے حکومت مین سرگروہ امیران جہان حامی غریبان و بیکسان زبدۂ نوئینان عظیم الشان شیر خاص

شاہ کیوان بارگاہ انگلستان مارکوئیس ولزلی گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ کی محمد قادری کے طوطی نامے کا جسکا ماخذ طوطی نامہ ضیاء الدین نخشبی ہے زبان ہندی مین موافق محاورۂ اردوے معلے کے نثر مین موافق عبارت سلیس وخوب والفاظ رنگین ومرغوب سے ترجمہ کیا اور نام اسکا طوطا کہانی رکھا تا صاحب نو آموزون کی فہم مین جلد آوے اور ہیچمدان ہر ایک اہل سخن سے امید رکھتا ہے کہ جو کوئی چشم غور سے اس ترجمہ کو ملاحظہ کرے اور غلطی معنی یا نامربوطی الفاظ اسکی نظر پڑے تو وہ شمشیر قلم سے مانند سر دشمن کے اس صفحۂ ہستی سے اڑا دے ابیات

جو بہر صلاح اسپہ رکھے قلم ٭ الٰہی نہ دیا کبھی اسکو غم ٭ الٰہی بحق امام انام ٭ یہ جلدی ہو مجھسے کہانی تمام ٭ آدم بر سر مطلب سننا چاہیے کہ کیا کیا خون جگر کھایا ہے اور کیسا کیسا مضمون باندھا ہے

پہلی داستان میمون کے پیدا ہونے اور خجستہ کے ساتھ بیاہے جانے کی

اگلے دولتمندون مین سے احمد سلطان نام ایک شخص بڑا مالدار اور صاحب فوج تھا لاکھ گھوڑے اور پندرہ سو زنجیر فیل اور نو سو قطار بار برداری اونٹونکی اسکے در دولت پر حاضر رہتے تھے پر اسکے لڑکا بالا کوئی نہ تھا کہ گھر اپنے باپ کا روشن کرتا ٭ حسن اسی بات کا اسکے دل پر بڑا داغ ٭ نہ رکھتا تھا وہ اپنے گھر کا چراغ ٭ اسی واسطے صبح وشام خدمت مین خدا پرستون کی جاتا اور انسے درخواست دعا کی کرتا غرض تھوڑے دنونمین خالق زمین وآسمان نے ایک بیٹا مہ جبین خوبصورت مہر چہر اسے بخشا احمد سلطان اس خوشی سے گل کے مانند کھلا اور نام اسکا میمون رکھا کئی ہزار روپیے فقیرونکو بخش کر سجدہ شکر کا بجا لایا اور یہ بیت پڑھنے لگا حسن تجھے فضل کرتے نہین لگتی بار ٭ نہو تجھ سے مایوس امیدوار ٭ دوگانہ غرض شکر کا کر ادا ٭ تہیہ کیا شادی جشن کا ٭ اور تین مہینے تک شہر کے امیرون وزیرون دانایون فاضلون استادونکی ضیافتین کین کشتیان بعضونکے آگے رکھین اور اکثرونکو خلعت بھاری بھاری دیے جسوقت وہ لڑکا سات برس کا ہوا واسطے تربیت کے ایک استاد دانا کامل کو سونپا حسن معلم اتالیق ونشی ادیب ٭ ہر اک فن کے استاد بیٹھے قریب ٭ کیا قاعدے سے شروع کلام ٭ پڑھانے لگے علم اسکو تمام ٭ اور کتنے دنونمین الف بے تے سے لیکر گلستان اور انشاے ہر کرن وجامع القوانین وابوالفضل یوسفی ورقعات جامی تک پڑھا بلکہ علم عربی کو بھی تحصیل کیا حسن دیا تھا زبس حق نے ذہن رسا ٭ کئی سال مین علم سب پڑھ چکا ٭ معانی ومنطق بیان وادب ٭

پڑھے اُسنے منقول و معقول سب پڑھے خبردار حکمت کے مضمون سے پڑھے غرض جو پڑھا اُسنے قانون سے پڑھے اور قاعدہ نشست و برخاست مجلس والا وشاہی کا اور طریقہ عرض و معروض کا اُسنے سیکھا سچ یہ ہی کہ بعض فنون مین باپ پر بھی سبقت لیگیا جب باپ نے دیکھا کہ جوان ہوا تب ایک عورت صاحب جمال گل اندام خجستہ نام کے ساتھ بیاہ کردیا دونون آپسمین عشرت وعیش کرنے لگے اور کسیوقت جدا نہوتے غرض یہانتک شیفتہ و فریفتہ ہوے کہ عاشقی و معشوقی کے درجے سے گذر گئے اتفاقاً ایکدن شہزادہ گھوڑے پر سوار ہوکر بازار مین گیا اور دیکھا کہ ایک شخص اُس بازار مین ایک پنجرہ طوطی کا ہاتھ مین لیے کھڑا ہی اُسنے طوطا بیچنے والے سے

تصویر شاہزادے کا گھوڑے پر سوار بازار مین جانا اور طوطے کا خرید کرنا

پوچھا کہ ای شخص اس طوطی کا کیا مول ہی اُسنے جواب دیا کہ خداوندا اسکو ہزار روپے سے کم نہ بیچونگا میمون نے کہا خیر معلوم ہوا جو اس ایکمشت پر کو ہزار روپے دیکرے اُسکے برابر دوسرا بیوقوف نہوگا کیونکہ ایک نوالہ بلی کا ہی جب طوطی والا جواب اُسکا نہ دیسکا تو طوطی نے جانا کہ اگر یہ دولتمند عمدہ مجھے خرید نکریگا تو موجب قباحت اور بدنامی میریکا ہی کیونکہ صحبت بزرگونکی سبب زیادتی عقل و عزت کا ہی اُس سے مین محروم رہونگا تب طوطے نے جواب دیا کہ ای جوان خوش رو اگرچہ مین تیری آنکھونمین حقیر اور ضعیف ہون لیکن بسبب دانائی اور عقل کے عرش پر پرواز کرتا ہون اور ہر ایک اہل سخن میری خوشگوئی اور شیرین زبانی پر حیران ہین بہتر یہی ہی کہ مجھے مول لے اسواسطے کہ سواے خوشگوئی کے کئی ہنر مجھ مین عجیب ہین شمہ اُسکا یہ ہی کہ مین حقیقت ماضیہ اور مستقبل اور حال کی کہتا ہون اگر حکم ہو تو ایک بات فائدیکی عرض کرون تب اُسنے کہا کہ کیا کہتا ہی

کہ طوطے نے کہا کہ بعد کئی دن کے ایک قافلہ سوداگرونکا اس شہر مین سنبل خریدنے آویگا تم ابھی سے تمام
شہر کے دوکانداروں سے سنبل خرید کر اپنے پاس رکھو جسگھڑی وہ کاروان آویگا اور سوائے آپکے اس شہر مین
کسی پاس سنبل نپاویگا ناچار ہوکر حضور ہی مین آکر درخواست کریگا پھر اپنی خاطرخواہ بیچیےگا اور
اُسمین بہت فائدہ ہوگا یہ بات طوطے کی اُسکو نہایت خوش آئی اور ہزار روپے اُس شخص کو دیکر اُس
طوطے کو لے اپنے گھر آیا اور سب سنبل فروشونکو بلواکر سنبل کی قیمت پوچھی اُنھون نے عرض کیا کہ جتنا
سنبل ہماری دوکان مین ہی دس ہزار روپے اُسکی قیمت ہوتی ہی میمون نے اُسی دم دس ہزار روپے
خزانہ سے دلواکر خرید کیا اور ایک مکان مین رکھوادیا بعد دو تین دن کے سوداگر اس شہر مین داخل
ہوئے اور تلاش سنبل کی کرنے لگے جب کہین نپایا تب اُسکے پاس آکر سنبل کو چوگنی قیمت دیکر مول لیا اور اپنے
شہر کو گئے تب میمون اُس طوطے سے بہت خوش ہوا اور جان سے زیادہ عزیز رکھنے لگا اور ایک مینا بھی خرید
کر کے اُسکے پاس رکھی اسواسطے کہ عالم تنہائی مین اُسے وحشت نہو کہ عقلمندون نے کہا ہی بیت
کند ہمجنس باہمجنس پرواز ٭ کبوتر با کبوتر باز با باز ٭ غرض اُس مینا کو بھی اُس طوطے کے پاس رکھا کہ یہ
دونون آپسمین ہمجنس ہین خوش رہینگے اور بعد کئی دن کے میمون نے خجستہ سے کہا کہ مین سفر خشکی اور
تری کا کیا چاہتا ہون کہ شہرونکی سیر سے دل بہلے بعد میرے جو تجھے کام کرنا ہو سو بے مصلحت ان
دونون کے ہرگز نکرنا بلکہ جو کہین اُسکو سچ جاننا اور انکی فرمانبرداری سے باہر نہونا یہ دو چار باتین سمجھا کر آپ کسی
شہر کو سفر کیا اور خجستہ کئی مہینے تک اُسکی جدائی مین ویسی کی کھانا سونا دن رات کا چھوڑ دیا غرض طوطا کچھ
قصہ کہانی کہکر اُسی کے دل غمگین کو ہر ایک وقت بہلایا کرتا اسیطرح سے چھ مہینے تک پھسلا پھسلا کر رکھا

دوسری داستان خجستہ کی پادشاہزادے پر عاشق ہونے کی اور دانائی طوطے کی

القصہ ایکدن خجستہ نہا دھو بناؤ کرکے کوٹھے پر چڑھی اور سیر ہر ایک کوچہ و بازار کی جھروکے سے کرنے لگی
اتنے مین ایک شاہزادہ گھوڑے پر سوار آنکھین اوپر کیے ہوئے گھوڑا قدم بقدم لیے ہوئے چلا جاتا تھا خجستہ کو
دیکھتے ہی عاشق ہوا اور اُسکا دل اُسپر آگیا بے اختیار ہوکر شاہزادے نے اُسگھڑی ایک عورت مکارہ کے
ہاتھ خفیہ یہ پیغام بھیجا کہ اگر تم ایک رات چار گھڑی کیواسطے میرے گھر آؤ تو اُسکے عوض مین ایک انگوٹھی
لاکھ روپے کی بخشین دون اُسپر اُس کٹنی نے وہین جاکر کہا کہ ای خجستہ اُس شاہزادے نے تجھے بلوایا ہی اور
ایک گھڑی کیواسطے لاکھ روپے کی انگشتری دیتا ہی اگر تو چلے اور دوستی اُس سے پیدا کرے تو تجھ اسی جیسی

موقوف نہین ہے بلکہ ہمیشہ سلوک نمایان کیا کریگا اور حفاظت مین اُٹھاؤگی خجستہ نے پہلے تو اُس
بات سے بہت بُرا مانا اور خفا ہوگئی لیکن پھر اُس پیرزال کے دم مین آگئی اور کہنے لگی کہ اچھا میری
طرف سے اُسکی خدمت مین سلام شوق کے بعد یہ کہنا کہ شب کو جسطرح سے جانونگی اُسطرح سے تمھارے
پاس اپنے تئین پہونچاؤنگی یہ پیغام وہ مکارہ لیکر اُدھر گئی اور ادھر رات آئی تب خجستہ نے اپنے تئین
نہایت لباس اور گہنے سے آراستہ کیا اور کرسی پر بیٹھکر جیمین کہنے لگے کہ مینا سے چلکر یہ بات کہیے اور
رخصت لیکر چلیے کیونکہ مین بھی عورت ہون اور وہ بھی اسی خلقت مین ہے اغلب ہے کہ وہ میری بات سنے اور
رخصت دے یہ سخن دل مین ٹھہرایا اور مینا سے جاکر کہا کہ ای مینا عجب ماجرا ہے اگر تو سُنے تو کہون اُسنے کہا کہ
بی بی کیا کہتی ہو مین بھی عقل کے موافق عرض کرونگی تب کہا یوں کہنے لگی کہ آج مین اپنے کوٹھے پر چڑھکر جھروکے
کی راہ سے جھانکتی تھی کہ اتنے مین ایک شاہزادہ اس رستے سے گذرا اور مجھپر عاشق ہوا اسگھڑی مجھے اپنے
پاس بُلاتا ہے اگر تو کہے تو مین جاؤن اور اُس سے ملاقات کرون پھر دو چار گھڑی کے بعد اپنے گھر چلی آؤنگی
یہ بات سُنتے ہی مینا نہایت غضبناک ہوئی اور غوغا کرکے کہنے لگی کہ واہ واہ بی بی اچھے ڈھنگ نکالتی
ہو اور خاصی باتین سُناتی ہو کیا خوب غیر مرد کے گھر جاؤگی اور اُس سے دوستی کرکے اپنے شوہر کی حرمت
گنواؤگی یہ بڑا عیب ہے تمھاری قوم کے لوگ کیا کہینگے اس حرکت سے باز آؤ یہ سُنتے ہی خجستہ نے اُسے
پنجڑے سے نکال ایک ٹانگ پکڑ گردن مروڑ زور سے زمین پر دے پٹکا کہ روح اُسکی آسمان پر پرواز کرگئی
اور اسیطرح غصے مین بھری ہوئی طوطے کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ ای طوطے کچھ حقیقت مینا کی دیکھی کہ وہ ابھی
کیا تھی اور کیا ہوگئی اُسنے کہا کہ جی دیکھی جو خداوند سے بے ادبی کریگا اُسکا یہی حال ہوگا خجستہ خوش
ہوکر کہنے لگی کہ ای طوطے بہت دن ہوئے کہ مینے مرد کی صورت نہین دیکھی اور آج ایک بادشاہزادے نے
مجھکو منت بلوایا ہے اگر تو کہے تو اُسکے پاس رات کیوقت جاؤن اور صبح ہوتے ہوتے اپنی جگہ پر آؤن طوطا
اپنے جیمین ڈر کر کہنے لگا کہ اگر مین بھی منع کرتا ہون یا اور کچھ کہتا ہون تو ابھی مینا کیطرح سے مارا جاتا ہون
یہ سمجھکر کہنے لگا کہ ای کدبانو مینا ناقص عقل تھی اور اکثر یہ خلقت عورتونکی بیوقوف ہوتی ہے اسیواسطے
شعورمند کو لازم ہے کہ اپنا احوال اُنسے نہ کہین بلکہ اس ذات سے پرہیز کرین تو خاطر جمع رکھ جلدی مت کر جبتک
میری جان اس قالب مین ہے تب تک تیرے کام مین پیروی کرونگا انشاءاللہ مت گھبرا کریم کارساز جلد آسان
کریگا خدانخواستہ اگر یہ بات ظاہر ہوئی اور اُڑتے اُڑتے تیرے شوہر تک پہونچی اور اُسنے آنکر تجھسے خفگی کی

تو مین ایک بات بنا کر تم دونون کو آپسمین ملا دونگا جسطرح سے کہ اُس طوطے نے فرخ بیگ سوداگر کو جورو سے ملا دیا تھا خجستہ نے پوچھا کہ اُسکی نقل کیونکر ہی مفصل بیان کر کہ مین تیری احسانمند ہونگی

تیسری داستان فرخ بیگ سوداگر اور اُس کے طوطے کی

طوطے نے کہا کہ کسی شہر مین ایک سوداگر فرخ بیگ نام نہایت مالدار تھا اور ایک طوطا عقلمند اپنے پاس رکھتا تھا اتفاقاً اُس سوداگر کو سفر درپیش ہوا تب ہر ایک اسباب اپنے گھر کا بی بی سمیت طوطے کے حوالے کیا اور آپ واسطے سوداگری کے کسی شہر مین گیا اور کئی مہینے وہان کار تجارت مین رہا اُسکے جانیکے بعد کئی دن پیچھے اُسکی جورو نے ایک جوان مغل بچے سے آشنائی کی اور ہمیشہ رات کو اُسے اپنے گھر بلاتی صبح تک اُسکے ساتھ عیش و عشرت کرتی یہ احوال اُن دونونکا طوطا دیکھتا اور باتین اُنکے اختلاط کی سنتا لیکن دیکھا سنا اپنے دل مین چھپا رکھتا بعد ڈیڑھ برس کے وہ تاجر اپنے گھر آیا اور حقیقت گذری ہوئی اپنے گھر کی اُس طوطے سے پوچھی کہ میرے پیچھے کس طرح سے گذری اور کس کس نے کیا کیا کیا اُسنے ہر ایک کا حال جو ٹھیک ٹھیک تھا سو سب بخوبی کہدیا اور بی بی کی بات سے آگاہ نکیا کیونکہ اگر وہ بھی کہتا تو دونون مین جدائی ہوتی یا کسی نکسی کی جان جاتی بعد دو ہفتے کے وہ تاجر یہ ماجرا اور کسی شخص کی زبانی سنکر اپنی بی بی سے دق ہوا اور خفگی کرنے لگا کیونکہ ہوشمندون نے کہا ہی کہ عشق اور مشک نہین چھپتا ہی اور آگ بارود مین پوشیدہ نہین رہتی وہ سوداگر طوطے کی طرف سے بدظن ہوا اپنے جی مین کہنے لگا کہ افسوس اس طوطے نے کچھ بھی اسکے نیک اور بد کی بات مجھسے نکہی اور اپنی جورو پر غصہ ہو کر بہت سی سرزنش کی اور وہ احمق عورت یہ سمجھی کہ شاید طوطے نے کچھ اس میری بات کہی جو اسقدر مجھپر آفت اُٹھائی ہی پھر طوطے کو اپنا مخالف سمجھکر ایکروز آدھی رات کو قابو پا کر اُس طوطے کے بال و پر نوچ نوچ کر گھر کے باہر پھینک کر غل مچانے لگی کہ ہی ہی میرے طوطے کو بلی لیگئی اور جی مین سمجھی کہ وہ کمبخت مر گیا ہوگا لیکن تھوڑی سی جان اُسمین باقی تھی اوپر سے جو گرا تو صدمہ زیادہ پہونچا بارے بعد ایک ساعت کے اُسکے بدن مین قدرے قوت و توانائی آئی تب سنبھل کر اُٹھا وہان ایک گورستان تھا اُسمین گیا اور ایک گور کے سوراخ مین رہنے لگا لیکن تمام دن بھوکا مرتا اور رات کو اُس سوراخ سے نکلتا جو کوئی مسافر اُس گورستان مین اِدھر ہو کر رات کو کھانا کھاتا اور اُسکا گرا پڑا ٹکڑا دانہ دُنکا جو پاتا سو چنتا اور کھاتا اور پانی پیکر صبح کو اُسی سوراخ مین جا بیٹھتا بعد چند روز کے سلامے پر اُسکے نکل آئے

اور تھوڑا تھوڑا اُڑنے لگا اس گور سے اُس قبر پر جاتا پھرتا پھر تو یہ گذری اب ادھر کی سنو جس شب
وہ طوطا گیا اُسکی صبح کو وہ سوداگر اپنے بچھونے پر اُٹھکر اُسکے پنجرے کے پاس گیا اور اُسے دیکھا کہ وہ
اُسکے اندر نہین ہے یہ حال دیکھتے ہی اُسنے اپنی پگڑی زمین پر دے ٹپکی اور غل مچانے لگا بلکہ نہایت متردد
ہوا اور اپنی بی بی پر اسقدر غصہ ہوا کہ کچھ کہا نہین جاتا آخر اُسنے اُسکے غم سے خواب و خور بھی
چھوڑ دیا اپنی عورت کی بات کو ہرگز اعتبار نکیا بلکہ اُسکو اپنے گھر سے نکالدیا تب اُس عورت نے
دھیان کیا کہ شوہر نے مجھے اپنے گھر سے نکالدیا ہے اب رہنے والے اس شہر کے دیکھینگے مناسب
یہ ہے کہ میرے گھر کے قریب جو گورستان ہے وہان چلی جاؤن اور کھانا پینا سب چھوڑ دون یہانتک کہ
مر جاؤن آخرکار اُس قبرگاہ مین گئی اور ایک فاقہ کیا جسوقت کہ رات ہوئی اُس طوطے نے قبر کے سوراخ
سے کہا کہ ای عورت اپنے سر کے بال نوچ اور ایک اُسترے سے مُنڈوا اور چالیس دن تک بے آب و طعام
اس گورستان مین رہ کہ مین تیرے تمام عمر کے گناہ بخشون تجھ مین اور تیرے شوہر مین دوستی کرا دون
وہ عورت اُس آواز کو سُنکر متعجب ہوئی اور اپنے جی مین سمجھی کہ اس قبرستان مین کوئی ولی خداپرست
کی قبر ہے البتہ وہ میرے گناہ بخشیگا اور مجھسے میرے خاوند کو ملا دیگا اس بھروسے پر اپنے سر کو مُنڈوا کر
چندے اُس قبرستان مین رہی ایک دن طوطا اُس قبر سے نکلکر کہنے لگا کہ ای عورت تو نے بے تقصیر میرے
پر اکھیڑے اور مجھے آزار سخت دیا خیر جو ہوا سو ہوا میری قسمت مین یہی تھا جو تو نے کیا لیکن مین نے
تیرا نمک کھایا ہے اور تیرے خاوند کا خرید ہون تو میری بی بی ہے تیری خدمت بخوبی کرونگا اور وہ باتین
گور کے سوراخ سے مین نے کہی تھین تو یقین کر مین راستگو ہون چغلخور نہین کہ تیرا عیب تیرے
خاوند سے کہتا اب دیکھ تو سہی مین تیرے شوہر کے گھر جاتا ہون اور تجھسے اُسکو ملا دیتا ہون غرض
طوطے نے یہ کہا اور اپنے خاوند کے گھر جا موافق قاعدے کے اُسکو سلام کیا اور آداب بجا لایا دعائین
دیکر کہنے لگا کہ عمر تیری بڑھے اور دولت دوچند ہووے اُسنے کہا کہ تو کون ہے اور کہانسے آیا ہے جو اسطرح
باادب کھڑا دعائین دیتا ہے پھر آپ ہی پہچان کر کہنے لگا کہ اتنک کہان تھا اور کس شخص کے گھر مہمان
گیا تھا سب احوال مفصل اپنا کہہ اُسنے عرض کی مین وہی قدیمی طوطا ہون مجھے بلی پنجرے سے لیگئی تھی اور
اُسکے پیٹ مین تھا اُسکے آقا نے کہا تو پھر کیونکر جی اُٹھا اُسنے کہا کہ تمنے بیگناہ اپنی بی بی کو گھر سے بلا تقصیر
نکالدیا اس سبب سے وہ ایک قبرستان مین گئی اور چالیس دن فاقے سے رہی بے اختیار آہ و زاری کی کہ حقتعالی

اُسکی فریاد سُنکر مہربان ہوا اور عجیبکو مُردہ سے زندہ کرکے کہا کہ ای عجیبہ تو اُسکے خاوند کے پاس جا اور
اُن دونونکو آپسمین ملادے بلکہ اُسکی عصمت پر گواہی دے جب آقا نے یہ احوال دریافت کیا تب خوش ہوکر
اپنی جگہ سے اُٹھا اور گھوڑے پر سوار ہوا اپنی بی بی کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے جانی مین نے
بے تقصیر ستایا اور دُکھ دیا لیکن اب تو اُس بات سے درگذر اَ میری خطا معاف کر وہ راضی ہوئی
تب اُسکو گھر لے آیا پھر دونون جورو خاوند ملے جلے رہنے لگے اور عیش و عشرت کرنے لگے القصہ طوطے
نے اس سوداگر کا قصہ تمام کیا اور خجستہ سے کہا کہ ای خجستہ اُٹھ اور جلد شاہزادے کے پاس جا تاکہ وعدہ
تیرا جھوٹ نہو اگر خدانخواستہ یہ خبر تیرے شوہر تک پہونچے اور وہ تجھپر خفگی کرے تو مین اُسی سوداگر
کے طوطے کیطرح صفائی کرا دونگا خجستہ اس سخن سے خوش ہوئی اور قصد کیا کہ شہزادے پاس جاوے
اتنے مین صبح صادق ہو گئی جانا اُسکا موقوف رہا اور یہ شعر آسمان کیطرف دیکھکر پڑھا اور گریبان مثل
گل چاک کیا حسن یہ وہ دل کو اک جا ٹھہرا تا نہین ؛ کسی کا اے وصل ہوتا نہین ؛ یہ ہجر دشمن وصل و
دل سوز ہجر ؛ کرے ہے شب وصل کو روز ہجر ؛ الغرض خجستہ تمام رات قصہ سننے کیواسطے جاگی تھی
سونے کے لیے گئی اور جاتے ہی بچھونے پر سو گئی

چوتھی داستان ایک پاسبان نے بادشاہ طبرستان کی وفاداری کی اور اُسنے اُسے اپنا ولیعہد کیا

جب سورج چھپا اور چاند نکلا خجستہ اپنے بچھونے پر سے اُٹھی ہاتھ منھ دھوکر بیٹھی خوان کھانے اور
میوے منگائے کچھ تناول کیا اور پوشاک مکلف اور جواہر قیمتی سے اپنے تئین آراستہ کر کے صبح کی
پری تکے دو پری پیکر خواصونکو ساتھ لیکر خوش و بشاش طوطے کے پاس رخصت لینے گئی اور کہنے لگی
کہ ای طوطے جذبۂ عشق نئے لطف دکھاتا ہے مجھے ؛ شوق دل کوے صنم مین لیے جاتا ہے مجھے ؛ اگر
تو اپنی مہربانی سے رخصت کرے تو مین اُسکے پاس جاؤن اور آرزو اپنے دل کی نکالون طوطا
کہنے لگا ای کدبانو خوش رہ اندیشہ مت کر کہ مین تیرے کام کی سعی و جستجو مین لگ رہا ہون قریب ہے
کہ تجھے تیرے یار کے پاس پہونچاؤن لیکن تجھے لازم ہے کہ تو بھی دوستی اور محبت اُسکی اپنے جی مین
رکھے جسطرح سے کہ ایک پاسبان نے پادشاہ طبرستان کی عقیدت اپنے دل مین رکھی اور اُسکے
عوض دولت بیشمار پائی خجستہ نے پوچھا کہ اُسکی نقل کیونکر ہے مفصل بیان کر
حکایت طوطا کہنے لگا کہ عقلمندون نے اور اگلے زمانیکے بزرگون نے کہا ہے کہ ایک دن ایک بادشاہ

طبرستان نے مجلس عیش برابر بہشت کے آراستہ کی کھانے اچھے لذیذ اور شرابین پرکیف کباب قسم قسم
کے اُس محفل بین مہیا کیے شہزادے وزیر امیر حکیم اُستاد بلکہ جتنے صاحب کمال اُس شہر کے تھے حاضر
ہوے اور کھانے اُنھون نے کھائے اور شرابین پین کہ اتنے بین ایک شخص اجنبی اُس محفل بادشاہی بین
بے دھڑک چلا آیا تب ہر ایک اہل بزم نے پوچھا کہ ای مرد تو کون ہی اور کہان سے آیا ہی اُسنے کہا کہ مین
شمشیر زن اور شیر گیر ہون اور تیر اندازی بھی ایسی جانتا ہون کہ تیر میرا سنگ خارا کو پھوڑتا ہی بلکہ پہاڑ
کے پار ہوتا ہی سواے سپہگری اور بھی ہر ایک فن سے واقف ہون اور بہت سی حکمتین جانتا ہون پہلے
امیر مجستہ کے پاس نوکر تھا جب اُسنے میری قدر کچھ نہ کی اور کاریگری نہ سمجھی تو اُسکی چاکری چھوڑکر بادشاہ
طبرستان کے پاس آیا ہون اگر وہ مجھے نوکر رکھے گا تو رہونگا اور جانفشانی قرار واقعی کرونگا طبرستان
کے بادشاہ نے یہ بات سُنکر اپنے نوکرون اور اہلکارون کو حکم کیا کہ بالفعل اسکو خدمت پاسبانی کی
دو بعد دریافت ہونیکے جو اسکے حق بین مناسب ہوگا کیا جائیگا بموجب حکم بادشاہ کے ارکان دولت
نے اُسیوقت اُسے خدمت پاسبانی کی دی اور سرفراز کیا چنانچہ وہ شام سے تا صبح ہر ایک شب
دولتخانہ کی خبرداری کیواسطے جاگتا اور کھڑے ہوکر بادشاہ کے قصر کو دیکھا کرتا اتفاقاً ایک شب آدھی
رات کو بادشاہ بالاخانے پر کھڑا ادھر اُدھر پھرتا تھا نگاہ اُسکی اُس پاسبان پر پڑی دیکھا کہ ایک
شخص مستعد کھڑا ہی تب اُسنے پوچھا ای شخص تو کون ہی جو بیوقت اس محلسرا کے نیچے کھڑا ہی اُسنے عرض کی
خداوندا مین پاسبان اس دولتخانے کا ہون خبرداری کیواسطے اس محلسرا کے کتنے دنون سے شام سے صبح
تک حاضر رہتا ہون اور امیدوار تھا کہ جمال مبارک حضرت کا دیکھون اور اپنی آنکھین روشن کرون
بارے آجکی شب قسمت نے یاوری کی کہ دیدار خداوند عالمیان کا دیکھا دل کو شاد کیا اتنے مین ایک
آواز جنگل کیطرف سے بادشاہ کے کان بین آئی کہ بین جاتی ہون کوئی ایسا مرد ہی کہ مجھکو پھر لاوے
یہ بات سُنتے ہی بادشاہ متعجب ہوکر اُس سے کہنے لگا کہ ای پاسبان تو بھی کچھ اس آواز کو سُنتا ہی کہ
یہ آواز کہان سے آتی ہی اُسنے عرض کی کہ ای خداوند مین تو کئی شب سے سُنتا ہون کہ بعد آدھی رات کے
یہ آواز یون ہی آتی ہی لیکن مین خدمت پاسبانی کی رکھتا ہون محلسرا کو چھوڑکر جا نہین سکتا ہون اسواسطے
دریافت نکر سکا کہ یہ کسکی آواز ہی اور کہان سے آتی ہی اگر شاہ جہان ارشاد کرین تو ابھی جاؤن اور
شتاب اُسکو دریافت کرکے حضور پرنور بین عرض کرون بادشاہ نے فرمایا کہ بہتر جلد جاؤ اور سچ خبر

حضور مین آکر گذارش کرو وہ پاسبان وہین خبر لینے چلا تھوڑی دور گیا تھا کہ بادشاہ بھی ایک کمل سیاہ اور سارا بدن اور منھ اُس سے چھپا کر اُسکے پیچھے ہو گیا پاسبان تھوڑی دور جا کر کیا دیکھتا ہی کہ ایک عورت حسین خوبصورت ایک درخت کے نیچے راہ مین کھڑی ہی اور کہتی ہی کہ مین جاتی ہون دیکھون تو کون ایسا مرد ہی جو مجھے پھیر لادے اور نہ جانے دے تب اُسنے پوچھا کہ اے بی بی صاحب جمال پری پیکر تو کون ہی اور یہ بات کس لیے سب سے کہتی ہی اُسنے کہا کہ مین تصویر عمر بادشاہ طیر شان کی ہون وعدہ اُسکا برابر ہوا ہی اب اسواسطے مین جاتی ہون یہ سخن سنتے ہی اُس پاسبان نے کہا کہ اے تصویر عمر بادشاہ اب کسیطرح سے پھر بھی مراجعت کریگی اور پھر آویگی اُسنے کہا کہ اے پاسبان ایک صورت سے اگر تو اپنے بیٹے کو اُسکی عوض ذبح کرے تو البتہ مراجعت کرون تا بادشاہ پھر چند روز اس جہان مین زندگی کرے اور جلدی نہ مرے یہ بات بادشاہ نے بھی سُنی اور اُس پاسبان نے بھی نہایت خوش ہو کر جواب دیا کہ اے عورت عمر بادشاہ پر اپنی عمر اور اپنے بیٹے کی عمر نثار کرتا ہون جلدی مت کر تو یہین کھڑی رہ مین ابھی اپنے گھر جاتا ہون اور بیٹے کو لا کر تیرے سامنے ذبح کرتا ہون مین اُس ہاتھ اُٹھاؤنگا بادشاہ کی سلامتی کیواسطے مارونگا حاصل کلام یہ کہکر اپنے گھر گیا بیٹے سے کہنے لگا کہ بیٹا آج بادشاہ کی عمر تمام ہوئی ہی کوئی دم مین وہ مرتا ہی اگر تو اپنی عمر اُسکو دے تو وہ تیرے مرنے سے جیے اور چند روز اس دنیا مین رہے وہ لڑکا نیکبخت فادار اسبات کو سُنتے ہی کہنے لگا کہ اے قبلہ و کعبہ وہ بادشاہ منصف و عادل ہی ایسے والی صاحب سخا اہل ہمت غریب پرور کریم بخش کیلیے ایک مین کیا ہون اگر تمام گھر تمھارا کام آوے تو قصور نکرنا کیونکہ ایک مجھ سا ناچیز اگر اُسکے صدقے ہوا تو کیا ہوا وہ جیتا رہیگا تو ایک عالم کو پرورش کریگا بہتر یہی ہی کہ مجھے جلد لیچلو اور اُسکے اوپر صدقے کرو تو مین سعادت دارین حاصل کرون کیونکہ ایک تو آپکا کہنا اور دوسرے ایسے بادشاہ پر نثار ہوتا اس سے بہتر بات میرے واسطے اس جہان مین اور کوئی نہین مین نے یہ کلام حضرت اُستاد رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا ہی کہ ہر ایک چھوٹے بڑے مکتب کے لڑکون سے کہتے تھے کہ اگر بادشاہ کی سلامتی کیواسطے کوئی اہلکار بادشاہی ایک آدمی کو رعیت مین سے مارے تو گناہ نہین کیونکہ وہ بندہ پرور ہی سیکڑون کو پالتا ہی وہ جیے گا تو ہر ایک شہر اُس سے آباد رہیگا اگر وہ مریگا تو ایک ظالم پیدا ہوگا کہ ہزارونکو ہلاک کریگا اور لاکھون اُسکے ظلم و ستم سے مرینگے پس لازم ہی کہ جلد مجھے لیچلو اور اُسکے واسطے ذبح کرو اُسپر ایک مجھ سا قربان ہو تو کیا آخر

وہ پاسبان اپنے بیٹے کو اُس عورت کے پاس لیگیا اور اُسکے ہاتھ پاؤن باندھکر چاہتا تھا کہ خنجر
تیز سے اُسکا گلا کاٹے کہ اتنے مین اُس عورت نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ ای پاسبان اپنے بیٹے کو ذبح مت کر اور
گلا اُسکا مت کاٹ حقتعالی کو تیری ہمت پر رحم آیا اور مہربان ہو کر مجھے پھر ساٹھ برس کا حکم کیا کہ بادشاہ
کے قالب مین رہون جسوقت اُس پاسبان نے اِس خوشی کی خبر کو سُنا بہت خوش ہوا اور اُسیوقت بادشاہ کو
خبر دینے چلا یہ حالت بھی بادشاہ طبرستان نے اپنی آنکھون سے دیکھی اور بات چیت پاسبان کی اور اُسکے
بیٹے کی کماحقہ دریافت کی پھر اُسکے پیچھے سے دوڑ کر اپنے تئین بدستور اُسی بالاخانے پر پہونچایا اور اُسیطرح
اُسپر پھرنے لگا اور بعد ایک گھڑی کے وہ پاسبان بھی حضور پُر نور مین آیا اور تسلیمات بجا لا کر دعا دینے لگا
کہ عمر و دولت جاہ و حشمت شاہنشاہ کی تا قیامت بڑھتی رہے بادشاہ نے اُس سے پوچھا کہ ای پاسبان وہ
کیسی آواز تھی کچھ تو نے دریافت کیا ہی تو مفصل بیان کر اُسنے دست بستہ ہو کر عرض کی ای خداوند ایک
عورت حسین صاحب جمال اپنے خاوند سے لڑ کر اِس جنگل مین نکل آئی تھی اور ایک درخت کے نیچے
اُس راہ مین بیٹھی رو رہی تھی اور یہی کہتی تھی کہ مین مر جاؤنگی تب مین اُسکے پاس گیا اور اُسکو میٹھی
میٹھی باتون سے بہلایا اور اچھے اچھے سخن سمجھا بجھا کر اُسکے شوہر سے ملا دیا دوستی اُن دونون مین
کرا دی اب اُسنے مجھ سے اقرار کیا ہی کہ مین ساٹھ برس تک اپنے شوہر کے گھر سے نہ نکلونگی بادشاہ نے
یہ دانائی اور جانفشانی اُسکی اور جرأت اُسکے بیٹے کی دیکھی تھی فرمایا کہ ای پاسبان جسوقت تو
اُسکی خبر لینے چلا تھا مین بھی تیرے پیچھے موجود تھا سب سوال و جواب تیرے اور تیرے بیٹے کے اور
اطوار اُس عورت کے اپنی آنکھون سے دیکھے اور کانون سے سُنے خیر اگرچہ اگلے وقت مین تو محتاج و
غریب و ذلیل و پریشان تھا اور اب میرے پاس پاسبانی مین نوکر ہوا تھا انشاء اللہ تعالی روز بروز
بہبودی و ترقی تیری ہوگی اور گھڑی گھڑی سلوک پر سلوک کرونگا خدا کے فضل سے تو نہایت اوج
دولت کو پہونچیگا یہ کہکر بادشاہ آرام کرنے گیا اسباط عیش پر سو رہا بعد دو چار گھڑی کے صبح ہوئی
بادشاہ تخت پر نکلکر بیٹھا اور پاسبان کو بلایا پھر امیر وزیر کو بھی اور اہلکارونکو جمع کرکے یہ فرمایا کہ ای
حاضران پایۂ تخت مین نے اِسے بخوشی اپنا ولیعہد کیا اور مال و اسباب و خزانہ سب اپنی رضامندی سے
اِسے دیا طوطے نے یہ کہانی تمام کی اتنے مین صبح ہوئی اور آفتاب نکل آیا خجستہ کا موقوف رہا کیونکہ تمام
رات بادشاہ طبرستان اور اُس پاسبان کی کہانی سُننے سے آنکھ خمار آلود رہی تھی جاتے ہی پلنگ پر سو رہی حسن

گئی منہ کر کے بار آخر کو لیٹ | چھپر کھٹ کے کونے میں منہ لپیٹ

پانچویں داستان زرگر اور نجار کی

جب سورج چھپا اور چاند نکلا تب خجستہ ارغوانی جوڑا پہن سنگتی دوشالہ اوڑھ جواہر کے دریا میں سراپا غرق ہو طوطے کے پاس رخصت لینے گئی اور کہنے لگی کہ اے طوطے مجھے آج کی شب جلد رخصت دے کہ میں اپنے یار سے ملوں اور کچھ باتیں پیار کی کروں طوطے نے کہا اے کدبانو تو نے مجھے پہلے ہی شب رخصت دی تھی اب تو نے کیوں توقف کیا خیر اب جا اور یہ زیور اپنے بدن کا اُتار کیونکہ بلا دینا بہت بری جگہ ہے

تصویر آنا کدبانو شہزادی کا سنگار کر کے طوطے کے پاس بطلب رخصت

ایسے اسباب کو پہنکر غیر مرد کے پاس جانا اچھا نہیں شاید اسکی آنکھ گہنے پر پڑے اور چھین لالچ کر تو نہ تو رہیگی اور نہ گہنا دوستی کی دوستی جاتی رہیگی زیور کا زیور جسطرح سے کہ اُس زرگر اور نجار کی دوستی میں خلل پڑا اور یہی کیواسطے برسوں کا ساتھ چھوٹا خجستہ نے پوچھا کہ اسکی نقل مفصل بیان کر حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسی شہر میں ایک زرگر اور ایک نجار سے دوستی تھی کہ جو کوئی انہیں دیکھتا وہ یہی کہتا تھا کہ یہ عاشق اور معشوق ہیں اگر یہ نہیں ہیں تو ماں جائے بھائی ہیں اتفاقاً وہ دونوں سفر کو گئے کسی شہر میں جا کر مفلس ہوے اور آپس میں کہنے لگے کہ اس شہر میں فلاں بتخانہ ہے کہ اسمیں کئی بت سونے کے ہیں یہاں سے برہمنوں کی صورت بنکر چلئے اور عبادت میں مشغول ہو جیسے کسیوقت فرصت پا کر وہ بت چرا لیجئے اور مزے سے انکو بیچکر گذران کیجئے یہ بات ٹھہرا کر وہ دونوں اس بتخانے میں گئے برہمنوں نے

جو اُنکی عبادت دیکھی تو سب شرمندہ ہوئے اور ہر روز اُس تجانے سے وہ برہمن جاتے اور پھر نہ آتے
اگر کوئی پوچھتا کہ تمنے کیون تجانے کو چھوڑا تو وہ یہہ کہتے کہ کئی دن سے دو برہمن ایسے دھرم
مورت صاحب جمال پوجا کرنیوالے آئے ہین کہ ایک دم بھگوان کے دھیان سے سر نہین اُٹھاتے
اور کسی سے آنکھ نہین ملاتے اسواسطے ہم چلے آتے ہین کیونکہ اُنکے برابر ہم سیوا اور تپسیا کر نہین سکتے
جب اُن دونون کے سوا اُس تجانے مین اور کوئی نہ رہا تب اُنھون نے شب کو فرصت پاکر کئی مورت سونیکے
چرا کر اپنے گھر کا راستہ پکڑا اور وہ نزدیک شہر کے پہونچکر کسی درخت کے نیچے ان مورتونکو گاڑ کر اپنے
اپنے گھر گئے بعد آدھی رات کے سُنار اکیلا جاکر اُن مورتونکو کھود لایا اور صبح کیوقت نجار کے گھر جاکر
اُس نجار سے کہنے لگا کہ ای نجار بے ایمان جھوٹے دغاباز میری آشنائی کا پاس نکیا اور اسی قدیم دوستی
مین خلل ڈالا کہ اُن مورتونکو تو چرا لایا اس بے ایمانی سے کئی برس جیگا اور کئی دن گذران کریگا خراب
زمانے مین دوستی کا بھی اعتبار نرہا وہ اُسکی باتین سنکر حیران ہوا کہ یہہ کیا بکتا ہے آخر ناچار ہوکر یہہ
کہنے لگا کہ ای زرگر جو کیا سو کیا اور جو ہوا سو ہوا جانے دے مین جانتا ہون خدا کیواسطے مجھپر بہتان
مت باندھ اسلیکہ وہ عقلمند تھا اور اُس سے لڑنا اور جھگڑا کرنا مناسب نجانا چپکا ہو رہا بعد کئی دن کے
ایک پُتلا چوبی اُس بڑھئی نے سنار کی صورت بنایا اور کپڑے اُسے پہنائے اور دو بچے خرس کے کہین سے
لایا اور اُس پتلے کی آستین اور دامن مین کچھ کچھ اُن بچونکے کھانیکی چیزین رکھدین جب اُنکو بھوک لگتی
تو اُس پتلے کے پاس جاتے اور اُسکی آستین یا دامن سے جو پاتے سو کھاتے اور اپنے جیمین جانتے کہ ہمارا باپ
اور جو کچھ ہے سو یہی ہے اور وہ دونون اُس پتلے سے آشنائی رکھتے تھے کہ ہر روز الفت سے اُسکے دامن پر آکر
بیٹھتے جب خرس کے بچونکو اُس صورت سے مہر و محبت ہوئی تب بڑھئی نے اُس سُنار کی اور اُسکی جورو لڑکونکی
ضیافت کی بلکہ ہمسایہ کی عورتونکو بھی بلایا چنانچہ سُنار کی جورو اپنے دونون لڑکونکو ساتھ لیکر اُسکے گھر
آئی نجار اپنی گھات مین لگ رہا تھا بعد دو گھڑی کے اُس سُنار کو غافل پاکر اُن دونون لڑکونکو چھپا
رکھا اور خرس بچونکو چھوڑکر غل مچانے لگا کہ یہہ لڑکے سنار کے خرس بچے کیونکر ہوگئے یہہ بات سُنتے ہی
سنار باہر سے بے اختیار روتا ہوا آیا اور اُسکی کمر پکڑ کر کہنے لگا کہ ای جھوٹے کیون بکتا ہے کہین آدمی
بھی جانور ہوئے ہین آخر یہہ قضیہ قاضی کے روبرو گیا اور قاضی نے پوچھا کہ ای بڑھئی اُسکے بچے خرس کے
بچے کیونکر ہوئے اُسنے کہا کہ حضرت دونون لڑکے میرے سامنے کھیلتے تھے یکایک زمین پر گرتے ہی گرتے

آخر بس کے بچے ہوگئے قاضی نے کہا کہ یہ بات مین کسطرح سچ جانون تب تجار کہنے لگا کہ خداوند مین نے کتاب مین لکھا دیکھا ہی کہ کسیوقت مین ایک گروہ انسان کا خدا کے غضب سے حیوان ہوگیا تھا لیکن عقل اُس گروہ کی جون کی تون رہی تھی اور الفت اور محبت بھی ویسی ہی تھی لازم یہ ہی کہ اسوقت دربار عام مین اُن بچون کو سب اہالی موالی کے سامنے منگواکر اُسکے روبرو کیجیے اگر وہ اُسکے لڑکے ہونگے تو اُس سے الفت کرینگے اور نہین تو جو چاہیے کا سو سمجھ کیجیے گا یہ بات سُنکر قاضی نے پسند کی اور اُن بچونکو منگواکر اُس زرگر کے آگے چھوڑوا دیا وہ اُس صورت کے سبب سے آشنا ہو رہے تھے باوجود اُس بھیڑ کے بے اختیار دوڑکر اُس سے جا لپٹے اور اُسکے پاٰون پر منھ ملنے لگے اور اُسکی بغلونمین سر ڈالنے لگے تب قاضی نے کہا کہ اے سُنار دغا باز یہ دونون لڑکے تیرے ہین مجھے یقین ہوا پس اب ان دونون کو اُٹھا کر لیجا ناحق کیون شرارت اور بہتان کرتا ہی تب وہ زرگر اُس تجار کے پانوٴن پر گر پڑا اور منت کرنے لگا کہ اے یار اگر یہ حکمت تو نے اپنا حصہ لینے کیواسطے کی ہی تو اپنا حصہ لے اور میرے لڑکے مجھے دے اُسنے کہا کہ اے سُنار تو نے بُرا کیا ہی اور امانت مین خیانت کی ہی اگر اب جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور دغا بازی سے توبہ کرے تو شاید پھر تیرے بیٹے اپنی صورت اصلی پر آوین غرض اُس زرگر نے اُسکا حصہ دیا اور اپنے بیٹے اُس سے لیے طوطے نے یہ نقل تمام کرکے کہا کہ اے خجستہ تو بھی اپنا زیور اُتار کر جا شاید وہ بھی اُسیطرح کا بے ایمان ہو اور اُسکا لالچ کرے تو پھر نہ گہنا ہی رہیگا اور نہ دوستی ہی رہیگی کدبانو نے یہ سُنتے ہی چاہا کہ گہنا اُتارے اور اپنے معشوق کے پاس سدھارے کہ اتنے مین صبح ہوگئی اور مُرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُس روز بھی موقوف رہا تب یہ بیت پڑھکر سسکی رہگئی بیت روتے روتے تمام رات کٹی ؛ ہجر کی میری پر نہ بات کٹی ؛

چھٹی داستان لشکری کی جورو سے امیرزادہ شرمندہ ہوا

جب آفتاب چھپا اور ماہتاب نکلا خجستہ نے ایک جوڑا دھانی رنگنے مین ڈالا اور ہر ایک جواہر پہنے تنبیں سنوارا اور مسی کی دھڑی کا لکھوٹا ہونٹونپر جمایا بالونمین تیل ڈال کنگھی کرچوٹی گندھا ایک بانکپن سے اُٹھی اور طوطے کے پاس رخصت لینے گئی اور کہنے لگی کہ اے طوطے تو مجھے ہر ایک وقت باتونمین لگا لیتا ہی اور یونہی جھوٹ موٹ بہلا دیتا ہی تجھے میری خبر نہین ہی کہ مین درد عشق سے مرتی ہون اور حال میرے یہ بند ہی خجستہ حیران ہون کیا کریگا تیرا وعدہ اور پیام ؛ اس تجھلے کے بیچ میرا کام ہی تمام ؛ گزرنے لگی

عزیز ہی میری تو صبح و شام ٭ موقوف کر یہی ہی مرا حاصل کلام ٭ طاقت نہین رہی مجھے اب انتظار کی ٭ کد بانو نے کہا کہ قسم ہی مجھے آجکی شب رخصت دے کہ مین جاؤن اور اُسے گلے لگاؤن طوطا کہنے لگا کہ ای خجستہ مین بھی اسی بات سے شرمندہ ہون سینہ چاک ہی اور دل جلتا ہی کہ تو ہر ایک شب میری باتین سنا کرتی ہی اپنے یار کے پاس نہین جاتی خدا نخواستہ اگر اس عرصے مین تیرا خاوند آجائیگا تو خواہ مخواہ اپنے معشوق سے خجالت کھینچیگی جسطرح سے کہ اُس لشکری کی جورو سے امیرزادہ شرمندہ ہوا خجستہ نے پوچھا کہ اُسکی کہانی کیونکر ہی بیان کر

حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسی شہر مین ایک مرد لشکری جورو نہایت خوبصورت رکھتا تھا اور اسکی حرمت کی نگہبانی کیا کرتا تھا ایکدم اُسکے پاس سے جدا نہوتا اتفاقاً گردش فلکی سے لشکری محتاج ہوا تب اُسکی جورو نے پوچھا کہ ای صاحب تمنے کیون اپنا کاروبار دنیا کا موقوف کیا جو احوال یہانتک پہونچا اُسنے کہا کہ ای بی بی مجھے تیرا اعتبار نہین اسلیے یہ سب کاروبار تباہ کرکے یہانتک خراب ہوا نہ کہین جا سکتا ہون نہ کسی کی نوکری کر سکتا ہون تب اُسنے کہا اجی ایسے خیال فاسد کو اپنے جی سے دور کر کہ عورت نیکبخت کو کوئی مرد فریفتہ نہین کر سکتا اور بدبخت بی بی کو کوئی شوہر سنبھال نہین سکتا تمنے حکایت اُس جوگی کی شاید نہین سُنی جو ہاتھی کی صورت بنکر اپنی جورو کو پیٹھ پر چڑھائے جنگل جنگل پڑا پھرتا تھا اور اُس چھنالنے اُسکی پیٹھ پر ایکسو ایک مرد سے بدکاری کی تھی تب اُس لشکری نے پوچھا کہ اُسکی نقل کیونکر ہی کہو تو بی بی کہنے لگی **نقل** ہی ایک راہگیر نے کسی بیابان مین ایک پیل مست مع عماری دیکھا کہ چلا آتا ہی تب وہ اُسکی دہشت سے ایک درخت بلند پر چڑھ گیا قضا کار وہ فیل اُسی درخت کے نیچے آیا اور اُس عماری کو اپنی پیٹھ سے اُسی جگہ اُتار کر رکھا اور آپ چرائی کو گیا اُس مرد نے دیکھا کہ اس عماری مین ایک عورت خوبصورت حسین ہی اسواسطے اُس درخت پر سے اُترا اُسکے پاس آکر باتین اور مزاحین کرنے لگا وہ بھی اُس سے خوش ہوکر اپنے مطلب کی باتین اور انداز سے کرکے ایسی مختلط ہوئی کہ گویا ہمیشہ کی آشنائی تھی غرض شہوت کے غلبے سے بدکاری مین مشغول ہوئی بعد فراغت کے اُس عورت نے ایک تاگا اپنی جیب سے گرہ دار نکالا اور ایک گرہ اُس ڈورے مین اور دی تب اُس مرد نے پوچھا کہ تمکو اپنے خدا کی قسم سچ کہو کہ یہ ڈورا کیسا ہی اور یہ گرہین اسمین کیسی ہین مجھکو بھی اس حال سے خبردار کرو تب وہ بدذات کہنے لگی کہ میرا شوہر جادوگر ہی میری حفاظت کیواسطے ہاتھی بنا رہتا ہی

اور مجھے اپنی پیٹھ پر چڑھائے جنگل جنگل پھرتا ہو اُسکی اس خبرداری رہین تے سو مردونسے بدکاری کی
اور یادگاری کیواسطے ایک ایک گرہ دی آج تجھ سمیت ایک سو ایک گرہ ہوئی جب وہ یہ داستان
تمام کر چکی تب اُسکے شوہر نے کہا کہ اب میرے حق مین کیا فرماتی ہو جو کہو سو کرون تب اُس عورت
نے کہا کہ بہتر مصلحت یہی ہی کہ تم سفر کرو اور کسی کے نوکر ہو مین ایک گلدستہ تر و تازہ پھولون کا دیتی ہون
جبتک وہ گلدستہ پژمردہ نہو تب تک جاننا کہ میری بی بی حرمت و عصمت سے بیٹھی ہی اور خدانخواستہ
اگر وہ مرجھا جاوے تو معلوم کرنا کہ اُس سے کچھ فعل صادر ہوا یہ بات اُس لشکری کو خوش آئی تب ناچار
اُس سے جدا ہو کر کسی ملک کو واسطے روزگار کے چلا اور اُس عورت نے موافق کہنے کے ایک گلدستہ اُسے
دیکر رخصت کیا آخر وہ کسی شہر مین پہونچا اور کسی امیرزادے کا نوکر ہوا غرضکہ اُس گلدستہ کو بخوبی
آٹھون پہر اپنے پاس رکھتا اور دیکھتا کہ اتنے مین موسم خزان کا گلستان جہان مین پہونچا اور ہر ایک
گل و غنچہ نے چمن دہر سے سفر کیا اور زمانے مین گل و غنچہ کا نام و نشان نرہا سواے اُس گلدستہ
کے جو اُس لشکری کے پاس تھا تب امیرزادے نے اپنے مصاحبون سے کہا اگر لاکھ روپے خرچ کیجیے تو ایک
پھول میسر نہین ہوتا اور کسی بادشاہ وزیر کے ہاتھ بھی نہین لگتا ہی تعجب ہی کہ یہ بیچارہ غریب سپاہی
ہمیشہ ایک گلدستہ تازہ بتازہ کہان سے لاتا ہی تب اُنھون نے عرض کی کہ حضرت سلامت ہمکو
بھی یہی تعجب ہی تب اُس امیر نے پوچھا کہ ای لشکری یہ گلدستہ کیسا ہی اور کہانسے تیرے ہاتھ لگا
ہی اُسنے کہا کہ یہ مجھکو میری بی بی نے اپنی حرمت کی نشانی دی ہی اور کہا ہی کہ جبتک یہ گلدستہ
تر و تازہ رہیگا یقین جانیو کہ میری عصمت کا دامن گناہ سے نہین بھرا اس بات پر وہ امیرزادہ
ہنسا اور کہنے لگا کہ ای لشکری جورو تیری جادوگر اور مکارہ ہی اُسنے تجھے فریب دیا ہی اور اپنے
دو باورچیون مین سے ایک کو کہا کہ تو اس لشکری کے شہر مین جا اور اسکی بی بی سے جسطرح مکر و فریب سے
بنے ملکر جلد پھر آ اور اُسکی کیفیت سے آگاہ کر دیکھین تو یہ گلدستہ کھلا رہتا ہی یا نہین بھلا یہ بھی معلوم ہو
وہ باورچی اپنے آقا کے حکم کے بموجب اُسکے شہر مین گیا اور ایک عورت دلالہ کو کچھ سمجھا بجھا کر اُسکے
پاس بھیجا وہ پیرزال اُس عورت کے گھر گئی اور جو کچھ کہ اُسنے کہا تھا سو سب کہا بلکہ اپنی طرف سے
بھی بہت سا کچھ کہا لیکن اُسنے کچھ جواب اُس کٹنی کو نہ دیا بس اتنا کہا کہ اُس مرد کو میرے پاس لا
مین دیکھون کہ وہ میرے لائق ہی یا نہین آخر اُس بڑھیا نے اُس شخص کو اُس عورت کے سامنے کر دیا تب

اُس نیکبخت نے اُس مرد کے کان مین جھک کر کہا کہ اچھا مین حاضر ہون لیکن اِسوقت تو چلا جا اور اُس دلالہ سے
کہہ کہ مین اِس عورت سے دوستی نکرونگا کہ میرے لائق نہین اور بعد پہر رات کے اکیلا بیدھڑک میرے پاس چلا آئیو
جو کچھ تو کہیگا مین قبول کرونگی پر اُسکو خبر مت کریو کیونکہ یہ راز اِس قوم سے کہنا اچھا نہین ہی غرض اُس مرد نے
اِس بات کو پسند کیا اور اُسکے کہنے کے بموجب اُس دلالہ سے کہا کہ مین اس سے آشنائی نکرونگا کیونکہ یہ
میرے قابل نہین اور بعد آدھی رات کے اُس عورت کے دروازے پر آیا اور دستک دی اُس
عورت نے اپنے گھر کے اندر ہی کنوئین پر ایک چارپائی کچے سوت کی بنی ہوئی بچھوائی اور ایک چادر
اُسپر کسوا کر اُس مرد کو بلا کر کہا کہ اِسپر بیٹھ وہ خوشی کے مارے جونہین بیٹھا وونہین اسکے اندر گر پڑا
اور غل کرنے لگا تب اُس بی بی نے کہا کہ ای شخص سچ کہہ کہ تو کون ہی اور کسکا بھیجا ہوا ہی اور کہان سے
آیا ہی اگر سچ کہتا ہی تو جیتا چھوڑونگی اور نہین تو اسی کنوئین مین تیری جان مارونگی تب اُس نے
بناچاری تمام احوال اپنا اور اُس امیرزادے کا اور اُسکے خاوند کا مفصل بیان کیا پر اُس حادثے
سے نکل نہ سکا اُسی چاہ مین ایک مدت بند رہا اُس امیرزادے نے اُسکے نہ پھر آنے کے باعث
سے دوسرے باورچی سے کہا کہ تو بھی یہان سے بہت سامال تجارت کا اُس شہر مین لیجا اور اُس
عورت سے دوستی کر کے جلد پھر آ لیکن ایسا مکر تا کہ تو بھی اُسی کیطرح سے وہین کا ہو رہے آخر وہ
بھی اُس ملک مین گیا اور دلالہ کو اپنے ساتھ لیکر اُسکے گھر آیا اور اُسی کیطرح سے وہ بھی اُسی چاہ مین قید
ہوا تب امیرزادے نے جانا کہ شاید اُسپر کچھ آفت پڑی جو ابتک ادھر نہ آیا تب آپ ہی ناچار
ہو کر ایک روز شکار کا بہانہ کر کے اُس ملک کو چلا اور مع لشکر وہ لشکری بھی اُسکے ساتھ گیا بعد
کئی دن کے اُس شہر کے قریب پہونچکر کسی باغ مین اُترا اور وہ لشکری بھی اپنے گھر گیا اور گلدستہ
تر و تازہ اپنی بی بی کے آگے رکھدیا تب اُس عورت نے واردات اپنی گذری ہوئی موبمو اپنے شوہر
سے کہی بعد دو دن کے وہ لشکری اپنے آقا کو گھر لیگیا اور ضیافت کی اور اُن دونونکو اُس کنوئین
مین سے نکالا اور ونڈیونکے کپڑے پہنا کر کہا کہ ہمارے گھر مہمان آیا ہی اگر تم آج کھانا اچھا مزیدار پکا کے اُنکے
آگے لیجاؤگے اور خدمت اُنکی بجا لاؤگے تو کل ہم تمکو آزاد کرینگے غرض وہ دونون ویسے ہی کپڑے پہنکر
کھانا امیرزادے کے اوپر لیگئے جو کہ کنوئین کے دُکھ سے اور تھوڑا کھانا کھانے سے سر کے بال اور مونچھ داڑھی
کے جھڑ پڑے تھے اور منھ کا رنگ متغیر ہو گیا تھا امیرزادے نے فی الفور اُنھین نہ پہچانا اور لشکری سے پوچھا کہ ان باندیوان نے

تصویر شاہزادہ اور لشکری کی اور دونون باورچیونکا بصورت باندیان کھانا پکا کر لانا

ایسی کیا تقصیر کی ہی جو تمنے اُنکا سر منڈوایا ہی اور اس احوال کو پہونچایا ہی تب اُس لشکری نے کہا کہ انھون
نے بڑا گناہ کیا ہی مین کیا عرض کرون آپ ہی اُنسے پوچھیے یہ آپ ہی اپنا گناہ بیان کرینگی آخر اُس
امیرزادے نے غور کرکے دیکھا تو اپنے باورچیونکو پہچانا اور اُنھون نے بھی اپنے آقا کو پہچانا تب وہ
دونون دوڑکر اُسکے پانون پر گر پڑے اور بے اختیار رونے لگے اور اُس لشکری کی جورو کی عصمت پر
گواہی دی جب اُس لشکری کی عورت نے پردے کے اندر سے کہا کہ ای امیرزادے مین وہی عورت ہون
کہ جسکو تونے جادوگر مقرر کیا تھا اور میرے خاوند کو احمق بناکر ہنسا تھا اور میرے امتحان کیواسطے آدمی
بھیجے تھے اب دیکھا تونے کہ مین کیسی ہون اور خدا کے فضل سے میری عصمت کیسی ہی تب وہ امیرزادہ
شرمندہ ہوا اور عذرخواہی کرنے لگا جسوقت طوطے نے یہ داستان تمام کی اُسوقت کہا کہ ای خجستہ
اب جلد جا اور اپنے معشوق سے مل مبادا اس عرصہ مین کہین شوہر تیرا آجاوے تو تو ناحق
وعدہ شکن اور جھوٹی اپنے دوست کے آگے ہوویگی کدبانو نے یہ سُنتے ہی چاہا کہ اپنے تئین اُسکے پاس
پہونچاوے اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُس روز بھی موقوف رہا تب یہ شعر
پڑھنے لگی شعر گردش سے آسمان کے نزدیک ہی سبھی کچھ نہ تجھ سے ہمین ملانا اک دور ہی تو یہ ہی

ساتوین داستان نجار اور زرگر اور خیاط اور زاہد کی

جب آفتاب چھپا اور ماہتاب نکلا تب خجستہ رخصت لینے کیواسطے طوطے کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ ای طوطے پیدا کرنے والے کی قسم مجھے آج کی شب جلد رخصت دے کہ مین اپنے جانی کے پاس جاؤن اور دل کھول کر اپنی جوانی کا مزہ اٹھاؤن طوطا کہنے لگا کہ ای کدبانو مین ہر ایک شب تجھے رخصت کرتا ہون تو آپ ہی دیر کرتی ہی اور نہین جاتی بلکہ مین اس بات سے آٹھون پہر ڈرتا رہتا ہون کہ ایسا کہین نہو کہ تیرا شوہر آجاوے تو پھر تیرا احوال انھین چارون شخصون کیطرح سے ہو

خجستہ نے پوچھا کہ اُن چارون کا قصہ کیونکر ہی بیان کر

حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسیوقت مین ایک بڑھئی اور سنار اور درزی اور زاہد چارون آپسمین ملکر کسی شہر کو کچھ روزگار کو چلے اتفاقاً ایک دن سوائے منزل کے کسی جنگل مین شام کے ہونے سے رہگئے اور آپسمین کہنے لگے کہ آجکی شب اس جنگل مین رہیے اور پاسبانی کیجیے اس بیابان مین ہر ایک چیز کا خطرہ ہی بہتر یہ ہی کہ ہم چارون ایک ایک پہر جاگین اور چوکی دین خدا کے فضل سے صبح کیوقت اپنی منزل مقصود کو بخیریت پہونچین یہ بات ہر ایکنے پسند کی اور پہلے پہر چوکی بڑھئی کے ذمے ہوئی اور وہ سب سو رہے **نوبت نجار** بعد ایک گھڑی کے اس نجار نے بسولا لیکر کسی درخت کی ڈالی ہوئی سی کاٹی اور اسکی پتلی حسین اپنی کاریگری سے بنا کر تیار کی بعد پہر کے آپ درزی کو جگا کر سو رہا **نوبت درزی** اور درزی اپنی بیداری کی خاطر کچھ سوچنے لگا کہ کس سبب پہر کھر جاوے اتنے مین نجار کی کاریگری سے وہ پتلی نظر آئی تب اپنے دل مین کہنے لگا کہ نجار نے اپنا ہنر دکھانیکو یہ صورت چوبی بنائی ہی پس مین بھی ایسے کپڑے سی سا کر ٹھیک ٹھاک پہناؤن کہ اسکا حسن دونا نکلے آخر اسنے بھی اپنی کاریگری سے اُسیوقت ایک جوڑا نہایت عمدہ دولہنوں کا سا بنایا اور پتلی کو پہنا کر اور سنار کو جگا کر آپ سو رہا **نوبت زرگر** تب وہ زرگر اپنے جاگنے کا کچھ سبب ڈھونڈھنے لگا اتنے مین وہ پتلی کپڑے پہنے ہوے دکھلائی دی تب اپنے دل مین کہنے لگا کہ ان دونو نے اپنا اپنا کسب کھلایا ہی پس مجکو بھی لازم ہی کہ مین بھی اپنا ہنر ظاہر کرون اور اس پتلی کو ایک نئی طرح کی گڑھت کے گہنے سے آراستہ کرون تاکہ وہ بھی معلوم کرین کہ یہ ایسا ہی سنار نے یہ بات اپنے دلمین ٹھہرا کر ایسا گہنا گڑھ کے اُسے پہنایا

کہ وہ پتلی اور بھی خوبصورت ہو گئی اغلب ہی کہ اس ساخت کا زیور آجتک کسی نے نہ دیکھا ہوگا نہ پہنا ہوگا
پھر اُس پتلی کا یہ عالم ہوا کہ بیان نہین ہو سکتا کہ ایک جی ہی ڈالنا باقی رہگیا کہ اُس رگر نے زاہد کو اٹھا دیا
اور آپ سو رہا **نوبت زاہد** زاہد اُٹھتے ہی وضو کر کے عبادت الٰہی مین مشغول ہوا بعد ایک گھڑی
کے کیا دیکھتا ہی کہ ایک عورت حسین سامنے کھڑی ہی پر وہ ہلتی ہی نہ ڈلتی ہی تب اُسنے معلوم کیا کہ ان تینون
کی کارستانیان ہین اب مجھے بھی اپنا کمال دکھلانا لازم ہی پس مین خدا کے فضل سے ایسا کمال ظاہر
کرون کہ اس بیجان کو دعا سے جاندار کرون تاکہ یہ بھی یاد کرین کہ عبادت کرنے والے ایسے ہوتے ہین
آخرکار وہ زاہد بعد نماز کے جناب کریم مین بے اختیار رو کر دعا مانگنے لگا کہ ای خالق زمین و آسمان کے
واسطے اپنی خاوندی کے اس تصویر چوبی مین جان دے اور گویا کر کہ مین بھی بر وا پنی یار و نہین پاؤن
بارے یہ التجا اُسکی جناب باری مین قبول ہوئی اُسی گھڑی اُس پتلی مین جان پڑی اور آدمیون
کیطرح سے باتین کرنے لگی جب رات آخر ہوئی اور آفتاب نکلا اُس پتلی کو دیکھکر وہ چارون عاشق
ہوئے اور ایک سے ایک قضیہ کرنے لگا **نجار** بولا کہ مین اسکا مالک ہون کیونکہ اس کاٹھ کو مین نے
آدمی کی صورت تراش کر بنایا ہی مین لونگا **خیاط** بولا کہ مین اسکا وارث ہون کسواسطے کہ مینے اس
پتلی کو حرمت دی ہی اور کپڑے پہنائے **سُنار** بولا کہ یہ دُلھن میرا حق ہی کیونکہ مینے ایسا گہنا پہنایا ہی کہ
بنی سی تنگئی **زاہد** بولا کہ یہ دُلھن میرا حق ہی کہ وہ کاٹھ کی پتلی تھی میری دعا سے حق تعالیٰ نے اُسے
جان دی سوا میرے اور کسکا منھ ہی کہ اُسپر آنکھ ڈال سکے مین لونگا غرض یہ قصہ بڑھا اور ایک شخص
غیر اُسجگہ آگیا اُن چارون نے اُس سے انصاف چاہا وہ اُس صورت کو دیکھتے ہی عاشق ہوا
اور کہنے لگا کہ یہ میری بیاہتا بی بی ہی تم سب اسے فریب دیکر نکال لائے ہو اور مجھ سے جُدا
کیا ہی آخر اُن چارون کو غیر شخص کوتوال کے پاس لیگیا کوتوال بھی اُسکو دیکھکر مبتلا ہوا اور کہنے لگا
کہ یہ میرے بھائی کی بی بی ہی وہ اسکو اپنے ساتھ لیکر سفر کو گیا تھا شاید تمنے اُسکو مار ڈالا اور
لے بھاگے ہو آخر وہ کوتوال اُن سبکو قاضی کے پاس لیگیا اور قاضی بھی اُسپر شیفتہ ہو کر کہنے لگا کہ
تم کون ہو یہ میری باندی ہی مین اسکی مدت سے تلاش کرتا تھا اور بہت سا اسباب اور نقد و
زیور لیکر بھاگی تھی بارے آج تمھارے باعث سے ملی وہ اسباب کہان ہی اُسکو بھی بتلاؤ غرض
اُس قضیے نے یہانتک طول کھینچا کہ سب زن و مرد اُس شہر کے جمع ہوئے اور تماشا دیکھنے لگے تب

ان تماشبینون مین سے ایک پیر مردنے کہا کہ یہ قصہ تمھارا یہان قیامت تک کسی سے فیصل نہوگا
تم سب اُس شہر کو جاؤ کہ وہ کئی دن کی راہ ہی اور وہان ایکدرخت بہت پُرانا ہی نام اُس درخت کا
شجرۃ الحکم کہتے ہین جسکا مقدمہ فیصل نہین ہوتا وہ اُس درخت کے پاس جاتا ہی اُس درخت سے
ایک آواز نکلتی ہی کہ مدعی جھوٹا اور سچا معلوم ہو جاتا ہی وہ ساتون شخص اِس بات کو سُنتے ہی اُس
درخت کے پاس اُس عورت سمیت گئے اور سبنے احوال اپنا اپنا بخوبی اُس سے اظہار کرکے کہا کہ ای
درخت سچ کہ یہ عورت ہم سب مین سے کسکا حق ہی اتنے مین پیٹ اُس درخت کا پھٹ گیا اور وہ عورت
دوڑکر اُسمین سما گئی تب اُس درخت سے آواز نکلی کہ تمنے بھی سُنا ہوگا کہ ہر ایک چیز اپنی اصل پر
جاتی ہی جلو بیوا کھاؤ اور ٹھنڈے ٹھنڈے اپنے گھر کی راہ لو آخر کو وہ ساتون شرمندہ ہوکر اپنے اپنے
گھر گئے طوطے نے یہ قصہ تمام کرکے کہا کہ ای کدبانو اگر تیرا شوہر آوے اور تجھے قید کر رکھے تو تو بھی اپنے
معشوق سے شرمندہ ہوگی بہتر یہ ہی کہ اب شتابی جا اور اپنے جانی کو گلے سے لگا خجستہ نے یہ سُنتے ہی
جو جانیکا قصد کیا صبح ہوگئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُس روز بھی یون ہی رہا تو یہ شعر پڑھا
اور زار زار رونے لگی بیت صبح سے پہلے جی نکل نہ گیا ٭ حیف ہی دل سے یہ خلل نہ گیا ٭

آٹھوین داستان راجہ رائے رایان اور راجہ قنوج کی لڑکی پر عاشق ہونا ایک فقیر کا

جب سورج چھپا اور چاند نکلا تب خجستہ کپڑے بدل گہنا پہن نہایت بن ٹھن کر طوطے کے پاس رخصت لینے
کو گئی اور کہنے لگی کہ ای طوطے مین تجھ سے بہت شرمندہ ہوتی ہون کیونکہ ہر ایک شب رخصت لینے کو آتی
ہون اور تجھے تکلیف دیتی ہون اور تو میری خاطر سے اپنا خواب و آرام کھوتا ہی اِس تیرے احسان سے
گردن اپنی اٹھا نہین سکتی اور اُسکا شکر ادا نہین کرسکتی ہون ؎ اگر ہر بن مو ہو میری زبان ٭ نہو مہربانی
کا تیری بیان ٭ طوطے نے کہا ای خجستہ یہ کیا کہتی ہو مین تیرے شوہر کے زرخرید بندہ ونمین ہون
کام تیرا موافق اپنی غلامی کے کب کرسکتا ہون جو اسقدر لطف کرتی ہی بلکہ مین آپ ہی خجالت کھینچتا ہون
لیکن جو کھون اُٹھاؤنگا اور قریب ہی کہ تیرے یار سے تجھے ملاؤنگا ؎ جی تلک اپنا مین گنواؤنگا
پر تجھے یار سے ملاؤنگا ٭ اور رائے رایان کے مانند کہ احوال اُسکا تو نے سُنا ہوگا تیرے کام
کرنے مین بھی سعی کرونگا خجستہ نے پوچھا کہ اُسکا احوال کیونکر ہی بیان کر
حکایت طوطا کہنے لگا کہ قنوج کے راجہ کی ایک بیٹی صاحب جمال تھی اتفاقاً ایک فقیر اُسپر عاشق ہوا

اور اُسکے عشق مین دیوانہ ہوگیا جب ہوش مین آیا تب اپنے دل سے کہتا کہ یہ کیا دیوانہ پن ہی
ادنی کو اعلی سے کیا نسبت تو بیچارہ درویش فقیر اور وہ راجہ اُسکی بیٹی کب تیرے ہاتھ لگیگی لیکن
بیقراری کے سبب سے بعد کئی دن کے یہ پیغام راجہ کے پاس بھیجا کہ اپنی بیٹی کا بیاہ میرے ساتھ
کردے کہ مین اُسکو چاہتا ہون میری گدائی اور اپنی بادشاہی پر نظر نہ کر راجہ پیغام فقیر کا سنکر
غضب مین ہوا اور بولا ارے کوئی ہی جلد ادھر آوے اس فقیر کو جا کر سزا دے دیوان نے ہاتھ باندھکر
عرض کیا کہ حاکم کو یہ لازم نہین ہی کہ غریب فقیر کو گالی دے یا ایذا پہونچاوے اُسکو اس حکمت سے
اس شہر سے نکالو کہ مارا جاوے اور آپ پر بدنامی نہ آوے بعد اسکے دیوان نے فقیر کو بلوا کر کہا
کہ ای فقیر اگر تو ایک ہاتھی زر سے لدا ہوا لاوے تو یقین ہی کہ اپنی معشوقہ کو پاوے درویش یہ بات
سنتے ہی خوش ہوکر زر کی فکر کرنے لگا تب کسی شخص نے فقیر سے کہا کہ ای گدا تو اپنے تئین اگر راے رایان
کے پاس پہونچا دیگا تو موافق اپنی مراد کے جو چاہیگا سو پاویگا اُسوقت وہ فقیر راے رایان کے
پاس گیا اور اُس سے سوال کیا کہ راے بابا کی خیر ایک ہاتھی اشرفیون سے لدا ہوا یہ فقیر پاوے
یہ صدا درویش کی جو راے رایان نے سُنی وہین ایک ہاتھی زر سے لدا ہوا اُسکو دیا فقیر اُس ہاتھی
کو لیے ہوے راجہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ای مہاراج یہ فیل زر سے لدا ہوا مجھسے لیجیے اور اپنی بیٹی
کا مجھسے بیاہ کر دیجیے تب راجہ نے اپنے دیوان سے کہا کہ حکمت تیری کچھ کام نہ آئی وہ فقیر زر کا لدا
ہوا ہاتھی لے ہی آیا اب کیا کیجیے تب اُسنے عرض کی کہ یہ فقیر راے رایان کے پاس جا کے یہ ہاتھی مع زر کے
مانگ لایا ہی کیونکہ اب زمانے مین ایسا سخی سواے اُسکے اور کوئی نہین وہ پھر اپنے جی مین سوچکر اُس درویش
یہ کہنے لگا کہ ای فقیر راجہ کی بیٹی ایسی نہین جو ایسے ہاتھی کے بدلے ہاتھ آوے اگر اُسے لینا منظور ہی تو
ابھی جا اور راے رایان کا سر کاٹ لا اور یہ لڑکی راجہ کی اپنے ساتھ جہان جی چاہے وہان لیجا غرض
وہ فقیر پھر راے رایان کے پاس جا کر کہنے لگا کہ ای حاتم بابا تیرے سر کے بدلے دل کی آرزو ملتی ہی اگر تو
اپنا سر دیگا تو یہ فقیر مدعا اپنا دلخواہ پاویگا راے رایان نے کہا کہ ای فقیر تو اپنی خاطر جمع رکھ یہ سر گرسنگان
نے اسیواسطے پیدا کیا ہی کہ کسی کے کام آوے مین ایک مدت سے اس سر کو ہتھیلی پر دھرے ہوے ہون جو کوئی
مانگے اُسے دون اب جو تو نے طلب کیا ہی یہ حاضر ہی اور مین بھی موجود ہون میرے گلے مین رسی
باندھکر اُس راجہ کے پاس لیچل اور اُس سے کہہ کہ وہ سر جو تمنے مانگا تھا اُس سر کو مین مع تن لایا ہون اگر

اُسنے قبول کیا تو سر میرے تن سے کاٹ لینا اور اگر اُسنے کچھ اور مانگا تو وہ بھی حاضر کرونگا آخر وہ درویش راے رایان کی گردن مین رسی باندھکر راجہ کے پاس لیگیا اُس راجہ نے جب جوانمردی اس مرد کی دیکھی اپنی جگہ سے اُٹھکر اُسکے پانون پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ سچ ہی سواے تیرے اب اس دنیا مین ایسا کوئی جوانمرد نہین اور نہ ہوگا جو ایک ادنی فقیر کے واسطے اپنا سر دیوے یہ کہکر اپنی بیٹی کو بلایا اور راے رایان کے حوالہ کر کے کہا کہ ای مہاراج یہ تمھاری لونڈی ہی جسکو جی چاہے اُسکو دیدیجیے طوطے نے یہ کہانی کہکر خجستہ سے کہا کہ ای کدبانو مین بھی اپنا سر تیرے کام مین گنواؤنگا اور مطلب تیرا بر لاؤنگا اسمین ہرگز دریغ نکرونگا بہتر یہ ہی کہ جلدی اپنے معشوق کے پاس جا اور حظ زندگانی کا اُٹھا خجستہ نے یہ سُنتے ہی چاہا کہ جاوے اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُسروز بھی موقوف رہا تب یہ فرد پڑھی اور رونے لگی فرد ای سحر میری دشمنی کب تک ٭ وصل کی شب کبھی دکھائیگی ٭

نوین داستان طوطے کی بیوفائی عالم شاہ بادشاہ سے

جب آفتاب چھپا اور ماہتاب نکلا خجستہ درد عشق کے مارے روتی ہوئی طوطے کے پاس رخصت لینے گئی اور اُسے متفکر دیکھکر کہنے لگی کہ ای عقلمند آج کیون غمگین ہی طوطا بولا کہ ای کدبانو مجھکو تیری فکر نے نہایت حیران کیا اور اسی اندیشہ مین میرا دانہ پانی چھوٹ گیا ہی مین اسی سوچ مین آٹھون پہر رہتا ہون کہ کیونکر دریافت کرون کہ وہ معشوق تیرا تجھ سے وفاداری کرے گا یا عالم شاہ بادشاہ کے طوطے کیطرح بیوفائی کر کے دغا دیگا خجستہ نے پوچھا کہ وہ نقل کیونکر ہی بیان کر حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسیوقت مین ایک صیاد نے طوطی کے آشیانے کے نزدیک جال بچھایا اور اُسکو بچون سمیت گرفتار کیا اُسوقت طوطی نے اپنے بچون سے کہا کہ بابا اسوقت یہی مصلحت بہتر ہی کہ تم اسجگہ مُردے کی صورت ہوکر پڑے رہو اگر یہ تمکو چڑیمار مُردہ جانیگا تو چھوڑ دیگا مین تنہا جو پکڑی گئی تو کچھ مضائقہ نہین اگر مین جیتی رہونگی تو کسی نہ کسی حکمت سے اپنے تئین تمھارے پاس پہونچاؤنگی اُن بچون نے اُسکے کہنے کے بموجب کیا ہر ایک بچا اپنا دم چڑا کر گر رہا اُس صیاد نے معلوم کیا کہ شاید مرے ہین انکو اس دام سے رہا کیجیے یہ کہکر جونہین اُنکو اُس دام سے نکالا وہین ہر ایک اُڑ گیا اور ہر ایک درخت کی شاخ پر جا بیٹھا تب وہ چڑیمار اس طوطی پر غصہ ہوا اور چاہا کہ اُسکو زمین پر پٹکے کہ اتنے مین اُس طوطی نے کہا کہ ای صیاد خبردار مجھکو مت مار اگر مین جیتی رہونگی تو

تو یہانتک تجھے زر نقد دلواؤنگی کہ پھر تا بہ عمر اپنی تو کسی چیز کا محتاج نہوگا اور جب تک جیتا رہیگا
تب تک کسی کام کا اندیشہ نکریگا کیونکہ مین نہایت عقلمند اور طبیب ہون ایسا طبابت کا کام
جانتی ہون کہ جیسا چاہیے اس سخن سے صیاد خوش ہوا اور اُسکے مارنے سے باز رہا اور کہنے لگا ای
طوطی ہمارے ملک کا بادشاہ عالمشاہ ایک مدت سے بیمار ہے اور مرض سخت رکھتا ہے تو اُسکو اچھا
کر سکیگی طوطی بولی کہ ای صیاد کونسا بڑا کام ہے مین وہ طبیب ہون کہ دس ہزار مریض کہ جنکو ارسطو
اور لقمان جواب دین اُنکو اچھا کرون تو مجھے اپنے بادشاہ کے پاس لیچل اور میری طبابت کی
اُس سے تعریف کر پھر جتنے کو چاہتا اُتنے کو اُسکے ہاتھ بیچڈال الغرض وہ صیاد اُس طوطی کو
پنجرے مین بند کرکے اپنے بادشاہ کے پاس لیگیا اور کہنے لگا کہ خداوندا یہ طوطی نہایت
عقلمند ہے اور طبابت مین بہت ملکہ رکھتی ہے اگر حکم ہو تو حضور پرنور مین حاضر رہے عالمشاہ
نے کہا کہ بھائی مین بھی اس فکر مین تھا مجھے بھی ایک طبیب دانا درکار ہے اور یہی آرزو ہے کہ
ایسا کوئی آوے کہ میرے مرض کو دور کرے بہتر ہے یہ میرے پاس رہے تو اُسکی قیمت کہہ
اُسنے دس ہزار اشرفی اُسکی قیمت کہی اور بادشاہ نے وہی دلوادین صیاد اُسے لیکر اپنے گھر گیا
وہ طوطی بادشاہ کی دوا کرنے لگی بارے دو چار دن مین آدھا مرض اُسکا اُسکی دوا سے دور ہوا تب
طوطی نے کہا ای بادشاہ خدا کے فضل سے اور میری تدبیر دوا سے اب تمکو آدھی صحت ہوئی ہے اگر
مجھپر رحم کرو اس پنجرے سے مخلصی بخشو تو مین ابھی ڈھونڈھکر ایک ایسی چیز صحرا سے لاکر کھلاؤن
کہ بعد دو چار ہی دن کے تو چنگا اور غسل کرے عالمشاہ نے جانا کہ شاید یہ طوطی سچ کہتی ہے اعتبار
پر اُسے قفس سے آزاد کیا طوطی نے اپنے جنگل کا راستہ لیا پھر اُدھر منھ نکیا طوطے نے یہ نقل تمام کرکے کہا
ای خجستہ مین بھی اس بات سے ڈرتا ہون کہ کہین ایسا نہو کہ معشوق تیرا اُسی طوطی کیطرح تجھ سے دغابازی
کرے خدا کے واسطے جلد جاؤ اور اپنے یار سے ملاقات کرو اور جبتک تو اُسکی آزمائش نکرے اعتبار نکرنا
کدبانو نے یہ سنتے ہی چاہا کہ جاوے اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ بولا جانا اُسکا اُس روز بھی موقوف
رہا تب یہ فرد پڑھی اور رونے لگی فرد آج جی روسے اپنے مین ملتی یہ گریہ کرتا فلک یہ بھیری نہ

دسوین داستان سوداگر اور اُسکی زوجہ کی

جب شمس پنہان ہوا اور قمر عیان تب خجستہ روتی ہوئی اور سرد آہین بھرتی ہوئی رخصت لینے

طوطے کے پاس گئی اور طوطے نے اُسے متفکر دیکھکر پوچھا کہ ای کد بانو آج کیون اسقدر حیران ہی خیر تو ہی
بی بی اتنا غم نہ کھا اور اتنی اذیت نہ اُٹھا خدا آسان کریگا خجستہ کہنے لگی ای محرم راز مین ہمیشہ تیرے
پاس آتی ہون اور احوال اپنی بیقراری کا سُناتی ہون وہ کون وقت ہوگا کہ جسوقت تو مجھے
رخصت کریگا اور وہ کون وقت ہوگا کہ مین اپنے معشوق سے ملاقات کرونگی اگر آج کی شب
رخصت کرے تو مین جاؤن اور نہین تو صبر کر کے اپنے گھر بیٹھ رہون طوطا کہنے لگا کہ ای کد بانو
تو ہر رات میرے پاس آتی ہی اور باتین میری سُنتی ہی جلنیکے وقت صبح ہو جاتی ہی اور رات کو آخر
کر دیتی ہی چاہتا ہون کہ آج کی رات جلد جاوے تو ایک قصہ چھوٹا سا سُناؤن کہ جسکے باعث تیری
بات رہے اور تو کسی آفت مین نہ پڑے یہ یاد رکھنا کہ اگر تو کہین جاوے اور خاوند تیرا وہان تجھے نظر
پڑے تو تو بھی اُس سوداگر کی جورو کیطرح شور و غل کرنا وہ پشیمان ہووے اور تیری بات رہے خجستہ نے
پوچھا اُسکی داستان کیونکر ہی بیان کر حکایت طوطا بولا کہ کسی شہر مین ایک سوداگر نہایت مالدار تھا اور
اُسکی جورو بہت خوبصورت تھی وہ تاجر کسی ملک مین واسطے تجارت کے گیا اور پیچھے اُسکے اُسکی جورو نے
بدکاری یہانتک اختیار کی کہ ہر ایک شخص کی مجلس مین شب کو جاتی تمام رات عیش و عشرت اور گانے
بجانے مین گنواتی بعد کئی مہینے کے اُسکا شوہر مال و اسباب بہت سا لیکر اپنے شہر مین آیا اور کسی حویلی
مین اُترا بعد پہر رات کے ایک دلالہ کو بُلوا کر کہنے لگا کہ مین آج ابھی گھر نہین جا سکتا اگر تو کہین سے ایک
عورت خوبصورت لے آویگی تو مین تجھے خوش کرونگا اور دس اشرفی تجھے دونگا اور بیس اُسے دونگا
یہ سُنتے ہی وہ بڑھیا لوٹ گئی کہ یہ کوئی بڑا سوداگر ہی کہ ایک عورت کی خاطر تیس اشرفی کھو دیتا ہی آخر
وہ بڑھیا لالچ مین آگئی اور ہر کسی کو تلاش کیا غرض بہت سا اِدھر اُدھر ڈھونڈ ڈھانڈ کر حیران ہوئی
جب کہین کوئی رنڈی ہاتھ نہ لگی تب اتفاقاً وہ کٹنی اُسی تاجر کے گھر گئی اور اُسکی بی بی سے کہنے لگی کہ
آج کسی ملک سے ایک بڑا سوداگر مالدار آیا ہی اور خوبصورت بھی ہی اُسنے ایک رنڈی بلوائی ہی اگر
تیرا جی چاہے تو ہی چل صبح کو بیس اشرفی لیکر اپنے گھر آ غرض وہ اُس دلالہ کے ساتھ ہوئی اور اُس
سوداگر کے پاس گئی جو ہین اپنی خاوند کی صورت دیکھی وہین پہچان گئی اور جی مین کہنے لگی کہ
واہ جی واہ یہ تو میرا ہی خاوند ہی اب مین کیا کرون القصہ غل کر اُٹھی اور کہنے لگی کہ ای ہمسائے کے
لوگو دوڑو اور میرا انصاف کرو چھ برس سے میرا خاوند سوداگری کو گیا تھا مین دن رات اُسکی راہ تکتی تھی آب

جو یہان آیا تو اس حویلی مین اُترا اور میرے پاس آنکلا آج مین اُسکے آنے کی خبر سُنکر آپ ہی آئی ہون
اگر تم میری داد کو پہونچو تو بہتر ہی نہین تو قاضی کے پاس نالش کرونگی اور اُسے چھوڑونگی آخر عیاں یہ کیے
لوگ جمع ہوئے تب اُسنے اُنسے کہا کہ مین اسکی جورو ہون اور یہ میرا خاوند ہی مجھے یہ اکیلا اس شہر مین
چھوڑکر سفر کو گیا تھا مین اسی غم مین آٹھون پہر روتی تھی بارے آج خدا کے فضل سے میان صاحب
جیتے جاگتے جو آئے ہین تو گھر نہین گئے اور مجھ سے بی بی صاحب جمال کو بھلا کر غیر بدبختون کے ساتھ
عیش کیا چاہتے ہین آج مین یہ خبر سُنکر خود آئی ہون تم سب خدا ترس ہو انصاف کرو آخر اُسمین
سوداگر کو ہر ایک شخص نے سمجھا بجھا کر اُسکی بی بی سے ملا دیا اور یہ کوئی نہ سمجھا کہ وہ آپ ہی خرچی کو آئی تھی
کیون دیکھا اُس عورت کی زبان آوری کے سبب سے حرمت نہ گئی خاوند کو اپنے گھر مین لائی جب طوطے
نے یہ داستان تمام کی خجستہ سے کہا کہ اُٹھ دوڑ اپنے معشوق کے پاس جا دیر نکر خجستہ نے یہ سُنتے ہی چاہا
کہ جاوے اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُس روز بھی موقوف رہا تب یہ بیت پڑھنے لگی اور
مُنھ ڈھانپ کر رونے لگی بیت کسطرح میسر ہو شب وصل دلارام ✽ ہر صبح ہی در پے یہ مری گردش ایام

گیارھوین داستان زمیندار کی جورو کی کہ اپنی سخن آرائی سے ندامت نہ اُٹھائی

جب سورج چھپا اور تارے نکلے خجستہ بے اختیار زار زار روتی ہوئی طوطے کے پاس رخصت لینے گئی
اور کہنے لگی کہ ای محرم راز آج پھر کچھ اُسکی مفارقت سے حال دل تباہ ہی اگر صلاح جانے تو مجھے جلد رخصت
دے نہین تو صبر کرکے بیٹھ رہون اگرچہ جانتی ہون جو کوئی عاشق ہی اُسے صبر سے کیا کام بے اختیار
جی چاہتا ہی کہ ہر طرح سے اپنے تئین اُسکے پاس پہونچاؤن اور خوب سا اُسکے گلے لگ کر حظ جوانی اُٹھاؤن
رباعی دیکھونگی مین تجھکو کب گسائین سائین ✽ آنکھین تو سفید ہونے آئین سائین ✽ دل یاد
مین دیدہ منتظر بر سر راہ ✽ ہونٹھ نپہ ہی دم زبان پہ سائین سائین ✽ طوطا کہنے لگا کہ ای خجستہ مین
نہ جانتا تھا کہ عشق اُسکا یہانتک تجھے تباہ کریگا اور غم اُسکی جدائی کا اس حالت کو پہونچا دیگا
حسن مین اس عشق کا یہ نہ سمجھا تھا ✽ دل ✽ ترے غم سے آنے لگا مجھکو ہول ✽ لیکن خدا کا فضل
چاہیے کہ انشاء اللہ تعالی اب آپ اپنے یار سے ملیگی اگرچہ ہر ایک شب میرے پاس رخصت لینے
آتی ہی اور میری باتین سُنکر شب امید گنواتی ہی عقلمندون نے کہا ہی جو کوئی سوچ کر کام کرتا ہی وہ
ہرگز پشیمانی نہین اُٹھاتا ہی بلکہ ہمیشہ سرخرو رہتا ہی جسطرح سے کہ اُس دہقان کی جورو نے سوچ کر

جو حرکت کی تو کچھ ندامت نہ کھینچی خجستہ نے پوچھا کہ اُسکا قصہ کیونکر ہی حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسی
دن ایک گنوار کی جورو اپنے کوٹھے پر بیٹھی تھی اور ایک شخص نوجوان اُسکو دیکھکر عاشق ہوا اور عورت نے
بھی معلوم کیا کہ یہ مجھپر شیدا ہوا ہی سوچی بلوائیے اور مزے اڑائیے آخر اُس مرد کو اشارے سے طلب کیا اور کہدیا
کہ بعد آدھی رات کے تو اُس درخت کے نیچے آکر بیٹھ رہنا مین بھی اپنے خاوند کو سُلا کر تیرے پاس آؤنگی یہ کہکر
اُدھر اُسے رخصت کیا اور آپ اِدھر اپنے گھر کے کاروبار مین مشغول ہوئی جب آدھی رات گذری جوان اُسکے گھر مین
اُسی درخت کے نیچے بیٹھ رہا یہ عورت خصم کو سوتا چھوڑ کر وہین گئی اور اُسکے ساتھ سو رہی اتفاقاً اُسکا سُسر اُسیوقت
کسی کام کیواسطے اُٹھا اور باہر جانے لگا کیا دیکھتا ہی کہ بیٹے کی جورو ایک غیر مرد کے ساتھ سوتی ہی اِس بات سے
نہایت رنجیدہ ہوا اُسکے پاؤن سے پازیب اُتار کر اپنے پاس رکھی اور جی مین کہنے لگا کہ اُس بدذات
کو خوب ہی سزا دونگا بعد ایک گھڑی کے اُس عورت کی جو آنکھ کھلی تو کیا دیکھتی ہی کہ پاؤن مین پازیب
نہین اُسنے اپنی عقل سے معلوم کیا کہ شاید سُسرے نے آکر یہ ماجرا دیکھا ہی اور پازیب اُتار کر لیگیا اب
صبح کیا جانیے کیا ہو یہ سمجھکر اپنے یار سے کہا تم اپنے گھر جاؤ پھر کسی روز اگر جی چاہیگا تو تو آئیو یہ کہکر
اُسکو رخصت کیا اور اِدھر اپنے خاوند کے پاس آکر لیٹ رہی بعد ایکدم کے کہنے لگی کہ یہان اسوقت
گرمی لگتی ہی اُس درخت کے نیچے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ہی چلیے اور سو رہیے آخر اُس بہانے سے اپنے شوہر کو
اُسی درخت کے نیچے لائی اور دونون ملکر سو رہے جب اُسکی آنکھ لگ گئی تب جگا کر کہنے لگی کہ اجی سوتے
کیا ہو اُٹھو اور ایک تماشا دیکھو وہ بے اختیار اُٹھ بیٹھا اور کہا کیا کہتی ہو تب اُسنے کہا جیسا میرا
ویسا تمھارا باپ یہ کیا کہ میرے پاؤن کی پازیب اُتار کر لیگیا اور مجھے ننگا کھلا دیکھا اُسنے کہا کہ خیر
صبح کو مین اُنھین سمجھا دونگا کہ پھر ایسی حرکت نکرنا جب صبح ہوئی اپنے باپ سے جھنجھلا کر کہنے لگا بابا جان
تمکو مناسب نہین جہان بہو بیٹا ساتھ سوتے ہون وہان جاؤ اور اُنکو ایک حال مین دیکھو تب
اُسکے باپ نے کہا کہ بیٹا کچھ شعور پکڑ تیری عورت کمبخت ایک غیر مرد کے ساتھ سوتی تھی مین نے اپنی
آنکھون سے دیکھا اور یہ پازیب پاؤن کی اُتاری یہ بات سنتے ہی وہ اور بھی خفا ہوا اور کہنے لگا
کہ تم خواہ مخواہ میری جورو کے دشمن ہوئے ہو مین خوب جانتا ہون اُسوقت گرمی کے باعث سے
مین اُس درخت کے نیچے اُسکے ساتھ سوتا تھا کہ تم نے یہ حرکت کی چنانچہ یہ سُنکر باپ اُسکا شرمندہ
ہوا طوطے نے یہ قصہ تمام کرکے کہا کیون دیکھا تو نے اُس رنڈی نے کیا کارستانی کی غیر کی

دوستی رہی اور سُسر کو ذلیل کیا آپ اچھی کی اچھی رہی ای خجستہ اب جلد جا اور اپنے دلدار کو گلے لگا
کد بانو نے یہ سُنتے ہی چاہا کہ جاوے کہ اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُس دن
بھی موقوف رہا تب یہ فرد پڑھی اور رونے لگی فرد وصل کی شب گئی گذر افسوس ہ آئی پھر سحر کی سحر افسوس

بارھوین داستان سوداگربچی اور شغال کی کہ سوداگربچی شغال کی حکمت سے رسوائی سے بچی

جب سورج چھپا اور رات ہوئی تب خجستہ آنکھوں مین آنسو بھرے گریبان چاک کیے سینہ پرسوز سے طوطے
کے پاس رخصت لینے گئی اور کہنے لگی ای عقلمند مین تیری دانائی پر نہایت اعتبار رکھتی ہون اسواسطے
ہر رات تیرے پاس آتی ہون تیری تدبیر کی واری اور دانائی کے صدقے اور وفاداری کے قربان
آج دل اُمنڈا آتا ہی اور سینہ پھٹا جاتا ہی کیونکر اپنے تئین اُسکے پاس پہونچاؤن اورکسطرح اُسے
اپنے گلے سے لگاؤن فرد آتش عشق جی جلاتی ہی ٭ یہ بلا جان ہی پر آتی ہی ٭ اگر آپ مجھے رخصت نکریگا
تو کب کریگا اور اب اجازت ندیگا تو کب دیگا تیری منت کرتی ہون ور اس تدبیر مین پھرتی ہون فرد
نہ اپنے چھوٹنے کی کسطرح تدبیر مین رہیے ٭ بہار آئی ہی کیونکر خانۂ زنجیر مین رہیے ٭ خدا کیواسطے
کچھ ایسا ڈھب بتلا کہ جسکے باعث جلد ملنا ہو طوطا کہنے لگا کہ ای خجستہ یہ غم تیرا میرے دل مین
ہی اور مین جب تک جیتا رہونگا بفکر نہ ہونگا اور مین کس شب تجھے رخصت نہین کرتا ہون کہ
تو محبوب کے پاس نہ جا بلکہ تو آپ ہی نہین جاتی اور میری باتون مین رات گنواتی ہی ایسا نہو کہ یہ
بھید تیرا کھلے اور چرچا اُسکا لوگو نمین پڑے تجھے ایسی حکمت سکھا دیتا ہون کہ جیسے ایک گیدڑ نے
کسی سوداگربچی کو سکھائی تھی کہ اُسکے سبب وہ رسوائی سے بچ رہی تب خجستہ نے پوچھا کہ اُسکی کہانی کیونکر
ہی بیانکر حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسی شہر مین ایک امیر نہایت عالیشان اور دولتمند تھا اور بیٹا اُسکا
کریہ منظر اور بدشکل اور احمق تھا جب وہ لڑکا بالغ ہوا تب اُسکے باپ نے کسی سوداگر کی بیٹی سے بیاہ
کر دیا وہ لڑکی نہایت خوبصورت اور ہوشیار اور عقلمند گانے بجانے مین بھی نہایت شعوردار تھی
اتفاقاً وہ عورت کسی رات اپنے کوٹھے پر بیٹھی تھی اور ایک شخص دیوار کے تلے خیال گا رہا تھا عورت کا
دل سنتے ہی آواز پر اُسکی آ گیا اپنے کوٹھے سے اُتر اُسکے پاس جا کر کہنے لگی کہ ای شخص میرا خاوند
نہایت بدصورت اور احمق ہی تجھسے ہو سکتا ہی کہ اپنے ساتھ مجھے کسی ملک کو لے نکلے جبتک مین جیتی
رہونگی تیری فرمانبرداری کرونگی آخرکار اُسنے بھی اُسکی یہ بات قبول کی اُسی گھڑی اُسکو اپنے ساتھ لیکر

جنگل کی راہ لی تھوڑی دور جاکر ایک تالاب کے کنارے پر کسی درخت کے نیچے دونون آپسمین لپٹکر سورہے
بعد ایک گھڑی کے وہ مرد جوان چونکا اور اُس عورت کے بدن کا تمام زیور اُتار لیا اور آپ چلتا
پھرتا نظر آیا اس عرصے مین کہین اُس کمبخت کی جو آنکھ کھلی تو نہ بدن مین گہنا دیکھا اور نہ بستر پر یار
پایا تب اُسکو یقین ہوا کہ اُس دغاباز نے مجھسے دغا کی پھر پشیمان ہوکر کہنے لگی کہ یا آلہی معاف کر میری تقصیر
مین نے جو کیا سو پایا اتنے مین صبح ہوگئی تب اُسی تالاب کے کنارے متفکر ہوکر جا کھڑی ہوئی کہ ایک گیدڑ
مُنھ مین ایک ہڈی لیے تالاب کے کنارے آیا ایک مچھلی جو دیکھی تو ہڈی مُنھ سے پھینکدی اور اُسپر دوڑا مچھلی
اُسے دیکھکر پانی مین ڈوب گئی تب وہ گیدڑ اُس ہڈی کے لینے کو آیا تو اُسکو بھی نپایا کیونکہ اُسے
ایک کتا لیگیا تھا اس ماجرے کو دیکھکر وہ عورت نہایت ہنسی اور کہنے لگی کہ کیا خوب مثل مشہور ہی
جو آدھی کو چھوڑکر ساری کو جاوے تو پھر ساری ملے نہ آدھی پاوے یہ سنکر اُس گیدڑ نے پوچھا بی بی تو
کون ہی جو اسوقت جنگل مین اکیلی اس تالاب پر کھڑی ہی اُسنے اپنا سب احوال اُس شغال سے کہا
اُسکو اُسکے حال پر رحم آیا کہنے لگا کہ بی بی کچھ اندیشہ مت کر صلاح یہ ہی کہ اب تو یہان سے
دیوانون کیطرح ہنستی اور روتی اپنے گھر چلی جا جو تجھے اس حال سے دیکھیگا رحم کریگا اور کچھ نہ کہیگا آخر
اُس رنڈی نے موافق اُسکی تدبیر کے اپنا احوال بنایا اور وہین سے دیوانون کیطرح شور و غل کرتی
ہوئی اپنے گھر گئی اُس حیلے کے باعث کسی نے اُسکو برا نجانا بلکہ ہر ایک اُسکو دیکھکر کڑھنے لگا طوطے
نے یہ کہانی تمام کرکے خجستہ سے کہا کہ یہ وقت اچھا ہی جلد جا اور اپنے معشوق سے مل کچھ اندیشہ نکر
خدا نکرے اگر کوئی مشکل تیرے آگے آویگی تو ایک ایسا حیلہ سکھا دونگا کہ وہ مشکل آسان ہوجاویگی
اور تیری حرمت رہیگی خجستہ نے یہ سنتے ہی چاہا کہ جاوے کہ اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی جانا
اُسکا اُسروز بھی ملتوی رہا تب یہ فرد پڑھی اور رونے لگی فرد رات کل سحر ہوا نہ خواب بھر لیا نہ ملا صبح آفتاب ملا

تیرھوین داستان شیر اور برہمن کی کہ برہمن طمع کرکے جان سے گیا

جب سورج چھپا اور شام ہوئی خجستہ بیقرار ہوکر کیسی صورت بنائے طوطے کے پاس رخصت لینے گئی اور
کہنے لگی کہ ای طوطے معلوم ہوا تجھے میرے درد کی خبر نہین جبھی میری باتین اُڑا دیتا ہی اور ادھر ادھر
کی جھوٹ سچ قصہ کہانی سنایا کرتا ہی نہین جانتی کہ تجھے اس سے کیا حاصل ہی طوطے نے کہا کہ ای
کدبانو خدا اسے چاہتا ہون کہ تو جلد کہین اُسکے پاس جاوے اور اُسسے گلے لگا دے تو آپ ہی نہین

[illegible] دیر کرتی ہو [illegible] میری تقصیر کچھ نہین فرد دیون آپکی خوشی ہو مجھے قتل کیجیے یہ پر حق تو یہی ہی کہ مری
کچھ [illegible] شتاب جا اور اُس سے ملاقات کرکے جلد پھر آیہ یہ یاد رکھنا کہ وہان کسی چیز
کی طمع نکرنا کیونکہ لالچ بہت بُری بلا ہی اگر طمع کریگی تو تیرا بھی ویسا ہی حال ہوگا جیسا کہ اُس برہمن
کا ہوا تھا خجستہ نے پوچھا کہ اُسکی نقل کیونکر ہی بیان کر

حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسی شہر مین ایک برہمن نہایت مالدار تھا اتفاقاً وہ مفلس ہوکر اور کسی
ملک مین مال پیدا کرنے گیا ناگاہ کسی روز ایک جنگل مین جا پہونچا اور تالاب کے کنارے پر دیکھا کہ
ایک شیر بیٹھا ہی اور ایک لومڑی اور ہرنی اُسکے آگے کھڑی ہی یہ برہمن متفکر ہوکر ڈرنکے مارے وہین کھڑا
ہو رہا کہ یکایک لومڑی اور ہرنی کی نظر اُسپر جا پڑی تب آپس مین سوچکر وہ یہ بولیان بولنے لگین کہ
اگر اُسکو شیر دیکھیگا تو مار ہی ڈالےگا ایک ایسی مصلحت کیجیے کہ جسکے وہ باعث سے اسکو نہ ملے
بلکہ انعام دے یہ بات ٹھہرا کر شیر کو دعائین دیکر کہنے لگین کہ سخاوت آپکی یہانتک مشہور ہوئی ہی
کہ آج ایک برہمن بھی کچھ مانگنے آیا ہی اور ہاتھ باندھے سامنے کھڑا ہی شیر نے سر اُٹھا کر دیکھا اور
خوش ہوکر اُس برہمن کو آگے بُلایا اور نہایت رحم کھایا غرض زر و زیور اُن لوگون کا کہ جنھین مارا
تھا سب اُس برہمن کو بخشا اور مہربانی سے رخصت کیا تب وہ برہمن بہت سا مال لیکر گھر گیا اور مزے
سے گذران کرنے لگا بعد ایک مدت کے پھر جو لالچ ہوا تو وہ برہمن اجل گرفتہ اُسی شیر کے پاس گیا اسوقت
اُسکے سامنے بھیڑیے اور کتے گھڑے بیٹھے تھے اُس برہمن کو دیکھتے ہی خوش ہوئے اور شیر سے کہنے لگے کہ یہ آدمی
کتنا شوخ اور ڈھیٹھ ہی کہ آپکے بے طلب کیے ہوے روبرو آ جاتا ہی اور خطرہ اپنی جان کا نہین کرتا ہی اس
بات کے سُنتے ہی شیر آگ ہو گیا اور اپنی جگہ سے اُچھل کر ایک ہی طمانچہ سے اُسکا کام تمام کیا طوطے نے یہ
نقل تمام کی اور کہا کہ ای خجستہ اگر وہ برہمن لالچ نکرتا تو جان سے مارا نہ جاتا یقین ہی جو لالچ کریگا سو بلا
مین پڑےگا خیر اب پہر رات باقی ہی جلد جا اور اپنے معشوق سے مل اور آتی رات عیش و عشرت مین
بسر کر خجستہ نے یہ سُنتے ہی چاہا کہ جاوے اور اُسے گلے لگاوے اتنے مین پو پھٹی اور صبح ہوئی
مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُس روز بھی موقوف رہا تب یہ بیت پڑھی اور رونے لگی بیت

وصل کی شب کو کیون گنواتی ہی ٭ ای سحر کس لیے تو آتی ہی ٭

چودھوین داستان کہ بلی چوہونکو مار کر منفعل ہوئی

جب سورج چھپا اور چاند نکلا تب خجستہ گلنار جوڑا پہن اور گہنے پاتے سے اپنے تئین آراستہ کر
طوطے کے پاس رخصت لینے گئی اور اُسے متفکر دیکھکر کہنے لگی کہ ای جی کے خوش کرنے والے
آج کیون غمگین ہی اور اسقدر کیون اندیشہ کرتا ہی طوطا کہنے لگا کہ ای کدبانو مجھکو تیرا غم مارے
ڈالتا ہی اور یہی اندیشہ کھائے جاتا ہی کہ تو ہر ایک شب میرے پاس رخصت لینے آتی ہی اور
میری باتون مین صبح ہو جاتی ہی ایسا نہو کہ یکایک تیرا خاوند آجاوے اور تو نہ جا سکے اور
نہ جانے کے باعث پشیمان ہو مانند اُس بلی کے کہ جسنے چوہون کو مارکر انفعال کھینچا خجستہ
نے یہ سنتے ہی کہا کہ ای طوطے چوہے بلی کی خوراک تھی تعجب ہی کہ بلی چوہون کے مارنے سے
پشیمان کیون ہوئی کچھ اسکا بھید مین نہ سمجھی بیان کر

حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسی بیابان مین ایک شیر ایسا بوڑھا رہا کرتا تھا کہ بڑھاپے کے
باعث اُسکے دانتون نے جڑین چھوڑ دی تھین اگر وہ کبھی کچھ گوشت کھاتا تو ریشہ اُسکا دانتون مین
اٹک رہتا اور اُس جنگل مین چوہے بھی رہتے تھے جب وہ شیر رات کو سوتا تب ہر ایک چوہا آنکر اُسکے
مسوڑھون سے ریشہ گوشت کا کھینچتا اور وہ گوشت نکالکر کھا جاتا اسی سبب سے اُسکو اذیت ہوتی
اور وہ چونک چونک پڑتا آخر اُسنے اور اور جانورون سے کہا کہ تم کچھ ایسی تدبیر کرو کہ یہ چوہے مجھے تکلیف
ندین اور مین چین سے سویا کرون تب لومڑی نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ حضرت سلامت
بلی آپکی خاص رعیت ہی اُسکو پاسبانی کی خدمت دیجیے اور آپ مزے سے تمام رات آرام کیجیے
یہ بات لومڑی کی شیر کو خوش آئی اور بلی کو بلواکر خدمت کوتوالی کی دی وہ اپنی خدمت پر مستعد
ہوئی چوہون نے بلی کو دیکھا تو جنگل کا راستہ پکڑا تب شیر نے اپنی خاطر خواہ رات کو آرام کیا اور
بلی کو سرفراز فرمایا پر وہ بلی اپنی دانائی سے اُن چوہون کو دور ہی سے دھمکایا کرتی اور کبھی کسی کو پکڑکر
نہ کھاتی کیونکہ یہ جانتی تھی کہ انھین کی بدولت مجھکو یہ خدمت ملی ہی اگر انکو کھا جاؤنگی تو شیر کو مجھسے
کچھ سروکار نرہیگا اور خدمت یہ چھین لیگا اس بات کو سمجھکر وہ اپنے اوپر فاقہ قبول کرتی اور اُنمین سے
کسی کو نہ کھاتی ایکدن خدا نے اُسکی عقل گنوائی کہ وہ اپنا بچہ بھی شیر کے پاس لائی اور ہاتھ باندھکر
عرض کرنے لگی کہ آج مین کسی کام کو کہین جاتی ہون اگر حکم ہو تو اپنے بچے کو چھوڑ جاؤن کل صبح کو
پھر حضور مین حاضر ہونگی یہ بات اُسکی شیر نے پسند کی اور اپنی خوشی سے رضا دی بلی اپنے کام کو گئی

اور یہان اُس بچے نے جو چوہے کو دیکھا اُسے مار بھی لیا غرض ایک رات دن مین سب کام تمام کیا
دوسرے دن صبح کو بلّی نے جو آکے دیکھا تو ہر ایک چوہے کو موا پایا تب اپنا سر پیٹ کر کہنے لگی کہ
ای بدبخت یہ کیا کیا جو تمام چوہے مار ڈالے انھین کے سبب سے میری حرمت تھی تب بچے نے کہا تمنے
کسواسطے چلتے وقت مجھکو منع نہ کیا حاصل کلام یہ ہے کہ وہ پچھتائی اور پشیمانی ہوئی یہ خبر شیر کو پہونچی
کہ اس جنگل مین چوہے کا نام نہین تب بلّی کو اُسنے جوابدیا اور کوتوالی سے معزول کیا طوطے نے یہ
داستان تمام کرکے کہا ای کدبانو تو نہایت کاہلی کرتی ہے کہ اتنی دور نہین جاتی اور ہر ایک رات مفت ہی
گنواتی ہے مین ڈرتا ہون کہ کہین تیرا شوہر نہ آجائے اور اُسی بلّی کیطرح تو بھی خفیف ہو خجستہ نے یہ سنتے ہی
چاہا کہ جاوے اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُسروز بھی موقوف رہا تب
یہ بیت پڑھی اور رونے لگی بیت وصل کی رات مفت کھوتی ہے ای سحر کس لیے تو ہوتی ہے

پندرھوین داستان شاہ پور مینڈک کی کہ اپنی قوم پر ایذا پہونچانے سے پشیمان ہوا

جب سورج چھپا اور چاند نکلا خجستہ کپڑے بدل اور بہت سا گہنا پہن طوطے کے پاس رخصت لینے گئی
اور کہنے لگی کہ ای طوطے مین تجھے بہت دام جانتی ہون اور تیری مصلحت نہایت نیک سمجھتی ہون لیکن
مجھے کچھ تجھسے حاصل نہین ہوتا کوئی تدبیر نہین بتاتا کہ جسکے باعث اُس سے ملون اور اپنے مقصد کو
پہونچون اگرچہ اس کام مین دیر ہوتی ہے طوطا بولا ای خجستہ مین اسی تدبیر مین ہون تو خاطر جمع رکھ کہ مین
تجھے تیرے یار کے پاس پہونچائے دیتا ہون ای بی بی غافل اُسے کہتے ہین جو اپنا آغاز و انجام نہ سمجھا ہو
اور جو اپنے نیک و بد پر نظر نہین رکھتا ہے وہ آخر پشیمان ہوتا ہے جس طرح سے کہ شاہ پور نے
اپنی قوم کا کہنا نہ مانا اور شرمندہ ہوا خجستہ نے پوچھا کہ شاہ پور کون تھا اُسکا قصہ کیونکر ہے بیان کر
حکایت طوطا کہنے لگا کہ عرب کے ملک مین ایک گہرا کنوان تھا اور اُسمین بہت سے مینڈک رہتے تھے
شاہ پور نام ایک مینڈک اُنکا سردار تھا جب وہ مینڈکون پر بہت ستم کرنے لگا تب وہ سب گھبرا گئے
اور آپسمین مشورت کرکے کہنے لگے کہ ہم اسکے ہاتھ سے عاجز آئے ہین اسکو موقوف کرکے ایک اور
مینڈک کو اپنی قوم سے سردار کیجیے یہ بات مقرر کرکے اُن مینڈکون نے اُسکو تغیر کیا اور دوسرے کو
سردار کیا وہ وہانسے ناچار ہوکر ایک سانپ کے بل کے پاس گیا اور آہستہ آہستہ بولنے لگا سانپ نے
بل سے سر نکالا اور مینڈک کو دیکھکر ہنسا اور کہنے لگا کہ ای احمق تو میرا کھاجا ہے کیون اپنی جان دینے میرے

پاس آیا ہی مینڈک نے کہا کہ مین اپنی قوم کا سردار ہون اور فلانے کنوئین مین رہتا ہون تمھارے پاس
اپنی قوم کی فریاد لایا ہون کہ داد پاؤن اور بہبودی کو پہونچون سانپ بہت خوش ہوا اور اُسکو دلاسا
دیکر کہنے لگا کہ تو وہ کنوان مجھے دکھادے کہ مین وہان جاؤن اور تیرا بدلا اُنسے لون آخر سانپ اور
مینڈک باہم اُس کنوئین پر جا پہونچے اور اُسکے اندر اُتر گئے سانپ جب کتنے دنون اُن مینڈکون کو
کھا چکا تب اُس سے کہنے لگا کہ آج مین نہایت بھوکا ہون کچھ ایسی تدبیر کر کہ جس سے میرا پیٹ بھرے
تب شاہ پور ڈرا اور نہایت پشیمان ہوا کہ مین نے یہ کیا کیا کہ اس سانپ سے مدد چاہی اور برادری کو
برباد کیا خیر اب جو ہوا سو ہوا یہ کہکر سانپ سے کہا کہ اب آپ اپنے گھر کو سدھا رئیے
سانپ نے کہا کہ مین تجھے تنہا چھوڑ کر نہ جاؤن گا تب شاہ پور نے کہا کہ ایک اور
کنوان یہان سے بہت نزدیک ہی اور اُسمین بہت سے مینڈک رہتے ہین اگر کہو تو اُن کو
بھی کسی مکر و فریب سے یہان لے آؤن یہ بات سانپ نے بہت پسند کی اور اُسے رخصت کیا
غرض وہ مینڈک اس بہانے سے اُس کنوئین مین سے نکلا اور کسی تالاب مین جا کر چھپ رہا
آخر سانپ کئی دن اُسکی راہ دیکھکر کنوئین مین سے نکلا اور اپنے گھر چلا گیا طوطے نے یہ قصہ
تمام کرکے کہا ای خجستہ اب دیر مت کر شتاب جا اور اُس سے مل جو مین اُسنے چاہا کہ جاوے تتنے مین
صبح ہوئی اور فجر کے جانور بولنے لگے جانا اُسکا اُس روز بھی موقوف رہا تب اس شعر کو پڑھکر آنسو آنکھون مین
بھر لائی شعر ہم ہم تو ہوگئے آخر وہین مثل شمع سحر پہ جو ہین اُسکے منھ سے نکلا صبح ہوئی اب رات نہین

سولھوین داستان کہ سیاہ گوش نے مکر سے بندر کو ہلاک کروادیا اور اپنی تیز فہمی سے شیر کا مکان لے لیا

جب آفتاب چھپا اور ماہتاب نکلا خجستہ کپڑے بدل گہنا پہن منھ بنا کے اور تیوری چڑھا کے رخصت
لینے طوطے کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ ای طوطے مین ہر ایک شب تیرے پاس رخصت لینے آتی
ہون اور حالت اپنی بیقراری کی دکھاتی ہون کچھ کہانی سُننے نہین آتی ہون جو تو ناحق میرا مغز
پھراتا ہی اور جھوٹ موٹ کے قصے سُناتا ہی مثل مشہور ہی کہ سچی سے سوم بھلا جو ترت دے جواب طوطا
بولا ای کدبانو میری بات سے کچھ تیرا نقصان نہوگا بلکہ ہر ایک سخن فائدہ بخشے گا بہتر یہ ہی کہ آج جلدی جا
اور اپنے معشوق سے ملاقات کر اگر کوئی دشمن وہان پہونچے اور تجھے شرمندہ کرے تو تو بھی سیاہ گوش کی طرح

مکر سے ایک حیلہ کرنا اور اپنی بات بنانا خجستہ نے پوچھا کہ اُس سیاہ گوش کی کہانی کیونکر ہی بیان کر
حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسی جنگل مین ایک شیر رہتا تھا اور ایک بندر اُسکا مصاحب تھا اتفاقاً
شیر کسی اور مکان کو چلا اور بندر کو اپنی جگہ پر بٹھا کر کہنے لگا جب تک مین یہان آوٗن تب تک تو
اس مکان سے خبردار رہنا اور کسی کو یہان رہنے نہ دینا بعد کئی دن کے ایک سیاہ گوش نے
اُس مکان کو لے لیا اور وہین رہنے لگا اسواسطے کہ وہ مکان نہایت اچھا تھا تب بندر نے کہا
کہ ای سیاہ گوش یہ مکان شیر کا ہی تیری کیا قدرت کہ تو بحکم اُسکے یہان رہے یہ بات اچھی نہین
تب سیاہ گوش نے جواب دیا کہ یہ مکان میرے باپ کا ہی مین نے اپنے باپ کی میراث مین پایا
ہی تجھے خبر نہین اور اگر یون بھی ہی تو تجھے کیا آگ جانے لوہار جانے دھوکنے والے کی بلا جانے
یہ بات سُنکر بندر چپ رہا اور اپنے جی مین کہنے لگا کہ مجھے کیا جو کوئی جیسا کرے گا ویسا پاویگا
پھر سیاہ گوش کی مادہ نے کہا کہ بہتر ہی کہ اس جگہ کو چھوڑ دین کیونکہ شیر کی برابری وہ کرے
جو اپنی جان دیوے تب سیاہ گوش نے کہا کہ ای مادہ جسوقت وہ یہان آوے گا مین ایک
حیلہ کر کے اُسکو اس جگہ سے ٹال دونگا تو خاطر جمع رکھ کچھ پروا نہین القصہ بعد کئی دن کے
شیر کے آنے کی خبر معلوم ہوئی بندر پیشوائی کے لیے گیا اور سیاہ گوش کے احوال سے آگاہ
کیا اور کہا مین نے اُسکو منع کیا تھا کہ اس مکان مین مت رہ کیونکہ یہ شیر کے رہنے کا مکان ہی
اگر تو یہان رہیگا تو تیرے حق مین یہان کا رہنا بہت بُرا ہی تب اُسنے یہ جواب دیا کہ یہ مکان
مین نے اپنے باپ کے ورثے مین پایا ہی کچھ شیر کے دادے کا نہین ہی جو چھوڑ دون اور آپ جگہ کی
خاطر حیران پھرون یہ سُنکے اُسنے کہا کہ ای موذی اس کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ سیاہ گوش نہین
بلکہ مجھ سے بھی زیادہ قوت رکھتا ہی جو ایسی بیدھڑک بات کہتا ہی نہین تو سیاہ گوش کی قدرت
کیا جو میری جگہ چھینے تب اُسنے کہا کہ نہ صاحب مجھے اپنے خدا کی قسم وہ اجل گرفتہ سیاہ گوش ہی
کوئی جانور تم سے قوت ور نہین اگر اُسپر آپکی ایک ذرا بھی آنکھ پڑے گی تو اُسکی جان ہی نکلجائیگی
آپ چلکر اُسے دیکھیے مین اتنا بیوقوف نہین ہون جو آپ سے کچھ کا کچھ کہون تب اُس شیر نے
کہا ای بندر خدا برحق ہی یہ کیا کہتا ہی اکثر جانور ایسے ہین کہ وہ دیکھنے مین چھوٹے اور
شجاعت اور قوت مین مجھ سے بڑے ہین شاید اُنھین مین سے وہ بھی ہو یہ کہکر ڈرتے ڈرتے

ہی جگہ کیطرف چلا اور سیاہ گوش بھی اپنی مادہ سے اُسکے پہونچنے سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ جس
ت اس جگہ شیر پہونچے تو اپنے بچون کو رُلا دینا اور اگر مین پوچھون کہ کیون روتے ہین تو تو
نا کہ آج یہ تازہ گوشت شیر کا مانگتے ہین باسی نہین کھاتے القصہ جب شیر اُس مکان کے
ریب پہونچا تو بچون نے رونا شروع کیا سیاہ گوش نے پوچھا کہ یہ کیون دھوم مچاتے ہین
دہ نے کہا کہ یہ بھوکے ہین سیاہ گوش بولا کہ مین نے کل ہی اتنا گوشت شیر کا لا دیا تھا کیا اُس
ین سے کچھ باقی نہین تب اُسکی مادہ نے کہا کہ جتنا بچا تھا سو وہ رکھا ہے پر یہ تازہ مانگتے ہین تب
سنے بچون سے کہا کہ تم قدرے دم لو اور خاطر جمع رکھو مین نے سنا ہے کہ آج اس جنگل مین بہت بڑا شیر
یا ہے اگر یہ سچ ہے تو انشاء اللہ تعالی ابھی مین اُسے مارلاتا ہون اور تمھین مزے سے پیٹ بھر بھر کھلاتا ہون
شیر اس بات کے سُنتے ہی بے اختیار جی چھوڑ کر بھاگا کہ کہین ایسا نہو کہ سچ مچ مجھے پکڑ لے اور اپنے
بچون کے تئین کھلاوے اتنا نہ سمجھا کہ سیاہ گوش ہے اور بندر سے کہا کیون مین نہ کہتا تھا کہ وہ
سیاہ گوش نہین بلکہ کوئی جانور اور ہے جسنے میرا گھر چھین لیا ہے بندر نے کہا ای شیر وہ تجھے فریب دیتا ہے
مت ڈر کہ نہایت کمزور اور چھوٹا جانور ہے شیر یہ سُنکر اپنے گھر کے پاس آیا اور سیاہ گوش کی مادہ نے پھر
اپنے بچونکو رُلایا تب اُسکے نر نے پوچھا کہ اب کیون بچے غل مچاتے ہین اُنکو چپ کرو البتہ آج شیر کا
گوشت میرے ہاتھ لگیگا کیونکہ ایک بندر میرے دوستون مین ہے وہ مجھسے اقرار کر گیا ہے اور قسم کھائی ہے کہ
مین آج کسی نہ کسیطرح سے شیر کو تیرے پاس لے آتا ہون یقین ہے کہ وہ اُسکو کسی فریب سے لا دیگا ایکدم
توقف کر اُنکو سمجھا دے کہ پکار کر مت بولو کہ وہ آواز سُنکر ادھر نہ آویگا شیر نے جو ہین یہ بات سُنی وونہین
اُس بندر کو چیر ڈالا اور بھاگ گیا پھر ادھر منھ نکیا طوطے نے یہ کہانی تمام کر کے کہا کہ ای خجستہ آج ساعت
نیک اور اچھی ہے اور وقت نیک تو جلدی جا اور اپنے معشوق سے مل خجستہ یہ سنتے ہی اُٹھی اور چاہا کہ جاوے
اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُس روز بھی موقوف رہا تب یہ بیت پڑھی اور آبدیدہ
ہوئی بیت اپنے جانیکا نہ وان دن کو نہ ہے رات کو ڈھب ٭ دیکھیے کیسی سبنے آن پڑی بات کو ڈھب

سترھوین داستان زر ریشمی باف کی کہ اُسکی قسمت نے موافقت نکی ناچار ہو کر گھر مین بیٹھ رہا

جب آفتاب چھپا اور مہتاب نکلا خجستہ بعد پہر رات کے خاصی پوشاک پہن اور اچھے جواہر سے بن ٹھن طوطے
کے پاس رخصت لینے گئی اور کہنے لگی ای طوطے ایک مدت سے مین تیری نصیحتین مانتی ہون اور باتین سنتی ہون

لیکن مجھے کچھ تیری دوستی سے حصول نہوا طوطا بولا ای کدبانو تو مجھپر کیون غضب ہوتی ہی مین تو ہر شب ترغیب دیتا ہون کچھ میری خطا نہین تیری قسمت بُری ہی جو تجھ سے بُرائی کرتی ہی جسطرح سے زریر کے طالع نے زربر سے موافقت نکی خجستہ نے پوچھا اُسکی نقل کیونکر ہی بیان کر

حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسی شہر مین زریر نامے ایک شخص ریشمی کپڑے بُنا کرتا تھا اور ایکدم اسکا کام سے ہاتھ نہ اُٹھاتا تھا لیکن اس سے کچھ فائدہ نہوتا تھا اور موٹا کپڑا بُننے والا اُسکا ایک دوست تھا ایکدن وہ اُسکے گھر گیا اور اُسے دیکھا گھر اُسکا زر اور زیور اور مال و اسباب سے دولتمندون کیطرح بھرا ہی حیران ہوا اور اپنے جی مین کہنے لگا کہ مین کپڑا لائق دولتمندونکے اور قابل بادشاہونکے بُنتا ہون کیا سبب ہی کہ مجھے روٹی بھی میسر نہین اور اس گندہ باف نے اتنی دولت کمانے سے پیدا کی اس فکر مین اپنے گھر آیا اور اپنی جورو سے کہنے لگا کہ مین اب اس شہر نا پُرسان مین نرہونگا کیونکہ یہانکے لوگ میری قدر نہین جانتے اور میری کاریگری کوئی نہین سمجھتا لازم ہی کہ کسی اور شہر مین جاؤن کہ وہان میرا کسب چلے بیت مین اب شہر بیگانہ مین جاؤنگا ❊ زر نقد وان سے کما لاؤنگا ❊ یہ سُنکر اُسکی عورت مُسکرائی اور یہ بیت پڑھنے لگی بیت یہی بخت گریان سے لیجاؤگے ❊ تو کیا خاک وان سے کما لاؤگے ❊ پھر سمجھانے لگی کہ اپنے شہر کو چھوڑنا مناسب نہین ہی کہین مت جا جو تیری قسمت مین ہی سو یہین ملیگا اور اس سے زیادہ کہین نہ ملیگا القصہ اُسنے کہنا نہ مانا کسیطرف چلا گیا اور ایک شہر مین جا پہونچا مدت تک وہان اپنا کسب کرتا رہا جب بہت سے روپیہ پیدا کیے تب گھر کی راہ لی ایک رات کہین جا کے اُترا اور آدھی رات تک جاگا آخر مارے نیند کے سو گیا کہ ایک چور آیا اور تھیلی روپیونکی لیگیا زریر بھی چونکا اور اُسکے پیچھے دوڑا جب اُسکو نہ پکڑ سکا تب ناچار پھر اُسی شہر مین گیا جب بہت روپیے پھر جمع کیے تب گھر کو روانہ ہوا پھر رات گئے کسی جگہ اُترا اور مال کی ہرچند احتیاط کی لیکن اُسکو بھی چور لیگیا تب اُس غریب نے اپنے جی مین کہا کہ زر میری قسمت مین نہین ہی اس سبب سے چور لیجاتا ہی آخر خالی ہاتھ اپنے گھر گیا اور احوال اپنا جورو سے کہا اُسنے جواب دیا کہ مین نے تجھے پہلے ہی کہا تھا کہ نصیب کے سوا کسی جا کچھ نہ ملیگا کہنا میرا تو نے نہ سُنا اور سفر کیا بھلا کیا فائدہ پایا تو نے زریر شرمندہ ہوا طوطے نے یہ قصہ تمام کر کے خجستہ سے کہا اب دیر مت کر جا اور اپنے معشوق کو گلے لگا خجستہ نے یہ سُنتے ہی چاہا کہ جاوے اور اُسے اپنے سینہ سے لگا دے اتنے مین فجر ہوئی اور مُرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُس روز بھی

موقوف رہا تب یہ بیت پڑھکر رونے لگی بیت شب امید ہوگئی آخر ؀ روز فرقت نے پھر دکھایا منھ

اٹھارھوین داستان چار یار و نکی کہ ایک اپنی نادانی سے پشیمان ہو کے گھر بیٹھا

جب سورج چھپا اور چاند نکلا خجستہ با سینۂ پرسوز چشم گریان آہین بھرتی ہوئی طوطے کے پاس گئی اور کہنے لگی ای سبز پوش طوطے مین عشق کے غم سے موئی جاتی ہون اور تو ہر ایک شب میری نصیحت اور گفتگو مین کھو دیتا ہی فرد نصیحت کی باتین نہ مجھکو سنا ؀ مین عاشق ہون مجھکو نصیحت سے کیا ؀ طوطا کہنے لگا کہ ای خجستہ یہ کیا کہتی ہی دوستون کی بات ماننا چاہیے کیونکہ جو کہنا دوستون کا نہین مانتا وہ خراب ہوتا ہی اور پشیمانی کھینچتا ہی جسطرح سے ایک شخص نے دوست کا کہنا نمانا اور پشیمان ہوا

خجستہ نے کہا میرے اچھے طوطے مین تیرے صدقے وہ کونسی نقل ہی بیان کر

حکایت طوطا بولا کہ کسی شہر مین چار یار مالدار تھے اتفاقاً وہ چارون مفلس ہو کر ایک حکیم کے پاس گئے اور ہر ایک نے اپنا اپنا احوال اُسکے آگے ظاہر کیا تب حکیم کو اُنکے اوپر رحم آیا اور ایک ایک مُہرا حکمت کا اُن چارونکو دیکر کہا کہ یہ مُہرا ہر ایک اپنے اپنے سر پر رکھ لو اور چلے جاؤ جسکے سر کا مُہرا جسجگہ گرے وہ اُسجگہ کو کھودے جو اُسمین نکلے وہ اُسکا حق ہی آخر وہ چارون ہر ایک مُہرا اپنے سر پر رکھکر ایکطرف کو چلے جب کئی کوس گئے ایک کے سر کا مُہرا گرا اُسنے جو اُسجگہ کو کھودا تو تانبا نکلا اُسنے اُن تینون سے کہا کہ مین اس تانبے کو سونے سے بہتر سمجھتا ہون اگر تمھارا جی چاہے تو میرے ساتھ یہان رہو انھون نے کہنا اُسکا نہ مانا اور آگے بڑھے تھوڑی دور گئے تھے کہ پھر دوسرے کے سر کا مُہرا گرا اُسنے جو زمین کھودی تو روپیہ نکلا تب اُسنے اِن دونون سے کہا کہ تم ہمارے پاس رہو یہ روپیہ بہت ہی زندگی گذر جائیگی اسکو اپنا ہی سمجھو انھون نے اُسکا کہنا نمانا اور آگے بڑھے کہ تیسرے کے سر کا مُہرا گرا اور اُسنے بھی وہ زمین کھودی تو سونا نکلا تب خوش ہو کر چوتھے سے کہنے لگا کہ اس سے اب کوئی چیز بہتر نہین جانتے ہین کہ اب ہم تم یہین رہین اُسنے کہا مین اگر جاؤنگا تو جواہر کی کھان پاؤنگا یہان کیون رہون یہ کہکر آگے چلا قریب ایک کوس کے پہونچا اُسکا بھی مُہرا اسیطرح جو اُسنے جگہ کھودی تو لوہا نکلا یہ حالت دیکھکر نہایت شرمندہ ہوا اور اپنے جی مین کہنے لگا کہ مین نے کیون سونے کو چھوڑا اور اپنے یار کا کہنا نمانا سچ ہی فرد سخن دوست کا جو نہین مانتے ؀ وہ خاک پشیمان مین چھانتے ؀ اُس لوہے کو چھوڑ کر اُس شخص کے پاس گیا جسنے سونے کی کان نکالی تھی وہان نہ اُسکو پایا نہ وہ سونا ہاتھ آیا تب تیسرے روپے والے کے پاس گیا اُسے بھی نپایا وہانسے تانبے والے کے پاس گیا اُسے بھی نہ پایا

تب اپنی قسمت کو رویا اور کہنے لگا کہ زیادہ قسمت سے کوئی نہین پاتا وہ پھر حکیم کے گھر گیا اُسے بھی وہان نپایا تب وہ بیچارہ نہایت پشیمان ہوکر یہ شعر پڑھنے لگا شعر کس سے کہیے کہ کیا کیا ہمنے * جو کیا سو بُرا کیا ہمنے * جب یہ کہانی طوطے نے تمام کی تب خجستہ سے کہا جو دوستونکی بات نہین مانتا ہو وہ ایسا ہی پچھتاتا ہو دیکھا خیر اب جا اور اپنے معشوق کو گلے لگا اور مزا جوانی کا اُٹھا یہ سخن سُنتے ہی خجستہ نے چاہا کہ چلوں وہین صبح ہوگئی اور مرغ نے بانگ دی تب یہ فرد اپنے حسب حال پڑھی اور رو دی فرد ای شب وصل جلد آ ابتو * روز فرقت مجھے ستاتا ہے *

اُنیسوین داستان کہ ایک گیدڑ رات کو رنگریز کے گھر نیل کی مٹھور مین گر کے سیاہ ہوگیا تھا

جب دن گذرا اور رات آئی تب خجستہ رخصت لینے طوطے کے پاس گئی اور اُس سے متفکر ہوکے کہنے لگی کہ ای عقلمند طوطے تو کسواسطے غم کھاتا ہی اور کیون چپکا بیٹھا ہی طوطے نے کہا ای خجستہ تو بڑے گھر کی بہو بیٹی کہلاتی ہی اور نہین معلوم کہ معشوق تیرا تجھ سا ہی یا اور کسی قوم سے ہی اگر تجھ سا ہی تو اُس سے ملنا مضائقہ نہین اور نہین تو اُس سے پرہیز کرنا بہتر ہی دوہرا۔ اوتم سے اوتم ملے ملے نیچ سے نیچ * پانی سے پانی ملے ملے کیچ سے کیچ * فرد کبوتر با کبوتر باز با باز * کند ہمجنس با ہمجنس پرواز * خجستہ نے کہا ای محرم راز یہ تو سچ ہی پر مین حال اُسکا کیونکر معلوم کرون طوطا بولا کہ عیب ہنر آدمی کا زبان سے معلوم ہوتا ہی تو نے شاید گیدڑ کا قصہ نہین سُنا خجستہ نے کہا کہ ای شیرین سخن وہ کیونکر ہی کہو میری جان خدا کے لیے حکایت طوطے نے کہا کہ ایک گیدڑ تھا وہ ہمیشہ شہر مین جاتا اور ہر ایک آدمی کے باسنو نمین منھ ڈالتا چنانچہ اسی اپنی عادت سے ایک رات کسی نیلگر کے گھر گیا اور اُسکے نیل کے ماٹھ مین منھ ڈالتے ہی اُسمین گر پڑا اور تمام بدن اُسکا نیلا ہوگیا غرض بہزار خرابی اُسمین سے نکلا اور جنگل کا راستہ پکڑا اور وہان کے حیوانون نے اُس رنگ کو کچھ بہتر جانکر سب نے اُسکو بادشاہ کیا اور اُسکے حکم مین بخوبی درآئے اور وہ سردار گیدڑ اسواسطے کہ کوئی آواز اُسکی سُنکر نہ پہچانے چھوٹے چھوٹے جانورونکو دربار کیوقت اپنے پاس کھڑا کرتا چنانچہ دربار کے وقت اُس قوم کو صف اول مین جگہ دیتا اور لومڑیونکو دوسری مین ہرنون اور بندرونکو تیسری مین بھیڑیونکو چوتھی مین شیرونکو پانچوین مین ہاتھیون کو چھٹی مین اور کہتا کہ تم سب اپنے اپنے قرینے سے حاضر رہو اور شام کو جسوقت گیدڑ بولتے وہ آپ بھی اُنکے ساتھ بولتا اسی سبب سے اُسکو کوئی نہ پہچانتا بعد کتنے دنون کے وہ سرداران سب گیدڑون پر خفا ہوا اور رات کو اپنے پاس سے سرکا دیا اور اُنکی جگہ پر اور جانور درندے

بلائے جو اُسکے پاس کھڑے تھے وہ اُسکی آواز سنکر پہچان گئے کہ یہ گیدڑ ہی اور آپ شرمندہ ہوئے اور اُسی گھڑی اُسے نکالبوہی کیا یہ کہکر طوطے نے خجستہ سے کہا کہ ای کدبانو ہر ایک شخص کا عیب و ہنر گفتگو سے معلوم ہوتا ہی اشعار کہان نطق فصیح او طبع ناہنجار ہو پیدا + فغانِ زاغ سے طوطی کی کیا گفتار ہو پیدا + اگر ملکِ عراق اک نادہ خر سوبار ہوآوے + عراقی کی بُراسین ہیکو رفتار ہو پیدا + اب اپنے معشوق کے پاس جا اور اس سے بات چیت کرتا عیب و ہنر اُسکا تجھے معلوم ہو یہ سُنتے ہی خجستہ نے چاہا کہ جاوے اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُسروز بھی موقوف رہا تب بیت پڑھنے لگی اور رونے لگی بیت ای سحر آ کیا کیا تونے + وصل کی شب کو کھو دیا تونے +

بیسوین داستان ایک اعرابی نے بشیر نامے ایک شخص سے دوستی خرچ کرکے مار پیٹ کھائی اور زندگانی کا حظ بھی اُٹھایا

جب سورج چھپا اور چاند نکلا تب خجستہ رخصت لینے کیواسطے طوطے کے پاس گئی اور کہنے لگی ای طوطے مین تیرے پاس ہر ایک شب رخصت لینے آتی ہون یا نصیحت سُننے جو تو جھوٹ موٹ اِدھر اُدھر کی باتین بناتا ہی اور اپنی دانائی دکھاتا ہی کیا خوب اُسکو کیا کرون فرد اشک اُمنڈا ہوا پھر ضبط سے کم رکتا ہی + ناصحا اُٹھ مری بالین سے کہ دم رکتا ہی + طوطا کہنے لگا ای خجستہ خاطر جمع رکھ اب جلد اپنے یار سے ملیگی جیسے کہ ایک اعرابی نے پہلے مصیبت اُٹھائی پھر پیچھے راحت پائی بیت اُٹھاتا نہین جب تلک کوئی رنج + تو ملتا نہین تب تلک اُسکو گنج + یہ سخن سنتے ہی خجستہ نے کہا کہ ای طوطے کہین تیرے مُنہ مین شکر مین واری وہ کیونکر مجھ سے ملیگا سچ کہ مثل مشہور ہی آسا جیسے ترا سامرے حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسی شہر مین بشیر نام ایک جوان خوبصورت رہتا تھا چندو نام ایک عورت صاحب جمال سے اُسنے دوستی کی بعد ایک مدت احوال اُن دونون کی دوستی کا ظاہر ہوا جب اُسکے خصم نے اپنی جورو کو اُسکے میکے مین لیجا کر رکھا تب بشیر اُسکی جدائی مین راتدن روتا تھا اور اُسی طرح سے آہ وزاری مین اوقات بسر کرتا تھا کسی ایک اعرابی سے کہ وہ قدیم اُسکے دوستون مین تھا جا کر کہا کہ اے دوست جانی مین چندو کے گھر جاتا ہون اگر تو بھی میرے ساتھ چلے تو بہتر ہی کہ لوگ کہتے ہین ایک اور ایک گیارہ اعرابی نے اُس کا کہنا قبول کیا اور اُس کے ساتھ ہو لیا بعد دو چار دن کے اُس شہر کے نزدیک پہونچکر بشیر ایک درخت کے نیچے بیٹھا اور اُس اعرابی کو اپنی خبر پہونچانیکے لیے چندو کے

گھر بھیجا آخر وہ شخص اُسکے گھر جاکر چندو معشوق بشیر سے کہنے لگا کہ ای چندو بشیر نے تجھکو سلام
کہا ہے یہ سنتے ہی چندو بے اختیار خوش ہوکر کہنے لگی ای شخص تو ابھی جا اور میری طرف سے بھی اُسے سلام
پہونچا اور یہ پیغام دے کہ رات کو تیرے پاس مقرر اُس درخت کے نیچے آؤنگی اور جو کچھ کہتا ہے سو ملاقات پر
موقوف ہے جب ملونگی تب کہونگی آخر وہ اعرابی اُسکا پیغام لیکر بشیر کے پاس گیا اور جو جو اُسنے کہا تھا
سو سو بخوبی اُسے سُنا دیا جب رات ہوئی تب چندو ایک نہایت آراستگی سے آئی اور اُسکو گلے لگاکر
رونے لگی اور وہ بھی اُسے چھاتی سے لگاکر بے اختیار رو اُٹھا حسن کہون کیا مین اُسوقت کا ماجرا +
کہ جسطرح روتے تھے وہ غل مچا + وہ رو رو کے دونون ہم یون ملے + کہ جسطرح ساون سے بھادون ملے +
بعد رونے کے بشیر نے کہا ای چندو آج کی رات تو یہان رہیگی چندو کہنے لگی کہ ایک صورت ہے اگر
یہ اعرابی ایک کام کرے تو البتہ رہون اعرابی نے پوچھا وہ کیا کام ہے چندو نے کہا کہ تو میرے کپڑے پہنکر
میرے گھر جا اور گھونگھٹ سے منھ چھپا کر انگنائی مین بیٹھ رہ میرا خاوند آویگا اور دودھ کا پیالہ دیگا
اور تجھے دیکھ پینے کو کہے تو تو اُسے نہ لینا نہ اپنا گھونگھٹ کھولنا آخر کار وہ پیالہ دودھ سے بھرا ہوا
تیرے پاس رکھ دیگا اور باہر چلا جاویگا پھر تو اُسے اُسیوقت مزے سے پینا اور اپنا پیٹ بھرنا اعرابی
نے یہ سخن قبول کیا اور اُسکے گھر جاکر اسیطرح سے گھونگھٹ سے منھ چھپا کر چپکا ہو کر بیٹھ رہا اتنے
مین اُسکا خاوند ایک پیالہ دودھ کا لیے ہوئے آیا اور اُس سے کہنے لگا جانی یہ پیالہ
مین تمھارے واسطے لایا ہون گھونگھٹ کھولو اور دودھ پیو غرض اُسنے گھونگھٹ نہ کھولا نہ
وہ پیالہ لیا وہ غصہ ہوکر کوڑے بازی کرنے لگا اور کہنے لگا کہ مین جسقدر منت کرتا ہون اور تجھ پر عشق
جتاتا ہون تو نہ منھ کھولتی ہے نہ بولتی ہے حاصل کلام یہانتک کوڑے مارے کہ پیٹھ اُسکی نیلی ہوگئی
اور آپ چلا گیا جب وہ باہر نکلا تب اعرابی کبھی اپنے حال پر روتا تھا اور کبھی ہنستا تھا اتنے مین چندو
کی مان نے آکر سمجھایا کہ بی بی مین تجھے ہمیشہ نصیحت کرتی ہون کہ ہر گھڑی کا لکھوڑا اچھا نہین جانی تو
اُسکی اطاعت کیون نہین کرتی اگر بشیر کا غم کرتی ہے تو پھر خاوند کا منھ نہ دیکھے گی یہ کہکر اُسکی بہن کے پاس
گئی اور کہنے لگی مان واری تو جا اُسکو سمجھا کہ کیون اپنے خاوند سے سازش نہین کرتی یہ بات
سنتے ہی چندو کی بہن کہ سچ مچ کی چندر مان سے خوبصورت تھی آئی اور اعرابی کو گلے لگ کر کہنے لگی بوا تو
اپنے خاوند سے مت روٹھ اعرابی نے اُسکا مکھڑا دیکھا تو اپنا دکھ بھولا اور چادر منھ سے اُٹھا کر کہنے لگا

کہ تیری بہن شیر کے پاس گئی ہی اور مجھے یہان بھیجا ہی دیکھ تو مین نے اُسکے واسطے کیا آفت سہی ہی اب تجھے لازم ہی کہ تو میرے پاس سو رہے کہ یہ راز فاش نکرے نہین تو مین اور تیری بہن دونون رسوا ہونگے یہ بات سُنکر وہ ہنسی اور اُسکے ساتھ سو رہی قریب صبح کے وہ اعرابی چندو کے پاس گیا اور چندو نے اُس سے پوچھا شب کیونکر گذری اُسنے سب حال اُسکے شوہر اور بہن کا کہا اور اپنی پیٹھ دکھا کر رو دیا چندو نہایت شرمندہ ہوئی پھر یہ بات سمجھی کہ رات میری بہن کے ساتھ اُسنے رنگ رلیان مچائین اور گلچھرے اُڑائے یان اپنے دل کی کھولین ہین طوطے نے یہ کہانی تمام کرکے کہا ای خجستہ اب سدھارو اور اپنے معشوق سے لطف اُٹھاؤ خجستہ نے یہ سُنتے ہی چاہا کہ اپنے معشوق کے پاس اپنے کو پہونچاوے اتنے مین فجر ہوگئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُس روز بھی موقوف رہا تب یہ فرد پڑھکر زار زار رونے لگی فرد مجھے جس سحر نے جدا یار سے ؛ کیا تھا وہی پھر وہ آئی سحر ؛

اکیسوین داستان کہ ایک سوداگر اپنے گھر مین کھانا کھاتا تھا اور ایک سوار آکے شریک ہوا اور گھوڑا اُسکا مرا تو قاضی کے پاس جاکے خود مقدمہ ہارا

جب سورج چھپا اور چاند نکلا خجستہ اچھے کپڑے پہنکر رخصت لینے طوطے کے پاس گئی اور کہنے لگی آج فرقت کے باعث کچھ دلکو نہایت بیقراری معلوم ہوتی ہی فرد پہونچاوے یہ پیام مرا کوئی یار تک ؛ بے اختیاری تھام چکی اختیار تک ؛ اگرچہ مین اپنے محبوب کے پاس جا سکتی ہون مگر بغیر رخصت تیرے مصلحت نہین دیکھتی کیونکہ مین تیری عقل پر اعتماد تمام رکھتی ہون اگر آج کی شب رخصت دے تو تمام عمر تیری احسانمند رہونگی اور دعائین دیا کرونگی طوطے نے کہا ای کدبانو جو عقلمند ہوتے ہین سو بے مصلحت کام نہین کرتے تو خود دانشمند ہی کہ بے مشورت کے کبھی کچھ کام نہین کرتی یہ سچ ہی کہ اگر کوئی خدانخواستہ تجھ سے دشمنی کریگا تو ہرگز اپنے شعور کے سبب اور تدبیر کی راہ سے کسی بلا مین نہ پڑیگی جسطرح ایک سوداگر نے اپنے علم اور دانائی کی راہ سے ایسا حیلہ کیا کہ پشیمان نہوا فرد دانا کو کسیطرح سے ذلت نہین حاصل ؛ حرمت نہین رکھتا ہی کسیطرح سے جاہل ؛ خجستہ نے پوچھا اسکی حکایت کیونکر ہی حکایت طوطا کہنے لگا کہ اگلے زمانے مین ایک سوداگر نہایت عقلمند ایک گھوڑا بد خور رکھتا تھا ایک دن وہ اپنی ڈیوڑھی مین بیٹھا ہوا کھانا کھاتا تھا اسی عرصہ مین ایک شخص گھوڑے پر سوار وہان آیا اُترکر اُسکو سوداگر کے گھوڑے کے پاس باندھنے لگا اور مستعد کھانا کھانے کو ہوا

سوداگر نے اُس سے کہا کہ میرے گھوڑے کے پاس نہ باندھو خطا پاؤ گے اور میرے ساتھ کھانا نہ
کھاؤ شرمندگی اُٹھاوگے اُسنے یہ بات نہ سنی گھوڑے کو وہین باندھا اور آپ سوداگر کے پاس بیٹھکر
کھانا کھانے لگا اُسنے کہا تو کون ہی کہ بے میرے کہے میرے ساتھ کھاتا کھاتا ہی اُسنے اپنے تئین بہرا بنایا
اور کچھ جواب ندیا جب سوداگر نے جانا کہ یہ بہرا ہی یا گونگا یہ سمجھکر چپکا ہو رہا اتنے مین سوداگر کے
گھوڑے نے ایسی لات دی کہ اُسکے گھوڑے کا پیٹ پھٹ گیا اور وہ مرگیا تب اُس سوداگر سے
قضیہ شروع کیا اور کہا کہ قیمت اُسکی مین تجھ سے لا کلام لونگا تیرے گھوڑے نے میرے گھوڑے
کو مار ڈالا ہی پھر اُس شخص نے قاضی کے پاس جاکر فریاد کی قاضی نے اُس سوداگر کو بلوایا اُسنے
دربار مین حاضر ہوکر اپنے تئین گونگا بنایا جو بات قاضی نے اُس سے پوچھی کچھ جواب ندیا قاضی نے
کہا یہ گونگا ہی اسکی کچھ خطا نہین مدعی نے عرض کی کہ حضرت سلامت آپنے کیونکر معلوم کیا یہ گونگا
ہی اُسنے پہلے ہی مجھسے کہا تھا کہ یہ گھوڑا شوخ ہی اسکے پاس اپنے گھوڑے کو نہ باندھو اب سے اپنے
تئین گونگا کیا ہی قاضی نے کہا ابے تو بڑا احمق ہی آپ ہی اسکے منع کرنیکی گواہی دیتا ہی اور آپ ہی گھوڑے
کا دعوے رکھتا ہی اسمین اسکی کیا تقصیر ہی چل دور ہو سامنے سے غرض قاضی نے اُسکو نکلوا دیا اور سوداگر
کو رخصت کیا یہ کہکر طوطے نے خجستہ سے کہا اچھا اب دیر نکرو جاؤ اور اپنے معشوق کو گلے لگاؤ کہ یا کونے
یہ سُنتے ہی چاہا کہ جاوے اور اُس محبوب کو گلے لگاوے اتنے مین صبح ہو گئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا
اُسروز بھی موقوف رہا تب یہ فرد پڑھی اور رونے لگی فرد ۔ لیکر ہاتھ سے ترے اب مین + شب امید اپنی کھو بیٹھی

بائیسوین داستان کہ ایک عورت نے شیر سے حیلہ کرکے اپنی جان بچائی

جب سورج چھپا اور چاند نکلا خجستہ رخصت لینے طوطے کے پاس گئی اور کہنے لگی ای محرم راز میرے اوپر رحم کر
اور آج کی رات تو رخصت دے اور جو مجھ سے کہتا ہی جلد کہدے طوطے نے کہا ای کدبانو مین نے تجھے بارہا آزمایا
عاقل ہی پایا ہی نصیحت میری کچھ درکار نہین خدانخواستہ اگر تجھپر کوئی حادثہ پڑے تو تو بھی ایسا ہی حیلہ کرنا جیسا
ایک عورت نے شیر کے ساتھ جنگل مین کیا تھا کہ جسکے سبب کوئی آفت نہ پہونچی اُسکو خجستہ نے پوچھا وہ
حکایت کونسی ہی کہو حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسی شہر مین ایک شخص تھا اُسکی جورو نہایت بدخو اور زبان دراز
تھی ایکدن اُسکے شوہر نے کسی تقصیر پر کئی کوڑے اُسکو مارے وہ عورت اپنے دونون لڑکو نکو لیکر جنگل مین
چلی گئی اتفاقاً اُسکو شیر نظر آیا اُسکو دیکھکر ڈری اور ہراسان ہوکر کہنے لگی کہ مین نے بڑا کیا

تصویر عورت بدزبان کی مع اُسکے دونون لڑکون کے شوہر سے ناراض ہوکر جنگل مین جانا اور شیر نظر آنا

جو شوہر کی بیمرضی باہر آئی اگر اب کچھ آفت اس شیر کے ہاتھ سے مجھپر نہ پڑی تو پھر گھر سے نہ نکلونگی اور اُسکی فرمانبرداری مین رہا کرونگی آخر اُس عورت نے بہانہ کرکے شیر سے کہا ای شیر میرے پاس آ اور ایک بات میری سُن شیر نے متعجب ہوکر اُس عورت سے کہا کہہ وہ بولی کہ اس جنگل مین ایک ایسا بڑا شیر ہی کہ جس سے آدم حیوان سب ڈرتے ہین اور بادشاہ بھی اُسکے کھانے کیواسطے دو چار آدمی روز بھیجا کرتا ہی جسطرح سے کہ آج میرے دونون لڑکون کی باری ہی اگر تیرا جی چاہے تو ان لڑکون کو مجھ سے لے اور کھا کر اس جنگل سے بھاگ جا تا کہ مین بھی اکیلی ہوکر اپنی راہ پکڑون یہ بات سُنکر شیر نے کہا اچھا جب تو نے تمام احوال اپنا مجھسے کہا تو مجھے لازم نہین کہ تجھے یا تیرے لڑکون کو کھاؤن کسواسطے کہ مجھے بھی بھاگنے کی فرصت نہین یہ کہکر شیر نے ایک طرف کی راہ لی اور یہ بچون سمیت گھر آئی پھر تمام عمر اپنے خاوند کی فرمانبرداری مین رہنے لگی یہ کہکر خجستہ سے کہا کہ اب تو بھی اپنے معشوق کے پاس جا دوہرا جا کر اپنے یار کے سینے سے لگ سو + رین ناکے بیر کو دونون کر سے دھو + یہ سُنتے ہی خجستہ نے چاہا کہ اُسکے پاس جاے اور زندگانی کا مزا اُٹھاے اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُسروز بھی موقوف ہوا تب یہ دوہرا پڑھا اور رونے لگی دوہرا

پیتم یہ مت جانیو کہ تم بچھڑے موہے چین ٭ جیسے بن کی لاکڑی سُلگت ہون دن رین ٭

تیئیسوین داستان کہ خالص اور مخلص نے شاہزادی سے دوستی کی

جب سورج چھپا اور چاند نکلا خجستہ رخصت لینے طوطے کے پاس گئی اور کہنے لگی ای طوطے وہ کونسا وقت
ہوگا کہ اُسکے پاس پہونچونگی اور چاہتی ہون کہ جاؤن پر جا نہین سکتی شعر اُلٹی ہوگئین سب تدبیرین کچھ
نہ دوا نے کام کیا ۔ آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا ۔ اور نہین جانتی کہ نقسیب میرے کیسے ہین
جو اُس سے جدا رکھتے ہین طوطے نے کہا ای خجستہ اب دل میرا گواہی دیتا ہی کہ تو جلد اپنے معشوق سے
جا ملیگی لیکن اُس سے ملکے شرطین تمام دوستی کی بجا لانا اور کوئی بات باقی نرکھنا جسطرح سے کہ خدمت
شہزادیکی خالص اور مخلص نے کی تھی کہ بانو نے کہا کہ حکایت اُنکی کیونکر ہی بیان کر حکایت طوطے
نے کہا کہ کسیوقت مین ایک بڑا بادشاہ تھا اُسکے دو بیٹے تھے جب بادشاہ نے اس دنیا سے کوچ کیا
تب تاج اور تخت کا مالک بڑا بیٹا ہوا اور اُسنے چاہا کہ چھوٹے بھائی کو مارڈالے تب وہ بیچارہ ڈرا
اور اس شہر سے بھاگا بعد کئی روز کے ایک تالاب پر پہونچا کیا دیکھتا ہی کہ ایک مینڈک کو سانپ
پکڑے ہی اور مینڈک غل مچاتا ہی اور یہ دوہا پڑھتا ہی دوہا یارب ایسے وقت مین ایسا کوئی آکے یہ منھ سے
جو اس سانپ کے میری جان بچائے ۔ یہ دوہا اُس مینڈک سے سُنتے ہی شاہزادے نے ایسا ڈانٹا
کہ مارے ڈر کے سانپ نے منھ سے مینڈک کو چھوڑ دیا مینڈک پانی مین چلا گیا اور سانپ وہین کھڑا
رہا تب شاہزادے نے سانپ سے شرمندگی کھینچی اور یہ بات اپنے جی مین کہی کہ کسواسطے مینے نوالہ
اُسکا اُسکے منھ سے چھڑایا یہ کہکر تھوڑا گوشت اپنے بدن کا کاٹ کے شاہزادے نے سانپ کے آگے
ڈالدیا وہ گوشت کی بوٹی منھ مین ڈالکر اپنی مادہ کے پاس گیا اور اُسکی مادہ نے جسوقت اُس گوشت
کو کھایا وہ اُس سے کہنے لگی کہ تو یہ گوشت مزیدار کہان سے لایا سانپ نے سب احوال اُس سے کہا
سانپن نے کہا کہ جو شخص تیرے ساتھ احسان کرے پس تجکو بھی لازم ہی کہ تو بھی شکر اُسکا بجا لادے اور
اُسکی خدمت مین حاضر رہے غرض سانپ آدمی کیصورت ہوکر شاہزادیکے پاس گیا اور کہنے لگا کہ
نام میرا خالص ہی یہ چاہتا ہون کہ خدمت مین آپکی حاضر رہون شاہزادے نے قبول کیا اور وہ
مینڈک جو سانپ کے منھ سے چھوٹا تھا لہولہان اپنی مادہ کے پاس گیا اور یہ سب احوال اپنی مادہ سے
کہا تب اُسکی مادہ نے سنتے ہی اس احوال کے کہا کہ تو اب اُس شخص کی خدمت مین جاکر حاضر رہ آخر
مینڈک بھی سانپ کیطرح آدمی کیصورت ہوکر شاہزادیکی خدمت مین گیا اور کہا کہ نام میرا مخلص ہی [illegible]

کہ مین آپکی خدمت مین نوکرونکی طرح حاضر ہون شاہزادے نے اُسکو بھی اپنی خدمت مین رکھا پھر وہ
تینون وہان سے چلے اور کسی شہر مین پہونچے شاہزادے نے وہانکے بادشاہ سے جا کر عرض کی کہ مین ایسی
شجاعت رکھتا ہون کہ اکیلا سو آدمی سے لڑسکتا ہون ہزار روپے روز پاؤن تو خدا تعالی مین حاضر
رہون اور جسوقت جو کام فرمائیے گا وہین اُسے سرانجام کو پہونچاؤنگا بادشاہ نے اُسکو نوکر رکھا اور ہزار
روپے کا روزانہ مقرر کیا شہزادہ ہزار روپے لیکر سو آپ خرچ کرتا اور دو سو اُن دونون کو دیتا باقی خدا
کی راہ مین صرف کرتا اور خیرات کرتا ایکدن بادشاہ مچھلی کے شکار کو گیا اتفاقاً اُسکی انگوٹھی دریا مین گر پڑی
ہرچند جستجو کی ہاتھ نہ آئی تب شاہزادے سے کہا کہ میری انگوٹھی دریا سے نکال لا شہزادے نے اپنے
ہمراہیونکو کہا کہ بادشاہ نے یون ارشاد کیا ہے اُنھون نے عرض کی کہ یہ کونسا بڑا کام ہے جو بادشاہ نے فرمایا
ہے پھر مخلص نے کہا خاطر جمع رکھیے یہ کام میرا ہے مین بجا لاؤن وہین مینڈک کی صورت بنکر دریا مین گیا اور
غوطہ مار کر انگوٹھی لے آیا شاہزادہ اُس انگوٹھی کو لیکر بادشاہ کے پاس گیا اور انگوٹھی پیش کی بادشاہ
نے لیکر اُسپر بہت سی مہربانی فرمائی بعد کئی دن کے بادشاہ کی بیٹی کو سانپ نے کاٹا حکیمون نے بہت سی
دوا کی لیکن کچھ فائدہ نہوا تب بادشاہ نے شاہزادے کو کہا کہ میری لڑکی کو اچھا کر شاہزادہ اس بات
سے حیران ہوا اور اپنے جی مین کہنے لگا کہ یہ کام میرا نہین خالص نے اپنی عقل سے دریافت کیا اور
کہا کہ مجھے اُس لڑکی کے پاس لیچلو اور ایک خلوت خانہ مین ہم دونون کو بٹھلا دو خدا کے فضل سے
مین اُسے اچھا کرونگا شاہزادہ اُسے لیکر اور ایک حجرے مین دونون کو بٹھا کر نکل آیا خالص نے اپنے
منھ کو اُس سانپ کے زخم پر رکھا اور زہر سب چوس لیا لڑکی اُسیوقت اچھی ہوگئی تب بادشاہ
شاہزادے سے نہایت خوش ہوا کہ اُس لڑکی کا بیاہ اُسکے ساتھ کر دیا اور اپنا ولیعہد کیا کتنے
دنون کے بعد خالص اور مخلص نے عرض کی اب ہم رخصت چاہتے شاہزادے نے کہا کہ یہ کونسا
وقت ہے کہ رخصت مانگتے ہو خالص نے کہا کہ مین وہی سانپ ہون کہ مجھے گوشت آپ نے اپنے بدن
کا کھلایا تھا اور مخلص نے کہا کہ مین وہی مینڈک ہون کہ مجھے سانپ کے منھ سے چھڑایا تھا اب ہم اُمیدوار
ہین کہ اپنے اپنے گھر جائین شاہزادے نے دونون کو رخصت کیا یہ کہانی خجستہ سے طوطے
نے کہکر کہا اچھا اب جا اور دیر نہ لگا کدبانو نے یہ سُنتے ہی چاہا کہ جاوے اور اپنے یار کو گلے لگا
اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ بولا جانا اُسکا اُس روز بھی موقوف رہا تب یہ دوہا پڑھکر رونے لگی

دروہانین بیٹھے ہین ڈھونڈھلے نیر رہو پھر یوریہ انجن کا رن بھجو تنگ چرن کی دھورنہ

چوبیسوین داستان گم ہونا سوداگر کی لڑکی کا

جب آفتاب چھپا اور ماہتاب نکلا خجستہ رخصت لینے طوطے کے پاس گئی اور متفکر ہوکر بیٹھی طوطے نے
اُسکو حیران دیکھکر کہا کہ ای کدبانو آجکی شب تو کیون اسقدر متفکر ہوے تجھے دیکھا یون گوارا نہین نہ
اس اندوہ کا مجھکو چارا نہین نہ بی بی خدا کیلیے کسی چیز کا غم نکھا اور کچھ اندیشہ اپنے جی پر نلا حسن چیکن
جوانی اور اُسپر یہ غم نہ ستم ہی ستم ہی ستم ہی ستم نہ جب خجستہ نے یہ مضمون طوطے کی زبان سے سُنا تب اُسنے اسی
ڈھب کے شعر پڑھے اشعار کیا کہون کچھ کہا نہین جاتا نہ ہاے چپ بھی رہا نہین جاتا نہ بے ملے اُسکے کل
نہین پڑتی نہ اور ملون تو ملا نہین جاتا نہ پھر کہنے لگی کہ ای طوطے مین رات سے اسی فکر مین ہون کہ معشوق میرا
دانا ہی یا نادان عالم ہی یا جاہل اگر چترا ہی تو اُس سے دوستی کرنا بہتر ہی اور اگر مورکھ ہی تو اُس سے
دور ہی رہنا چاہیے کیونکہ بیوقوف سے دوستی کرنا ایسا ہی جیسا کوئی اپنے جی سے دشمنی کرے طوطے نے
کہا ای خجستہ تو جا اور یہ نقل سوداگر کی بیٹی کے گم ہونے کی اُس سے کہہ اگر وہ عقلمند ہی اور ہوشیار تو اُسکا
تجربہ کر اگر تیرے سوال کا جواب دیدے تو دانا جانیو نہین تو نادان سمجھیو خجستہ نے پوچھا کہ وہ حکایت
کیونکر ہی کہ حکایت طوطا کہنے لگا کہ کابل مین ایک سوداگر مالدار تھا اور اُسکی زہرہ نام ایک بیٹی بہت
خوبصورت تھی تمام شہر کے عمدہ لوگ اُسکی آرزو رکھتے تھے پر وہ کسی کو قبول نکرتی تھی اور اپنے باپ سے
یہی کہتی تھی کہ مین اُس شخص سے شادی کرونگی جو دانشمند کامل ہوگا اور ہنرمند بے بدل اس بات کا شہرہ
ہر ایک شہر مین پہونچا غرض کسی ملک مین تین جوان تھے وہ تینون کابل مین جاکر اُس سوداگر سے کہنے لگے
ای شخص اگر تیری لڑکی شوہر ہنرمند چاہتی ہی تو ہم تینون آدمی حاضر ہین کہ بالفعل اس جہان مین
ہمارے برابر ہنرمند کوئی نہین ہی اُسنے پوچھا کیا ہنر رکھتے ہو اُن ہی مین سے پہلے ایک نے کہا مین یہ
ہنر رکھتا ہون کہ جو چیز گم ہو بتا دیتا ہون اور جس جگہ ہو نکال دیتا ہون دوسرے نے کہا کہ مین کل
کا گھوڑا ایسا بناؤن کہ حضرت سلیمانؑ کے تخت سے بھی آگے اُڑاؤن تیسرے نے کہا کہ مین وہ
تیرانداز ہون جو میرے تیر کا پھل کھاوے سو کھیت چھوڑ باہر نجاوے یہ سخن سُنکر وہ تاجر اپنی بیٹی کے
پاس گیا اور کہنے لگا بابا آج تین شخص ایسے ہنرمند آئے ہین اب کیا کہتی ہی اُسنے تعریف سُنکر کہا
بابا جان مین اپنے جی مین سوچکر کل اس بات کا جواب دونگی اور اُنہین سے ایک کو پسند کرونگی

یہ بات کہکر آپ رات کیوقت گم ہوگئی صبح کو اُسکے باپ نے ہرچند ڈھونڈھا کہین نپایا خدا جانے کہان
گئی صبح کو سوداگر پہلے شخص کے پاس گیا اور پوچھا کہ سچ کہ میری لڑکی یہان سے کہان گئی اور کہان ہی
اُسنے یہ بات سُنتے ہی تامل کیا اور بعد ایک گھڑی کے کہا کہ اُسکو ایک پری فلان پہاڑ پر لیگئی ہی کہ وہان
نہ کوئی جا سکتا ہی نہ کوئی اُسکی خبر لا سکتا ہی تب اُس سوداگر نے دوسرے سے کہا کہ تو گھوڑا کاٹھ کا
بنا کر اُس تیسرے جوان تیرانداز کو دے کہ وہ اُس گھوڑے پر سوار ہوکر جاوے اور اُس پری
کو تیر سے مار کر میری لڑکی کو اپنے پیچھے چڑھا کر لے آوے آخرکار اُسنے کاٹھ کا گھوڑا اُس
تیرانداز کو دیا اور اُس گھوڑے پر سوار ہوکر اُس پہاڑ پر گیا اور ایک تیر اُس پری کو مار کر اُسے
لے آیا پھر وہ تینون جوان اُس لڑکی پر عاشق ہوکر آپس مین قصہ کرنے لگے ہر ایک یہی چاہتا تھا
کہ مین ہی اپنی شادی اسکے ساتھ کرون طوطے نے جس گھڑی یہ سخن یہانتک پہونچایا خجستہ سے کہا
یہ حکایت اپنے معشوق سے پوچھ کہ وہ لڑکی اُن تینون سے کسکو دینی پہونچتی ہی اگر جواب باصواب
دے تو جانیو کہ ہشیار ہی اور نہین تو نالائق و نابکار خجستہ نے کہا اے طوطے پہلے تو مجھسے تو کہدے کہ
وہ کسے پہونچتی ہی بھلا مین دریافت کر رکھون طوطے نے کہا اُسے پہونچتی ہی جو پری کو مار کر اُسے
لے آیا ہی کیونکہ اُن دونون نے اپنا ہنر دکھلایا اور وہ اپنے جی پر کھیلا جو ایسے خوف کے مکان پر
گیا اور اُسکو لے آیا طوطے نے یہ کہانی تمام کرکے کہا اے خجستہ اب جا اور اُس سے مل فرد کہان پھر
یہ موسم جوانی کہان ٭ غنیمت سمجھ صحبتِ دوستان ٭ خجستہ نے یہ سُنتے ہی چاہا کہ جاوے اور اُس گلرو کو
گلے لگاوے اتنے مین صبح ہوگئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُس روز بھی موقوف رہا تب یہ دوہا پڑھا اور
رونے لگی دوہا آ پیارے نین مین پلک ڈھانپ توہے لون ٭ نا مین دیکھون اور کو نا توہے دیکھن دون ٭

پچیسوین داستان کہ برہمن نے بابل کے بادشاہ کی بیٹی پر عاشق ہوکر اپنی دانائی سے مع مال اور اسباب اُسکو پایا

جب آفتاب چھپا اور ماہتاب نکلا تب خجستہ رخصت لینے طوطے کے پاس گئی اور کہنے لگی اے عقلمند بھلی
بات کی نصیحت کرنیوالے اور اے وفادار حرمت کے رکھنے والے بہتر یہی ہی کہ آج مجھے جلد رخصت کر فرد ساقی خبر
شتاب لے میرے خمار کی ٭ طاقت نہین رہی مجھے اب انتظار کی ٭ اور نہین تو صاف جواب دے کہ صبر کرکے بیٹھ رہون
اور یہ فرد پڑھا ٭ فرد ٭ بلبلو جاؤ نہین گل کے گلے سے لگ لو ٭ دست صیاد سے گلشن کو مین دیکھی ہون ٭

طوطا کہنے لگا ای خجستہ مین تجھے ہر ایک شب رخصت کرتا ہون پر نہین جانتا کہ نصیب تیرے کیسے ہین کہ
تجھسے یاری نہین کرتے بہتر ہو کہ آج شتابی جا اور اپنے معشوق سے جا کر ملاقات کر لیکن یہ نصیحت میری
یاد رکھیو کہ جو کام کرنا سو ایسا کرنا جسکے سبب سے کسی آفت مین نہ پڑے بلکہ کچھ فائدہ اُٹھاوے جیسے ایک
برہمن راے بابل کی بیٹی پر عاشق ہوا اور ایک تدبیر سے معشوق اور مال و اسباب اُسکے ہاتھ آیا اور
کسی آفت مین نہ پھنسا شعر شعر با سلیقہ ہو ہر ایک امر مین ✽ عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے ✽ خجستہ نے پوچھا
وہ حکایت کیونکر ہے بیان کر حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسیوقت مین ایک برہمن خوبصورت عقلمند گردش فلکی
سے اپنے شہر کو چھوڑ کر راے بابل کے ملک مین گیا اور ایکدن کسی باغ مین جا کر سیر گل و غنچہ کی کرنے لگا قضارا
راے بابل کی بیٹی بھی اُس چمن مین بہار لالہ و گل کی دیکھتی پھرتی تھی اتفاقاً نظر اُس برہمن کی اُس مہ جبین پر
پڑی اور اُس لڑکی کی بھی آنکھ اُس برہمن مہر طلعت کی آنکھ سے لڑی جوانی کی اُمنگ نے اپنی قوت کھائی
اور شعلہ عشق نے آتش محبت کی دونون طرف سے بھڑکائی حاصل کلام یہ ہے حسن ہوے دونون دے
عشق کے دستگیر ✽ مقید ہوا اُسکا وہ اسکی اسیر ✽ بعد دو چار گھڑی کے دونون اپنے اپنے گھر آئے وہ
دیوانی ہو لی اور یہ بیمار پڑا آخر یہ برہمن ایک جادوگر کے پاس جا کر اُسکے قدم پر گرا اور یہ قطعہ پڑھنے لگا
قطعہ رنج کھینچے ہین داغ کھائے ہین ✽ دل نے صدمے بڑے اُٹھائے ہین ✽ اب قدم آپ کے نہ
چھوڑونگا ✽ بڑی محنت سے مین نے پائے ہین ✽ اور اُس جادوگر کی یہانتک خدمت کی کہ وہ اُسکی
جانفشانی دیکھکر شرمندہ ہوا اور ایک دن مہربان ہو کر پوچھنے لگا ای غریب آشفتہ طلعت تو آزمائش
چاہتا ہے یا کچھ کام دنیوی رکھتا ہے جو کچھ درکار ہو اُسکا انجام بے تقصیر کر دے برہمن نے یہ سخن سنکر اُس
جادوگر کے سامنے ہاتھ باندھکر اپنا حال بخوبی تمام ظاہر کیا تب اُسنے کہا خیر مین جانتا تھا کہ مجھ سے
کان زر چاہیگا یا کچھ ایسا کام کہیگا کہ وہ مجھ سے نہ ہو سکیگا اور آدمی کو آدمی سے ملانا کیا بڑی بات ہے یہ کہکر
اُسی گھڑی ایک مہرہ حکمت کا بنا کر اُس برہمن کو دیا اور کہنے لگا کہ یہ مہرہ اگر مرد اپنے منھ مین رکھے
تو عورت معلوم ہووے اور اگر عورت رکھے تو مرد معلوم ہووے یہ کہکر ایک دن وہ جادوگر اُس
برہمن کی شکل ہوا اور اُس برہمن کو برہمنی کی صورت بنا کر راے بابل کے پاس جا کر کہنے لگا کہ مہاراج
کی جے ہو مین برہمن میرا لڑکا دیوانہ ہو کر کہین چلا گیا ہے یہ اُسکی جورو ہے اگر اسکو اپنے پاس گھر مین
دو چار دن کے واسطے جگہ دو گے تو اس عرصہ مین مین اپنے لڑکے کو ڈھونڈھ لاونگا راے بابل نے

یہ بات اُسکی قبول کی اور اُس برہمنی کو اپنے گھر مین جگہ رہنے کی دی اور برہمن جادوگر کو کچھ خرچ راہ دلوا کر رخصت کیا پھر اُس برہمنی کو اپنی بیٹی کے پاس رکھا دونون بخوبی آپس مین عاشق اور معشوق ملے خجستہ تو نے دیکھا کہ کس حکمت سے اُس جادوگر نے برہمن کو اُسکی آشنا کے پاس پہونچا دیا اور آپ بھی کچھ روپیہ لیکر اپنے گھر گیا غرض وہ لڑکی برہمنی کو بہت سا پیار کرنے لگی تب ایکدن برہمنی نے پوچھا کہ رنگ تیرا دن بدن زرد ہوتا جاتا ہی اور آنکھون سے راتدن آنسو جاری ہین بیارونکا سا حال بنایا ہی سچ کہہ کیا کسی سے دل لگایا ہی اُس لڑکی نے چاہا کہ اپنا احوال اُس سے چھپاوے پر برہمنی نے اُس سے چالاکی کر کہا مین جانتی ہون کہ تو کسی پر عاشق ہی اگر راز اپنا مجھسے کہیگی تو کارسازی تیری کرونگی تب اُس لڑکی نے تمام حقیقت اپنی ہوبہو اس طور سے کہہ سُنائی کہ مین ایک برہمن بچے پر مرتی ہون اور اُسکے غم مین اپنی جوانی کے دن بھرتی ہون وہ برہمن جو برہمنی کے بھیس مین تھا کہنے لگا کہ سچ کہہ اگر تو اُس برہمن کو دیکھے تو پہچانے اُسنے کہا البتہ اگر اُسکو دیکھون گی تو پہچان لونگی اُسنے مُہرہ اپنے مُنہ سے اُگلدیا وہین اپنی صورت پر آگیا اور اُسنے اُسے پہچان کر خوب سا گلے لگایا اور ایک عجیب طرح کا چین اُٹھایا بعد کتنے دنون کے آپسمین مشورت کرکے کہنے لگا کہ اب یہان ہمکا رہنا اچھا نہین ہی بلکہ بہتر یہ ہی کہ اس ملک سے نکلیے اور کسی شہر مین چلکر بے کھٹکے رہیے یہ ٹھہرا کر راے بابل کی بیٹی بہت سا زر و جواہر اپنے باپ کے خزانے سے لیکر برہمن کے ساتھ آدھی رات کو اپنے گھر سے باہر نکلی اور کسی ملک کی راہ لی اور کتنے دن مین کسی اور بادشاہ کے شہر مین جاکر داخل ہوئی اور ایک مکان سر بازار اچھا سا بنا کر رہنے لگی اور تمنا اپنے دل کی بیدھڑک ہوکر نکالنے لگی اور اگر کبھی اختلاط کے وقت شعر خوانی پر جی چلتا تو یہ قطعہ پڑھتی قطعہ صبح تو جام سے گذرتی ہی ٭ شب دلارام سے گذرتی ہی ٭ عاقبت کی خبر خدا جانے ٭ ابتو آرام سے گذرتی ہی ٭ جب اُس لڑکی کے باپ نے وہان اُن دونون کو نہ دیکھا نہایت فکرمند ہوا اور ہر چند ڈھونڈھا کچھ سُراغ نپایا کیونکہ اُسکے ملک سے نکلکر کسی اور سرحد مین گئے تھے جب طوطے نے یہ کہانی کہکر کہا اے بی بی جلدی سدھارو اور حسرت دل کی اُس سے ملکر نکالو کہ دیا تو نے یہ سُنتے ہی چاہا کہ جاوے اور لذت زندگانی کی اُس سے ملکر اُٹھاوے اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُسروز بھی موقوف رہا تب یہ بیت پڑھی اور رونے لگی

فرد چھوٹ جائین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین ٭ خاک ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین ٭

چھبیسوین داستان جانا راے بابل کے بیٹے کا تبخانے مین پوجا کو اور عاشق ہونا ایک عورت پر پھر اُسے پانا پھر مارنا اپنے تئین پھر زندہ ہونا اور جھگڑا سر اور تن کا

جب سورج چھپا اور چاند نکلا خجستہ رخصت لینے طوطے کے پاس گئی اور کہنے لگی مین یہ چاہتی ہون کہ اپنے معشوق کے پاس جاؤن اور پہلے اُسکی عقلمندی دریافت کرون اگر عقلمند پاؤنگی تو دوستی کرونگی اور نہین تو باز رہونگی اور صبر کرونگی کسواسطے کہ شعور مندون نے کہا ہی کہ تا مقدور تین شخصون سے آشنائی نکیا چاہیے اور اُنکی آشنائی کا اعتماد نکریے اول عورتونکی دوستی کا دوسرے لڑکون کے اخلاص کا تیسرے احمقون کے ساتھ کا نقل مشہور ہی دانا کی دشمنی نادان کی دوستی سے بہتر ہی طوطے نے کہا کہ اے بی بی تو جو کہتی ہی سچ ہی بہتر یہ ہی کہ اس رات ایک حکایت اپنے دوست کے سامنے بیان کرے اور اُس سے پوچھے اگر جواب ایسا دے کہ جو پسندیدہ ہو تو اُسے عاقل اور ہوشیار سمجھیو اور جواب اچھا نہ دے تو نادان جانیو خجستہ نے پوچھا وہ نقل کونسی ہی جو اُس سے پوچھون بیان کر حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسیوقت مین راے بابل کا بیٹا ایک تبخانے مین پوجا کرنے گیا تھا اور وہان ایک لڑکی کو دیکھا کہ وہ نہایت خوبصورت تھی کہ بیان نہین کیا جاتا عجب حُسن اُسے خدا نے دیا تھا سبحان اللہ چودھوین رات کا چاند اُسکے مکھڑے سے شرمائے اور سیاہی اُسکی زلف کی رات کو آٹھ آٹھ آنسو رُلائے قد اُسکا اگر سرو دیکھے تو مارے خجالت کے زمین مین گڑ جائے اور کبک اُسکی رفتار کو نہ پائے شعر غضب جوڑے کی بندش ہی قیامت قد بالا ہی ٭ ستم چتون پری مکھڑا بدن سانچے مین ڈھالا ہی ٭ وہین اُسپر عاشق ہوا اور دل نے بیقراری جو کی تو گھبراکر اُس بت کے پاؤن پر سر جھکا کر گر پڑا اور یہ دعا عاجزی سے مانگی اگر یہ لڑکی میرے ساتھ بیاہ جاوے تو سر اپنے تن سے جدا کرون اور تمھارے قدم پر چڑھاؤن آخر کار یہ کہکر اپنے گھر گیا اور اُسکے باپ کو اُسنے یہ پیغام دیا کہ مجھے اپنی غلامی مین لیجیے اور اپنی لڑکی مجھے بیاہ دیجیے جسگھڑی یہ پیغام اُسکے باپ نے سُنا اُسی گھڑی اپنی لڑکی کا بیاہ اور گونا اُسکے ساتھ کر دیا پھر وہ دونون بطور عاشق و معشوق کے آپسمین ملکے رہنے لگے یہ اپنے گھر اُسکے ساتھ چین کرتی اور کبھی وہ اپنے مکان مین اُسکے ساتھ آرام کرتا اسیطرح سے ایک مہینا گذرا اتفاقاً وہ لڑکی اپنی سسرال مین تھی کہ اُسکے ماں باپ نے اُسے اور اُسکے دولہا کو اپنے گھر بلوایا وہ لڑکا اپنی دولھن کو ساتھ لیے ہوے چلا اور ایک برہمن بھی قدیم اُسکے مصاحبون مین تھا وہ بھی اُسکے ساتھ

پیچھے پیچھے ہو لیا جسوقت وہ لڑکا اُس تبخانے کے پاس پہونچا جہان اُس لڑکی کو دیکھا تھا اور وہ اقرار
جو کیا تھا سو یاد آیا اور وعدہ وفا کرنے کو تبخانے مین اکیلا گیا اور سر کاٹ کر اُس بت کے پاؤن پر
دھر دیا فرد نام پر اپنے مرجاتے ہین * عیش کھوتے ہین جی گنواتے ہین * بعد ایک دم کے جو برہمن
اُس تبخانے مین گیا تو کیا دیکھتا ہی کہ راے بابل کا لڑکا موا پڑا ہی اور اُسکے تن سے سر بھی جدا
ہو رہا ہی یہ ماجرا دیکھکر برہمن ڈرا اور جی مین کہنے لگا کہ مین اگر یہان سے جیتا جاونگا تو لوگ یہی
معلوم کرینگے کہ یہ لڑکا اسجگہ اسنے مارا ہی کیونکہ ابتک اُس مکان پر سواے اُسکے اور کوئی بھی نہین آیا
غرض اُسنے بہت سا اندیشہ اپنے دل مین کر کے کہا کہ بہتر یہی ہی کہ مین بھی اپنا سر تن سے اُتارون
اور اُس بت کے قدم پر چڑھاؤن یہ کہکر اُسنے بھی اپنا سر اُتارا اور اُس بت کے قدم پر گر پڑا بعد
ایک گھڑی کے وہ لڑکی بھی اُس تبخانے مین گئی تو اُن دونون کو موا دیکھکر متعجب ہوئی اور
کہنے لگی کہ ہی ہی دونون سر کٹے سو یہان پڑے ہین یہ کیا غضب ہوا یہ کہکر چاہتی تھی کہ اپنا
بھی سر کاٹے یا شوہر کی لاش کو گلے لگا کر ستی ہو جاوے اتنے مین اُس ڈیوڑھی سے آواز آئی
کہ اے لڑکی یہ سر کٹے ہوئے تو انکے تنون سے لگا دے رام کی کرپا سے یہ دونون ابھی جی اُٹھتے ہین یہ
سنتے ہی وہ خوش ہوئی اور جلدی سے اپنے شوہر کا سر برہمن کے تن پر اور برہمن کا سر اپنے خاوند کے
تن پر رکھدیا دونون جی اُٹھے اور اُس عورت کے آگے کھڑے ہو گئے راے بابل کے بیٹے کے سر سے
اور برہمن کے تن سے قصہ ہونے لگا کہ یہ میری جورو ہی اورتن نے کہا کہ یہ میری قبیلہ ہی طوطے نے یہ
حکایت تمام کی اور خجستہ سے کہا اگر اُسکی عقل آزمانا چاہتی ہی تو یہی بات ہی اُس سے پوچھ کہ وہ عورت
سر کو پہونچتی ہی یا دھڑ کو خجستہ نے کہا اے طوطے پہلے تو ہی کہہ مستحق اسکا کون ہی طوطا بولا کہ ذی حق اُسکا سر
ہی کسواسطے کہ سر عقل کی جگہ ہی اور بدن کا سردار خجستہ نے جو یہ قصہ سُنا قصد اپنے یار کے پاس جانیکا
کیا اتنے مین صبح ہو گئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُس روز بھی موقوف رہا اور یہ فرد پڑھی اور رونے لگی

فرد وصل کی شب پہ اے صباح فراق * روز نوروز بھی تصدق ہی

ستائیسوین داستان کہ عیاری اور سخن سازی سے ایک تجھی رستا نے خاوند سے سرخرو رہی

جب سورج چھپا اور چاند نکلا خجستہ رخصت لینے طوطے کے پاس گئی اور کہنے لگی اے طوطے مین اس بات سے
ڈرتی ہون اور شرمندہ ہوئی جاتی ہون کہ جب اُس سے ملون اور وہ دیر ہونے پر غصہ کرے

تو مین نہین جانتی کہ تب مین کونسا بہانہ کرون طوطے نے کہا ای کدبانو تو کچھ اندیشہ نکر اس واسطے کہ
عورتین بہت سی باتین کر جانتی ہین کیسے کیسے فریب بناتی ہین اور کیا کیا مکر یاد رکھتی ہین اور
حاضر جواب ہوتی ہین مین نے آپکی زبان سے بہت سے عذر سُنے ہین اور پسند کیے ہین تو ایسی
بھولی بھالی نہین کہ کچھ نہین جانتی کیا خوب مثل مشہور ہے اشعار چرتر یہ عورت اگر اپنے آئے ✤ تو ہاتھی کو پیر کے نیچے چھپائے ✤ کف دست پر کب نکلتے ہین بال ✤ وہ چاہے تو اُسپر بھی سرسون جمائے ✤ ایسے ایسے
سخن کی فکر کرتی ہے کچھ خیر ہو دم بھر ٹھہر جی سنبھال جی کو ڈھارس دے قدرے توقف کر کہ ایک عورت نے
جو حیلہ اور عیاری اپنے شوہر کے ساتھ کی وہ بھی تجھے سُناؤن خجستہ نے پوچھا اُسکی نقل کیونکر ہے بیان کر
حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسیوقت مین ایک شخص نے اپنی قبیلہ کو کئی ایک پیسے شکر لانے کو دیے
اور وہ شکر لانے بازار مین بنیے کی دوکان پر گئی بنیا اُسے دیکھتے ہی عاشق ہوا پھر اُس عورت
نے سیر بھر شکر مول لیکر اپنی چادر کے کونے مین باندھی اتنے مین وہ بنیا اُس سے لگاوٹ کرنے لگا اور
باتین خوش طبعی کی کین وہ بھی راضی ہو گئی بعد اس راز و نیاز کے وہ اُس عورت کو اپنے گھر لیگیا اور
وہ اپنی چادر گرہ باندھی ہوئی بنیے کی دوکان پر رکھکر اُسکے ساتھ چلی گئی تب اُس بنیے کے گماشتہ نے بڑی
چالاکی سے اتنے عرصے مین جھٹ پٹ شکر اُسکی چادر کے کونے سے کھول لی اور اتنی ریت اُسکی جگہ
باندھ دی اتنے مین وہ رنڈی اُسکے مکان سے نکلی اور جھٹ پٹ چادر اُٹھا اپنے گھر کیطرف راہی ہوئی
اور اپنے خاوند کے آگے بیدھڑک چلی گئی اور وہ پوٹلی اُسکے آگے دھر دی اُسنے گرہ کھولکر جو دیکھا تو شکر
کے بدلے ریت نظر آئی حیران ہوا اور کہنے لگا کہ یہ کیا مسخرہ پن ہے جو تو مجھسے کرتی ہے مینے شکر کو بھیجا تھا اور ریت
لائی اُسنے یہ سُنتے ہی بے تامل کہا فردا اگر یونہی شکر مین لاتی رہونگی ✤ تو اکدن مین جی ہی سے جاتی رہونگی
تب اُس مرد نے گھبرا کے پوچھا بی بی یہ کیا سبب ہے جو کچھ آج تو بدحواس معلوم ہوتی ہے فرد شکر کی جگہ
ریت لائی ہے کیون ✤ یہ رونی سی صورت بنائی ہے کیون ✤ تب اُسنے مسکرا کر کہا اجی کیا کہون جسوقت مین
گھر سے باہر نکلی اُسوقت میرے پیچھے ایک بیل ڈکارتا ہوا دوڑا اُسکے ڈر سے مین بھاگی اُسی صدمے سے مین
گری پیسے بھی زمین پر گر پڑے لوگونکی شرم سے ڈھونڈھ نہ سکی یہ ریت اُٹھا کر لے آئی ہون جیسے اسمین ہونگے
تم نکال لو مین نہایت تھکی ماندی ہون کسو قدرے سو رہون یہ بات سُنتے ہی اُسکے خاوند نے اُسکو گلے لگایا
اور چھلنی لیکر کہا اگر پیسے گر پڑے تھے تو تم ریت کیون اُٹھا لائین حاصل کلام عورت نے ایسا بے تامل بے خاوند کو

جوابدیا کہ مطلق وہ اُسپر خفا نہوا بلکہ اور مہربانی کرنے لگا طوطے نے جب یہ کہانی تمام کی خجستہ سے کہا یہ کونسی بڑی بات ہے تو اُس سے بھی زیادہ کر سکتی ہے کچھ خطرہ نہین بی بی اب شتاب جا اور اپنے معشوق کو گلے لگا اگر وہ تجھپر غصہ کریگا تو البتہ اسوقت تجھے جواب معقول سوجھے گا طوطے کی اس شیرین سخنی سے خجستہ کی تسلی ہوگئی معرق کفش جھجھاتی ہوئی پاؤن مین پہنکر چاہتی تھی کہ اُٹھے اتنے مین مرغ بولا اور صبح ہوگئی جانا اُسکا اُسروز بھی موقوف رہا تب یہ فرد پڑھی اور رونے لگی فرد کونسی شب کو ہوگا وصل نگار ✤ ہر سحر ہے ہماری دشمن کار

اٹھائیسوین داستان کہ بادشاہ سوداگر کی لڑکی پر عاشق ہوا اور اہلکارون کی تدبیر سے وہ لڑکی بادشاہ تک نہ پہونچی اور بادشاہ اُسکے فراق مین مرگیا

جب آفتاب چھپا اور مہتاب نکلا خجستہ شرمندہ نکی سی صورت بنائے ہوئے طوطے کے پاس گئی اور کہنے لگی ای محرم راز تیرے مین واری عقلمندون نے کہا ہے کہ جسے شرم نہین ہوتی وہ کسی قوم مین حرمت نہین رکھتی اور وہ عورت ستوراتون مین بد ہے اب بھی چاہتی ہون کہ صبر کرون اور اپنے گھر مین بیٹھی رہون کسی غیر مرد سے آشنائی نہ کرون اور نہ کسی کے گھر جاؤن فرد گھر سے نکلون غیر کی مین جستجو کے واسطے ✤ لوگ جی دیتے ہین اپنی آبرو کیواسطے ✤ طوطا کہنے لگا ای خجستہ حق تو یہی ہے کہ تجھ سی عورت عقلمند اور ہوشیار آجتک نہین دیکھی ہے سچ کہتے ہین دوہا نیناوہی سراہیے کہ جن نینن مین لاج ✤ بڑے بھلے اور بکھ بھرے سنوآوین کونے کاج ✤ لیکن ڈر یہ ہے کہ اگر صبر کریگی تو جان تیری بھی اُس بادشاہ کیطرح سے نکل جاویگی خجستہ نے پوچھا کہ اُسکی نقل کیونکر ہے

حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسی شہر مین ایک سوداگر نہایت مالدار اور صاحب وقار تھا اور بہت سے گھوڑے اور ہاتھی اپنے پاس رکھتا تھا اور اسکی بیٹی بہت خوبصورت اور حسین تھی **فرد** وہ نقشہ جسے دیکھ مہ داغ کھائے ✤ وہ صورت کہ تصویر کو حیرت آئے ✤ اور شہرہ اُسکی خوبصورتی کا ہر ایک شہر مین پہونچا تھا اور ہر ایک شخص دیدہ و نادیدہ اسکے دیکھنے کا مشتاق تھا اور ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ اپنی شادی اسکے ساتھ کرے لیکن باپ اُسکا مارے غرور کے کسیکو قبول نکرتا تھا اس عرصہ مین اُسکا عہد شباب قریب پہونچا اور نخل جوانی ثمر کامرانی سے پھلنے لگا اور کچھ جوبن اُبھرا تب اُسکے باپ نے اس ملک کے بادشاہ کی خدمت مین جاکر اس مضمون کی عرضی گذرانی کہ یہ غلام ایسی لڑکی حسین رکھتا ہے کہ گفتگو اُسکی رشک بلبل ہزار اور چال اُسکی غیرت کبک کوہسار ہے جانور اُسکی باتین

سُننے کیواسطے ہوا پر سے اُترتے ہین اور مست و بیہوش ہوتے ہین جسنے اُسکے سخن کو سُنا ہی اُسنے غش کھایا ہی اگر وہ لڑکی حضور مین مقبول ہو اور خدمت مین کنیزک کیطرح مشغول رہے کہ لائق حضور کے ہی تو یہ فدوی اپنی ہم قوم مین اور بھی بزرگی پیدا کرے اور قدر اسکی زیادہ ہو بادشاہ نے جو عرضی ملاحظہ کی تو خوش و خرم ہوا اور اپنے دل مین کہنے لگا جو کوئی نصیب اچھے رکھتا ہی تو ایک چیز خود بخود آتی ہی یہ کہکر اپنے چارون وزیرون کو اشارہ کیا کہ تم اس تاجر کے گھر جاؤ اور اسکی بیٹی کو دیکھو اور احوال کماحقہ دریافت کرو اگر وہ قابل حضور عالی ہو جلدی آکر خبر کرو غرض وہ چارون وزیر بادشاہ کے فرمانے کے بموجب اُس سوداگر کے گھر گئے اُس لڑکی کی صورت دیکھتے ہی بے غش ہوئے

تصویر چارون وزیر مرسلہ بادشاہ کی و بیٹی سوداگر کی کہ نہایت حسین اور صاحب جمال تھی

اور آپسمین مشورت کرنے لگے کہ اگر اس صاحب حسن کو بادشاہ دیکھیگا تو دیوانہ ہو جائیگا رات دن اُسی کے پاس رہیگا ملک کیطرف متوجہ نہوگا پس ہر ایک کام تباہ ہوگا اور ملک کے بندوبست مین خلل پڑے گا بہتر یہی ہی کہ اسکی تعریف اُسکے سامنے نہ کیجیے اور اس لڑکی کے لینے کی صلاح بادشاہ کو نہ دیجیے یہ بات اُنھون نے اپنے جی مین ٹھہراکر بادشاہ سے جاکر عرض کی کہ خداوند اُسکی خوبصورتی کی خبر جو حضور مین پہونچی تھی سو غلط ہی اُس سے بہتر بہتر لونڈیان محل مبارک مین

بہت ہین بادشاہ نے یہ سُنکر کہا خیر اگر وہ ایسی ہی جو تم کہتے ہو تو میری بھی مرضی نہین کہ اُسکے ساتھ
شادی کرون اور اپنے اوپر خواہ مخواہ کا عذاب لون آخر بادشاہ نے اُس سوداگر بچی کو قبول نکیا اور
وہ سوداگر جب وہانسے مایوس ہوکر پھرا تب اُسنے شہر کے کوتوال سے اُسکی شادی کردی ایکدن اُس
لڑکی نے اپنے دل مین کہا کہ مین اسقدر خوبصورت اور حسین ہون تعجب ہی کہ مجھے بادشاہ نے قبول نکیا
انشاء اللہ تعالی ایکدن اپنے تئین اُسے دکھلاؤنگی القصہ ایکدن وہ بادشاہ اُس کوتوال کی
حویلی کیطرف سے کسی باغ کی سیر کو جاتا تھا کہ جلدی سے وہ لڑکی کوٹھے پر چڑھ گئی اور بادشاہ کو اپنے
حُسن کا جلوہ دکھایا وہ دیکھتے ہی عاشق ہوگیا اور وزیرون کیطرف غضب سے نگاہ کرکے یہ فرد
پڑھی اور کہنے لگا فرد دشمنی مین بھی یہ نہین کرتے ؛ دوستی مین جو تمنے دکھلایا ؛ یہ کیا سبب تھا
جو تمنے مجھسے جھوٹ کہا تب اُنھون نے عرض کی کہ خداوندا اُسوقت ہم گنہگارون نے یہ مشورت کی
تھی کہ اگر بادشاہ ایسی عورت صاحب جمال کو دیکھیگا تو اُسکے عشق مین بالکل ملک کے کاروبار سے غافل
ہوجائیگا سلطنت خاک مین ملیگی اور رعیت تباہ ہوجاویگی بادشاہ کو یہ بات اُنکی پسند آئی اور خطا اُنکی
معاف کی مثل مشہور ہی ع بات ہاتھی پائیے بات ہاتھی پاؤن ؛ آخر اُسکے عشق مین بیمار پڑا اور یہ قطعہ
پڑھنے لگا قطعہ یہی پیغام درد کا کہنا ؛ گر صبا کوے یار مین گذرے ؛ کونسی رات آن ملیے گا ؛ دن بہت
انتظار مین گذرے ؛ تب وزیرون نے معلوم کیا کہ یہ کوئی دن مین جان سے جاتا ہی عرض کی کہ کوتوال
سے اُس عورت کو لیلین اور حضور شربت وصال نوش جان فرمائین اگر وہ اُسکے بھیجنے پر راضی ہو تو بہتر
نہین بزور چھین لین بادشاہ نے کہا کہ مین اس ملک کا بادشاہ ہون ہرگز ایسا کام نکرونگا یہ بات
بادشاہونکو لازم نہین جو اسقدر ظلم اور ستم کو کرون اور رعیت پر کرین اور اپنی قوت انھین کو دکھلاوین یہ
سراسر ناانصافی ہی سواے اسکے جو ظلم کرتا ہی سو آپ ہی خراب ہوتا ہی فرد جو کہ ظالم ہی وہ ہرگز پھولتا
پھلتا نہین ؛ سبز ہوتے کھیت دیکھا ہی کہین شمشیر کا ؛ بالفعل اس بیت پر عمل کرتا ہون فرد جی کو اسمل کرکے
آگے مرے ؛ پر نہ دینگا عدل اپنے ہاتھ سے ؛ آخر کار بادشاہ کی اُسکے غم مین یہ حالت ہوگئی کہ تمام ہوگیا
طوطے نے جب یہ کہانی تمام کی تب خجستہ سے کہا صبر کرنا تیرے حق مین اچھا نہین اگر تو بھی صبر کریگی تو
اُسی بادشاہ کیطرح سے مرجاویگی کچھ حاصل نہوگا اس سے بہتر یہی ہی کہ اب جا اور اُس سے ملاقات
حسن خوشی سے کر وصل کو نوش کر ؛ غم دین و دنیا فراموش کر ؛ خجستہ نے یہ سُنکر چاہا کہ

اپنے تئین اُسکے پاس پہونچاوے اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی اُسکا اُسرو زبھی موقوف رہا تب یہ بیت پڑھی اور رونے لگی فرد دن یہ کیسا فلک دکھاتا ہی؛ شب امید سے چھیڑاتا ہی؛

اُنتیسوین داستان ایک کمہار کی کہ بادشاہ نے اپنے لشکر کا اُسے سردار کیا

جب سورج چھپا اور چاند نکلا خجستہ آہ وزاری کرتی ہوئی آنکھون مین آنسو بھرے ہوے دل پُر درد سے طوطے کے پاس رخصت لینے گئی اور کہنے لگی ای طوطے مین نے سُنا ہی کہ ایک غریب اعرابی نے کسی دولتمند سے جاکر کہا مین کعبہ کو جاتا ہون اُسنے کہا بہت بہتر دیر نہ کیجیے بلکہ جلد سدھاریے اُسنے کہا مین کچھ خرچ نہین رکھتا ہون دولتمند نے کہا اگر تیرے پاس خرچ نہین ہی تو مت جا مین کتاب کی رو سے کہتا ہون کہ جو مفلس ہو اُسپر کعبہ کا جانا فرض نہین کہ خواہ مخواہ اپنے اوپر عذاب اُٹھاوے اور مکہ جاوے خدا نے محتاج کو نہین کہا کہ تو مکے کو جا اعرابی نے کہا کہ مین تیرے پاس کچھ زر مانگنے آیا ہون مسئلہ پوچھنے نہین آیا جو تو کتاب کی رو سے باتین بتاتا ہی ای طوطے مین تجھ سے ہر شب صرف رخصت لینے آئی ہون اور تو بیفائدہ اِدھر اُدھر کی باتین بکا کرتا ہی نصیحت تو سُننے نہین آتی انھین باتون سے تجھپر خفا ہونگی یہ سُنکر طوطا ڈرا کہ کہین ایسا نہو کہ مجھے بھی کسیطرح سے مار ڈالے یہ سمجھکر خوشامد یون کیطرح باتین کرنے لگا اور یہ شعر پڑھا فرد عجب نصیب اور ہماری قسمت خفا جو ہمسے تو بے سبب ہی؛ یہ کیا غضب ہی جو تو غضب ہے بڑا غضب ہی بڑا غضب ہی؛ اور کہنے لگا ای خجستہ میری نصیحت سے دلتنگ ہو اور بُرا مت مان کسواسطے جو کوئی کسیکی اچھی بات قبول کرتا ہی تو وہ بات کچھ دنون مین کام آتی ہی کدبانو کہنے لگی ای طوطے جو تو کہتا ہی سو مین سُنتی ہون لیکن آج کی رات نہایت تاریک ہی اور مین اکیلی جاتی ڈرتی ہون اگر تو کہے تو اپنے غلام کو ساتھ لیکر جاؤن اور اُس امیدوار سے ملون طوطا یہ سُنتے ہی اپنے پر دونون سے چھاتی پیٹ کر کہنے لگا کہ ہے ہے خدا کیواسطے کہین ایسا نکرنا خبردار غلام کو لیکر ہرگز نہ جانا عقلمندون نے کہا ہی کہ کمینہ ہرگز وفادار نہین اور یہ قوم کمظرف ہوتی ہی شاید اُس کمہار کی کہانی نہین سُنی جو ایسی باتین نادانی کی کرتی ہی خجستہ نے اُس سے پوچھا کہ اُسکی حکایت کیونکر ہی بیان کر

حکایت طوطا کہنے لگا کہ ایک کمہار نے کسی دن بہت شراب پی اور بدمست ہوا کوزے اور قرابے شیشے کے جو پاس شراب کے تھے اُنپر گرا اور تمام بدن زخمی ہوا مدت مین وہ زخم اچھے ہوے مگر نشان ان زخمون کے اسطرح سے معلوم ہوتے تھے کہ شاید زخم تیر و تلوار کے ہین اتفاقاً اُسکے شہر مین کال پڑا

اور وہان سے نکلکر اور شہر مین گیا تو نوکری کی تلاش کرنے لگا اس شہر کے بادشاہ نے جو اُسکے تن پر اسطرح کے زخم دیکھے تو معلوم کیا کہ شاید یہ بڑا سپاہی ہی جو اسقدر زخم بدن پر اُٹھائے ہین یہ سمجھکر بادشاہ نے اُسے نوکر رکھا اور مرتبہ اُسکا زیادہ کیا اور اپنے دل مین کہا یہ بڑا سُور ہی جو ایسا اُسکا بدن زخمون سے چور ہی بعد کئی دن کے ایک غنیم بادشاہ پر چڑھا اور گانون اطراف کے لوٹنے لگا تب بادشاہ نے اُسے اپنی فوج کا سردار کیا اور چاہا کہ دشمن سے لڑنے کو بھیجے جب یہ احوال اُس کمہار کو دریافت ہوا تو وہ ڈرا اور بیقرار ہو حضور مین آکر عرض کیا کہ خداوند امین ذات کا کمہار ہون مجھسے سرانجام لڑائی کا نہ ہوسکیگا مثل مشہور ہی تیلی کیا جانے مشک کا بھاؤ یہ سُنتے ہی بادشاہ ہنسا اور اپنے دلمین شرمندہ ہوا اور کسی سردار کو اُس غنیم پر بھیجا طوطے نے یہ کہانی تمام کرکے کہا کہ غلام کو ساتھ مت لیجا اُس سے کام بھلائی کا نہوگا بلکہ اور رسوائی کریگا تو اکیلی جا خجستہ نے یہ سُنتے ہی چاہا کہ اکیلی اپنے تئین اُسکے پاس پہونچاوے اور حظ زندگانی کا اُٹھاوے کہ اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُسروز بھی موقوف رہا تب یہ بیت پڑھی اور رونے لگی بیت روز و شب ہجر کے یکسان ہی چلے جاتے ہین ✦ نہ ہمین صبح سے مطلب نہ ہمین شام سے کام

تیسوین داستان ایک شیر اور شیرنی اور بچون کی گیدڑ کے بچے کے ساتھ

جب سورج چھپا اور چاند نکلا خجستہ مردانہ لباس پہن ہتھیار لگا لٹ پٹی پگڑی باندھ طوطے کے پاس رخصت لینے گئی اور اُسنے جو اُسے بانکپن سے دیکھا تو بے اختیار ہنسا اور کہنے لگا ای خجستہ مرحبا خوب کیا کہ ایسی اندھیاری رات مین مردانہ لباس پہنکر تنہا آئی اور غلام کو ساتھ نہ لائی کیا ہی اچھا کیا سبحان اللہ بی بی مان تجھی کو جنی حق تو یہ ہی کہ اس تیری ہوشیاری کے صدقے کسواسطے کہ ایک طوطا آج میرے قدیم دوستون مین سے اُڑا جاتا تھا مجھے اس قید خانے مین دیکھکر اوپر سے نیچے اُترا اور میرے پاس آکر بیٹھا یہ نقل مین نے اُس سے سُنی تھی اور یہ حکایت بھی اُسیطرح کی ہی جو شب کو مین نے تجھسے کہی تھی سو طوطے نے بھی اسکے بموجب کہا یقین ہی کہ اب کہین خطا نہ پاوگی خجستہ نے پوچھا کہ وہ نقل کیونکر ہی بیان کر

حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسی وقت مین ایک شیر مع شیرنی دو بچون سمیت کسی جنگل مین رہا کرتا تھا اتفاقاً ایکدن مارے بھوک کے بوکھلایا اور اُس صحرا مین شکار ڈھونڈھنے لگا حق تو یہ ہی کہ مشقت بہت سی اُٹھائی اور محنت بہت سی کی مگر شکار نہ پایا تب ناچاری گھر کیطرف پھرا ناگاہ رستے مین اُسنے دیکھا کہ ایک بچہ ننھا سا گیدڑ کا آنکھین بند کیے دو چار دن کا پڑا ہی اور بلبلاتا ہی تب یہ اپنے جی مین

خوش ہوا اور اُسکو اُٹھاکر اپنی مادہ کے پاس لے آیا اور کہنے لگا کہ مین نر ہون اگر دو چار دن اور بھی
نہ کھاؤنگا تو رہ سکتا ہون اور کچھ نہوگا اور تو مادہ ہی اگر تو آج فاقہ کریگی تو شام ہی تک مر جائیگی اسواسطے
اس بچے کو لے آیا ہون تو اسے کھا اور اپنے بچون کو دودھ پلا اُسنے کہا کہ مجکو ایسا نہ چاہیے کیونکہ مین بچے
تجھے اپنے آگے رکھتی ہون بھلا کسطرح سے اسے کھاؤن اور انھین دودھ پلاؤن بیت کو کھو کوئی مت
کسی کی آتش دو + اپنی چھاتی پہ ہاتھ دھر دیکھو + اور سوائے اسکے تم نر ہو اور دل سخت رکھتے ہو تم تو
کھا نہین سکتے مین مادہ نرم دل ہون کیونکر کھاؤن اگر کہو تو اس یتیم کو بھی ان بچون کی طرح سے
پالون شیر نے کہا بہتر آخر شیرنی نے اُس بچے کو بھی اپنے بچون کے ساتھ پالا بعد کتنے دنون کے وے
تینون بڑے ہوے اور بڑے بچے شیر کے اُسکو بڑا بھائی جانتے تھے اور بھائیون کیطرح آپسمین کھیلا کرتے تھے
ایکدن وے کسیطرف کو گئے اور شکار کی تلاش کرنے لگے ناگاہ ایک ہاتھی کسی سمت سے انھین
نظر آیا وے دونون بچے شیر کے بے اختیار ہاتھی پر جھپٹے اور وہ مارے ڈر کے پچھلے ہی پاؤن
ہٹا اور بھاگا پھر کسی درخت کے تلے جاکر چھپ رہا شیر کے بچون نے اپنے بڑے بھائی کو بھاگتے دیکھا
آپ بھی بھاگے بعد ایکدم کے آپسمین ملکر گھر مین آئے اور مان سے وہ انکا ماجرا کہنے لگے تب اُنکی
مان نے کہا کہ یہ بیٹا گیدڑ کا بچہ ہی بہادری کب کر سکتا ہی فرد زاغ کب پہونچے ہی بلبلا کبک کی
رفتار کو + بے تمھارے کون مارے ہیں بدخونخوار کو + طوطے نے یہ کہانی تمام کرکے خجستہ سے کہا اُے ملکہ
اپنے معشوق کے پاس جا اور اُس سے ملکر حظ زندگانی اُٹھا۔ کدبانو نے یہ سنتے ہی چاہا کہ جاوے اور
اپنی جانی کو گلے لگاوے اتنے مین صبح صادق ہوئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُسروز بھی یونہین
رہا تب یہ بیت پڑھی اور رونے لگی بیت صبحدم کرتا ہی یہ دل اشکباری بیشتر + ہو سحر کو خانہ ماتم مین زاری بیشتر +

اکتیسوین داستان ایک امیرزادے اور سانپ کی

جب سورج چھپا اور چاند نکلا خجستہ چاک گریبان وحال پریشان آنکھونمین آنسو بھرے سر کھلے
طوطے کے پاس رخصت لینے گئی اور کہنے لگی ای یار وفادار وای محرم راز دل فگار فرد آتش عشق سے
جلے ہی دل + آہ یہ آگ کسنے بجھائی + ای طوطے اب تو میرا دل اُسکی جدائی سے جلا جاتا ہی اور کلیجہ منھ کو
چلا آتا ہی جگر کباب ہو گیا سچ جان آج کسی صورت سے اس گھر مین نرہونگی اور اپنے جانی کے
پاس خواہ مخواہ جاؤنگی تو بھی جلد رخصت کر طوطا اپنے جی مین ڈرا اور کہنے لگا خدا حافظ

یقین ہی کہ یہ اب اس گھڑی کسی طرح سے نرہیگی کیونکہ نہایت بیقراری رکھتی ہی اور میری بات نہ سنیگی
ازبسکہ مضطر ہی یہ سوچکر بناچاری کہنے لگا کہ ای کدبانو تجھے ہرشب رخصت کرتا ہون اور خدا سے
چاہتا ہون کہ تو اپنے یار غمگسار سے ملے تو آپ ہی توقف کرتی ہی جو نہین جاتی اور نہین معلوم کہ تعیب
تیرے کیسے ہین جو برگشتہ رہتے ہین لے بسم اللہ دیر نکر جا اور اپنے یار کو گلے لگا پر یہ بات یاد رکھنا
کہ کسی دشمن کا اعتبار نکرنا نہین تو وہ صدمہ گذریگا جو اُس امیرزادے پر اُس سانپ کے
سبب سے گذرا خجستہ نے پوچھا کہ اُسکی حکایت کیونکر ہی بیان کر

حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسی دن ایک امیر کسی جنگل مین شکار کھیلنے گیا تھا اور کالا سانپ کہین سے
بھاگا ہوا نہایت بدحواسی سے اُسکے پاس آیا اور کہنے لگا ای امیرزادے خدا کیواسطے مجھے جگہ دے
کہ مین چھپ رہون اور تجھے دعا دون امیر نے پوچھا اسقدر کیون گھبراتا ہی خیر تو ہی سانپ نے کہا
کہ دشمن میرا مجھے مارنے کو ہاتھ مین لاٹھی لیے وہ چلا آتا ہی تو مجھے چھپا رکھ یہ بات سُنتے ہی امیر کو
اُسپر رحم آیا اور اُسنے اپنی آستین مین چھپایا بعد ایک دم کے وہ شخص بھی ایک موٹا سا بانس لیے
ہوے آیا اور کہنے لگا ایک کالا سانپ ابھی میرے آگے ادھر کو آیا ہی کسی نے اُسے دیکھا ہو تو
مجھے بتادے مین اُسکا اس بانس سے سر پھوڑون اور اپنے گھر کی راہ لون اتنے مین امیر نے کہا
ای بھائی مین یہان بڑی دیر سے کھڑا ہون لیکن مین نے تو نہین دیکھا خدا جانے کہان گیا اور اُسنے
بھی اسے خوب سا ڈھونڈھا جب کہین نپایا تب اپنے گھر کا راستہ پکڑا بعد ایک گھڑی کے امیر نے
کہا ای سانپ دشمن تیرا گیا اب تو بھی جا تب سانپ ہنسا اور کہنے لگا ای امیر اب مین تجھے بے ڈسے
تو نہین جاتا اور تیری بات کب سنونگا اب بے مارے کب یہانسے ٹلتا ہون تو نہین جانتا احوال
میرا کہ مین دشمن ہون تیرا جبکہ تجھکو مارونگا تب جاؤنگا تو نہایت احمق معلوم ہوا جو تونے مجھپر رحم
کھایا اور میرے کہنے پر اعتبار کیا اور اپنی آستین مین رہنے کو مکان دیا امیر نے کہا ای سانپ مین نے
تیرے ساتھ بھلائی کی ہی اور تو میرے ساتھ بُرائی کیا چاہتا ہی یہ بات نامناسب ہی سانپ نے کہا مین نے
عقلمندون سے سُنا ہی کہ بدون کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی کہ جیسا نیکون کے ساتھ بدی یہ سنکر وہ
ڈرا اور اپنے جی مین کہنے لگا کہ اب اسے کیونکر اپنی آستین سے نکالون اور اپنا جی بچاؤن بعد تامل
کے ایک بات ٹھہرا کر کہنے لگا ای مار سیاہ ایک اور سانپ آتا ہی تو میری آستین سے نکل ہم اور تو دونون

چلکر اُس سے پوچھین اگر وہ تیری بات پسند کرے تو پھر چاہنا سو کرنا بارے یہ سخن اُسنے اُسکا سُنا
اور اُسکی آستین سے نکلکر اُس سانپ کیطرف چلا تب اُسنے فرصت پاکر ایک ایسا پتھر اُسکے سر پر مارا کہ
وہ مرگیا اور امیر جیتا اپنے گھر گیا خجستہ نے یہ نقل سُنکر کہا ای طوطے مین نے تیرا کہنا قبول کیا اور نصیحت مانی
پر تو بھی اسوقت یہ سخن میرا سُن اور جلد مجھے رخصت دے طوطے نے کہا بہتر اب دیر مت کر اور اپنے دوست
سے مل اور خوشیان کر کد بانو یہ سنکر چاہتی تھی کہ جاوے اور اسکو گلے لگاوے اتنے مین صبح ہوگئی
اور مرغ نے بانگ دی خجستہ مرغ کو گالیان دے دیکر کہنے لگی کہ اب صبح ہوئی مین کیونکر جاؤن آخر کار
جانا اُسکا اُسروز بھی موقوف رہا تب یہ بیت پڑھی اور رونے لگی **بیت** ای مرغ سحر آج اگر تجھکو
مین پاؤن ؛ تو کچا ہی دانتون سے ترا گوشت چباؤن ؛

بتیسوین داستان سپاہی اور سُنار کی

جب آفتاب چھپا اور ماہتاب نکلا خجستہ نہا دھو اور تھوڑا سا میوہ کھا اطلس کا پائجامہ مقیش کا
ازاربند جالی کا کلیون دار کُرتہ سنجاف لگا کر جالی کی کرتی بنت کی انگیا بنارسی دوپٹہ مسی کی دھڑی
پانون کا لکھوٹا آنکھون مین سُرمہ بالون مین کنگھی اسطرح بناؤ ٹھناؤ کر جواہر کے گہنے پاتے سے آراستہ
ہو ایسی بنی ٹھنی کہ احوال اُسکی سگھڑائی کا بیان نہین کیا جاتا موافق اسکے تھا حسن وہ کنگھی کھنچی اس
صفائی کے ساتھ ؛ کہ ہو رشک سے جسکے دو ٹکڑے رات ؛ صفائی یہ پوشاک کی دیکھیو ؛ نظر سچ
مین ہی کہ میلی نہو ؛ اس بانکپن سے اُٹھی اور طوطے کے پاس رخصت لینے گئی اور کہنے لگی ای
محرم راز دای میرے دمساز اگر آج میرے احوال پر رحم کرے اور رخصت دے مین جبتک جیتی
رہونگی تب تک تیرے بار احسان سے سر نہ اُٹھاؤنگی کیونکہ ایک درد ایسا بیقراری کا پہلو سے اُٹھا ہی
کہ حال میرا بے حال ہوا جاتا ہی **اشعار** آنکھیں نہین مُندتی ہین میرے دلکو تعب ہی ؛ یارب دل حیران کو
مرنے کی طلب ہی ؛ بیتابی پیہم سے نہین چین جو دم بھر ؛ کیا جانیے کیا دل کو مرے درد کڈھب ہی ؛
طوطے نے کہا مبارک ہو تشریف لیجا پر یہ بات یاد رکھنا کہ جس سے چاہنا اُس سے آشنائی کرنا
مگر اپنے دل کا راز کسی سے مت کہنا نہین تو یہ بات تیری کُھل جاویگی اور ہلاکت کو پہونچیگی جس
صورت سے اُس زرگر نے اپنی جورو سے احوال کہا اور مارا گیا خجستہ نے پوچھا اُسکی حقیقت کیونکر ہی آگاہ کر-
حکایت طوطا کہنے لگا کبھی کسی شہر مین ایک سُنار نہایت مالدار تھا اور ایک سپاہی اُس سے

یدل دوستی رکھتا تھا اُسکی آشنائی کو سچ جانتا تھا اتفاقاً اُس سپاہی نے ایک تھیلی اشرفیون سے
بھری ہوئی کہین سے پائی اور نہایت خوشی حاصل ہوئی اور اُسکو کھولکر گنا تو وہ سَو اشرفیان تھین
وہ سپاہی تھیلی لیے ہوے خوشی سے سُنار کے پاس گیا اور کہنے لگا میرے بخت اچھے تھے جو بے رنج و
محنت اسقدر زر راہ سے مین نے پایا حاصل کلام وہ تھیلی اُس سُنار کو سونپی اور یہ بات کہی کہ بھائی
یہ میری امانت ہے اپنے پاس رہنے دے جب چاہونگا لے لونگا بعد کئی دن کے اُس تھیلی کو سُنار سے
سپاہی نے طلب کیا تب وہ کہنے لگا اے سپاہی تو نے مجھسے اسواسطے آشنائی کی تھی کہ تہمت لگاوے
اور مجھے چور بناوے بھلا تھیلی مجھے تو نے کب دی تھی تو جھوٹ کہتا ہے کیا خوب اب تو یہانسے جا اور
کسی بڑے مالدار پر تہمت لگا جسکے سبب سے کچھ مزا اُٹھاوے اور غریب کے ستانے سے کیا پاویگا
مین تجھے اپنا دوست جانتا تھا اور یہ کب معلوم تھا کہ تو دشمن ہوگا اب جھوٹ سچ لگا کر مجھسے مال
چاہتا ہے مثل مشہور ہے کہ اُلٹا چور کوتوالے ڈانڈے جھوٹے کے آگے سچا رو مرے آخرکار اُس سپاہی نے
بناچاری قاضی کے پاس جاکر فریاد کی اور حقیقت اُس سے مو بمو کہی جب قاضی نے اُس سے
پوچھا کہ اس بات کا کوئی گواہ اُسنے کہا حضرت سلامت ساکھی کوئی نہین قاضی نے عقل سے معلوم
کیا کہ یہ قوم سُنار کی دغاباز ہوتی ہے کچھ تعجب نہین کہ اس سُنار نے خواہ مخواہ دغابازی کی ہوگی اس
احتمال پر قاضی نے سُنار اور اُسکی جورو کو بُلا بھیجا اور ہر چند دلاسا دیکر پوچھا اُنھون نے سوائے انکار
کے ہرگز اقرار نکیا تب قاضی نے کہا کہ مین خوب جانتا ہون کہ مقرر تو نے اُسکی تھیلی اُڑائی ہے
جب تک اُسکی تھیلی ندیگا تب تک مین تجھکو نہ چھوڑونگا یہ کہکر قاضی گھر گیا اور دو شخصون کو ایک
صندوق مین بند کیا اور اُس صندوق کو کوٹھری مین دھروا یا پھر باہر نکلکر سُنار سے کہا کہ اگر
زر دینا قبول نکریگا تو مین فجر کو تجھے مار ڈالونگا یہ کہکر اُن دونون کو اُس کوٹھری مین بند کیا
اور فرمایا کہ صبح کو بعد نماز کے تمھین قتل کرونگا یہ کہکر قاضی اندر گئے اور وے دونون اُسی جگہ
قید رہے جب آدھی رات گذری تب اُسکی جورو نے کہا اگر تو نے اُسکی تھیلی لی ہے تو مجھے بتادے
کہان رکھی ہے اور نہین تو اُس تھیلی کے ساتھ ہماری جان جاویگی یہ قاضی بغیر تھیلی لیے تمکو ہرگز
جیتا نہ چھوڑے گا تب اُس سُنار نے کہا کہ فلانی جگہ جہان میری چارپائی بچھی ہے وہ مین وہ
تھیلی گڑی ہے یہ بات اُن دونون شخصون نے کہ جو قاضی جی نے واسطے دریافت کرنے ک

اس سُنار سنارن کی کوٹھری مین سپاہی اور سپاہی کی جورو کو بند کیا تھا سو اُنھون نے سُنار اور سُنارن
کی باتین اپنے کانون سے سُنی تھین اتنے مین صبح ہوئی جب قاضی نے اُن چارون کو کچہری مین بلوایا اور اُن
دونون شخصون سے پوچھا کہ سچ کہو رات کو اُن دونون نے آپسمین کیا باتین کین تب قسم کھا کر سپاہی
نے جو سُنا تھا کہہ سُنایا قاضی نے اُسجگہ سے وہ تھیلی اپنے لوگون کے ہاتھ منگوا کر سپاہی کے حوالے کی اور
سنار کو سولی دی طوطے نے تب یہ خجستہ سے کہا اگر زرگر اپنا حال جورو سے نہ کہتا تو مارا نہ جاتا خیر اب
سدھاریے اور اپنے معشوق سے ملکر مزا جوانی کا اُٹھائیے خجستہ نے یہ سُنتے ہی چاہا کہ اپنے تئین اُسکے پاس
پہونچاوے اور اُسکو گلے لگاوے اتنے مین تور کا تڑکا ہوا اور مرغ بولا جانا اُسکا اُسروز بھی موقوف رہا تب
یہ فرد پڑھی اور منھ ڈھانپ کے رونے لگی فرد وصل کی جب سحر سے چھوٹی شب ؛ اُس سحر کو خدا نہ دکھلائے ؛

چھتیسوین داستان سوداگر مالدار کی اور بسبب خیرات کے حاصل ہونا اُسکے مقصد کا

جب سورج چھپا اور چاند نکلا خجستہ پوشاک بدل جواہر پہن طوطے کے پاس رخصت لینے گئی اور کہنے لگی
اے طوطے تیرے قربان جاؤن مجھپر رحم کر اور رخصت دے کیونکہ آج کچھ پھر جی گھبراتا ہے اور دل ٹکڑے
ہوا جاتا ہے فرد۔ یاد مین تڑپے ہے دل کس ابروے خمدار کے + آج کچھ ناحق بدل ہے آہ اُس بیمار کے ؛
چاہتی ہون کہ آدھی رات کو اُسکے پاس جاؤن تو بھی اسوقت ایک حکایت چھوٹی سی بیان کر +
حکایت طوطا کہنے لگا اے خجستہ کسی شہر مین ایک سوداگر نہایت مالدار تھا لیکن بے اولاد تھا
ایکدن یہ اُسکے دل مین خیال گذرا اور اپنے جی مین کہنے لگا اگرچہ مین نے اس جہان مین دولت
بیشمار پیدا کی پر کچھ حاصل کسواسطے کہ ایک بھی لڑکا نہوا جو میرے اس گھر کو روشن کرتا اور اس
دولت کو اپنے قبضے مین لاتا جد و آبا کا نام روشن کرتا افسوس صد افسوس حسن کسی کیطرف سے نہین
مجکو غم ہے مگر ایک اولاد کا ہے الم ؛ خیر اب بہتر یہی ہے کہ اپنے جیتے جی اُس زر بے بنیاد کو بنام مولا لٹائیے
اور فقیر و فقرا غریب و غربا یتیمو نکو کھلائیے اور آپ فقیر ہو کر یاد الٰہی مین مشغول رہیے فرد اہل فنا کو نام
سے ہستی کے ننگ ہے + لوح مزار بھی مری چھاتی پہ سنگ ہے + یہ بات جی مین ٹھہرا کر گریبان مثل گل چاک
کر ڈالا اور جہانتک زر نقد صبح سے شام تک لٹایا کہ ہر ایک غریب غنی ہوگیا آپ ایک ٹوٹے سے
بوریے پر لنگوٹا کھینچ اُسیطرح بھوکا پیاسا پڑا رہا اُسی شب کو بعد آدھی رات کے کیا خواب
دیکھتا ہے کہ ایک شخص اجنبی سا اُسکے سامنے کھڑا ہے اُسنے پوچھا اے عزیز تو کون ہے وہ بولا مین عمل

صورت تیرے بخت کی ہون تو نے جو آج مال و اسباب خدا کی راہ مین خیرات کیا اور کچھ اپنے واسطے نرکھا
اسواسطے مین کہنے کو آیا ہون صبح کو برہمن کی صورت بنکر تیرے پاس آؤنگا تو مجھے مارے لاٹھیونکے
مار ڈالیو جسگھڑی میرا دم بدن سے نکلیگا تمام سونے کا ہوجاؤنگا جس عضو کو تو چاہنا کاٹ لیناوہ
عضو پھر اُسیوقت درست ہوجاویگا اور تیرے ہاتھ بہت سا سونا لگیگا یہ بات اُسکا نصیب کہکر اُدھر گیا
اور ادھر صبح کا تارا نمودار ہوا جب اُسکی آنکھ کھلی سوائے اُس بوریے کے اور کچھ نہ دیکھا اپنے جی مین متعجب
ہوکر کہنے لگا الٰہی مین نے یہ کیا سپنا دیکھا تعبیر اُسکی کیا ہی مجھے کچھ نہین معلوم تو کریم کارساز ہی جو چاہے سو کر
اسی حیرانی مین تھا کہ ایک حجام کسوت بغل مین دبائے ہوے اُسکی طرف سے ہو نکلا اُسنے پکار لیا اور اپنا سر
مُنڈانے لگا بعد ایک دم کے ایک برہمن اُسکے سامنے سے آیا تب اُسے وہ اپنا رات کا خواب یاد پڑا اُسی گھڑی
سر منڈوانا موقوف کیا اور اُس برہمن کو لاٹھیان مارنے لگا اور ہیا تنک مارا کہ وہ اپنے جی سے گذر زمین
پر گرکے ایک تیلا زر سرخ کا ہوگیا سوداگر نے اُس تیلے کو اپنے گھر مین رکھا اور تھوڑا سا سونا نائی کو
دیکر کہا کہ یہ تو بات کسی سے نہ کہنا اور وہ اُستاد اپنے جی مین بہت ساخوش ہوا کہ یہ نسخہ کیمیا کا حق تعالی
نے اچھا دیا غرض اُس سونے کو بغل مین دبا کر جلدی جلدی اپنے گھر آیا اور ایک لاٹھی موٹی سی اپنے
ہاتھ مین لیکر دروازے پر اسکی تاک مین بیٹھ رہا کہ کوئی برہمن اسطرف سے آوے تو اُسکو مارے اور
سونا بنائے اتنے مین ایک گروہ برہمنو نکا اُدھر سے آنکلا اُسنے اُن سبھو نکو اپنے گھر مین بلایا اور اُنکا
ضیافت مین دل لگایا بعد ایک گھڑی کے ایک لاٹھی موٹی سی اُٹھا کر اُنکو بے اختیار پیٹنے لگا اور یہانتک
مارا کہ سر اُنکے پھوٹ گئے اور لہولہان ہوگئے تب وہ سب کے سب غل مچانے لگے کہ کوئی واسطے
خدا کے آوے نہین تو ہم اس حجام کے ہاتھ سے مفت مارے جاتے ہین یہ سُنکر محلے والے دوڑے
اور نائی کو باندھکر حاکم کے پاس لیگئے اور کہنے لگے خداوند دیکھئے ہم تو اس زمانے مین مرتے ہین کہ آپکے
عمل مین نائی برہمنون کا خون کرتے ہین حاکم نے حجام سے پوچھا کہ تو نے کس تقصیر پر اُن غریبونکو مارا
کس خطا پر ان بیچارون کا سر پھوڑا اُسنے کہا حضرت سلامت مین آج فجر کو فلانے سوداگر کی حجامت
بنانے گیا تھا میرے سامنے ایک برہمن اُسکے پاس آیا اُسنے دو چار لاٹھیان مارین وہ مرتے
سونا ہوگیا مین نے معلوم کیا کہ اگر کوئی برہمن کو لکڑیان مارے تو وہ سونا ہوجاوے مین نے
اپنی اُس طمع پر ان برہمنون کو مارا کہ شاید یہ زر ہوجاوینگے افسوس یہی ہی کہ کوئی برہمن زر نہو

بلکہ اور فتنہ برپا ہوا یہ خطا مجھ سے ہوئی جو چاہے سو کیجے تب حاکم نے سوداگر کو بلوا کر کہا کہ یہ حجام کیا
کہتا ہی سُنو اور جو احوال ہو سچ بیان کرو ہمنے یون سُنا ہی کہ تمنے آج ایک برہمن کو مار کر سونا بنایا ہی اور یہ
نائی بھی کئی برہمنون کو ادھ مرا کر کے گشتہ کیا چاہتا ہی سوداگر نے کہا بندہ نواز یہ میرا نوکر ہی آج کئی دن سے
دیوانون کیطرح پڑا پھرتا ہی جسے چاہتا ہی اُسے مارتا ہی اور تمام شہر مین غل مچاتا ہی مجکو کیا مثل مشہور ہی
جسکا خون اُسکی گردن پر آپ حاکم ہین جو مناسب جانیے کیجیے مین کس واسطے کسی کو مارونگا حاکم
نے اُسکا کہنا باور کیا اُن سبھون کو دم دلاسا دیکر رخصت کر دیا پھر اُس حجام کو سزا دی طوطے نے
یہ بات کہکر خجستہ سے کہا اگر جانا ہی تو جا کیونکہ اب وقت اخیر ہی اور نہین تو کل سر شام ہی چلی جانا
کدبانو نے یہ بات سُنتے ہی چاہا کہ جاوے اور اپنے دلبر سے ملے اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ نے
بانگ دی جانا اُسکا اُسروز بھی موقوف رہا تب یہ بیت پڑھی اور رونے لگی فرد ہجران کے

شب و روز کا اک طرفہ الم ہی + شب گذری ہی اندوہ مین اور دنکو بھی غم ہی +

چونتیسوین داستان بیندک اور زنبور اور مرغ کی جو متفق ہو کر ہاتھی کو مار ڈالا

جب سورج چھپا اور چاند نکلا خجستہ رخصت لینے طوطے کے پاس گئی اور کہنے لگی اے طوطے تو کچھ میرے
بھی حال سے واقف ہی کہ اب دن بدن ناتوان ہوتی جاتی ہون اور رنگ نقاہت سے زرد
ہوا جاتا ہی اور جہان کی کسی چیز پر دل نہین لگتا اور کسی سے بولنے کو جی نہین چاہتا ہی فرد مجھ بن
اتبو غم سے فرصت ایک ذرا ہیہات نہین + دامن سے منھ ڈھانپ کے رہنا رونا کبھی کچھ بات
نہین + حسن سبب کیا کہ دل سے تعلق ہی سب + ہو دل تو پھر بات بھی ہی غضب + طوطا
کہنے لگا اے کدبانو کچھ اندیشہ نکر اور دل مین راہ نومیدی کو نہ دے خدا پر نظر رکھ کہ وہ بڑا
مسبب الاسباب ہی دعا تیری قبول کریگا اور تمناے دل بر لاویگا فرد نکرنا کبھی یاس کی گفتگو +
کہ آیا ہی قرآن مین لاتقنطو + اب تیرے کام مین سعی کرتا ہون کسواسطے تو اپنی جوانی کو جلاتی ہی اور
کیون نہ کہو نہین کہ آنسو دمبدم بھرے لاتی ہی مقرر تیرے دوست کے پاس تجھے پہونچاؤنگا خجستہ
کہنے لگی اے پیارے کیا تعجب ہی کہ ہم دونون ایکدل ہو کر کوشش کرتے ہین تسپر بھی یہ کام سرانجام
نہین ہوتا یہ کیا حکمت الٰہی ہی اور یہ کیسے برگشتہ نصیب ہین کہ آٹھون پہر بہیے ہی رہتے ہین ہیہات ہیہات
طوطا کہنے لگا اے خجستہ یہ کیا کٹھن ہی تو نے نہین سُنا کہ بیندک اور زنبور اور مرغ ہر ایک آپس مین

متفق ہوے اور ہاتھی کو مار ڈالا باوجود اسکے کہ وہ بڑا جانور ہیبت ناک تھا اور یہ کونسا بڑا کام ہی کہ
وہ ہمسے اور تم سے ہوگا انشاء اللہ تعالی قریب ہی کہ تو اپنے یار سے ملے اور چین کرے خجستہ نے یہ سنکر
کہا کہ تیرے منھ مین گھی شکر خدا تجکو خوش رکھے جو تو ایسی باتین کرکے میرا جی بہلاتا ہی بیان اُسکی نقل کیونکر ہی
حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسی شہر مین ایک درخت تھا اور اُسکی ڈالیان گنجان تھین اُسپر ایک
شکرخورے نے اپنا گھوسلا بناکر انڈے دیے تھے اتفاقاً ایک پیل مست اُس جگہ پہونچا اُس
درخت سے پیٹ رگڑنے لگا اُسکے صدمے سے درخت ہلا بیضے گر پڑے تب وہ شکرخورہ ڈر کے
مارے اپنی مادہ کو چھوڑکر ایک درخت پر جا بیٹھا اور آہ وزاری کرنے لگا مثل مشہور ہی کہ بلی کے
آگے چوہے کا کیا بس ہی لیکن اپنے جی مین کہتا تھا کہ اس دشمن زبردست سے بدلا کسطرح
لیا چاہیے یہ خیال کرکے اپنے دوست کے پاس گیا کہ جسے مرغ دراز نوک کہتے ہین احوال گذرا ہوا
سب اُسکے آگے کہا کہ ناحق ایک فیل نے میرا اوپر ظلم کیا کچھ ایسی تدبیر کر کہ وہ مارا جاوے اور
مین اپنی داد کو پہونچون میرا بدلا اُس سے لے کیونکہ تو میرا دوست ہی اور دوست ہی وقت پڑے
پر کام آتے ہین اُسنے کہا بھائی ہاتھی کا مارنا بہت دشوار ہی مجھ اکیلے سے نہو سکیگا مگر ایک زنبور
ہی مین اُسکو نہایت دوست سمجھتا ہون اور وہ مجھ سے نہایت دانا ہی اُس سے مشورت کیا
چاہیے جو وہ کہے سو کیجیے غرض اُن دونون نے اپنے تئین اُسکے پاس پہونچایا اور یہ احوال ظاہر
کیا یہ ماجرا اُسنے سنکر ترس کھایا اور کہا کہ مین ایک مدت سے دوستون کے کام پر کمر باندھے
رہتا ہون میرے ساتھ ایک غوک بخوبی آشنائی رکھتا ہی اور اپنی قوم کے لشکر کا سردار ہی اُس سے
اس بات کو جاکر کہہ سنائیے وہ جو کہے اُسپر عمل کیجیے کیونکہ تدبیر اُسکی خطا نہین کرتی بہرصورت
اُن تینون نے اپنے تئین اُس مینڈک کے پاس پہونچایا اور اُس سے مدد چاہی تب غوک نے
شکرخورے کے احوال پر اور انڈون کے پھوٹنے پر رحم کھایا اور کہا اے شکرخورے تو خاطر جمع
رکھ مجھکو بھی اُسکے مارنے کی ایسی حکمت سوجھی ہی کہ جس سے پہاڑ کو پست کرتے ہین وہ
کیا چیز ہی چلیے اور وہ تدبیر یہ ہی کہ پہلے زنبور اُسکے پاس جائے اور اپنی آواز دلچسپ سناوے
اور اُسکو مست کرے جب وہ مستی پر آوے تب یہ مرغ دراز نوک اپنی چونچ سے اُسکی آنکھین نکالے
کہ جہان روشن اُسکی آنکھون مین تاریک ہو جاوے پھر بعد کئی دن کے جب یہ مارے پیاس کے نہایت

تنگ ہوگا تب اُسکے سامنے مین بولنا شروع کرونگا اور وہ معلوم کریگا کہ جس جگہ مینڈک بولتا ہی وہان
مقرر پانی ہوتا ہی اس شبہہ پر وہ اٹکل سے آگے قدم بڑھاویگا اور مین پچھلے قدم ہٹونگا اسیطرح سے
آہستہ آہستہ بہلاتے بہلاتے لیجاؤنگا اور ایک ایسے غار مین گرا دونگا پھر اُسکی کوئی آواز نہ سُنیگا وہان
سے قیامت تک نہ نکل سکیگا آپ ہی آپ بیک بیک مارے بھوک کے مرجاویگا آخرکار اُسی بات پر
وہ ہر ایک آپسمین متفق ہوا اور اُسی حکمت سے اُس ہاتھی کو ہلاک کیا طوطے نے یہ سخن یہانتک پہونچا کر
کہا کہ ای خجستہ ان دو تین ضعیف جانورون نے ہمت باندھی اور ایسے ہاتھی کو ہلاک کیا اور اپنا بدلہ
لیا تو کیون ٹھنڈی ٹھنڈی آہین بھرتی ہی ہم بھی دونون شخص ہمت باندھینگے تو کیا دخل ہی جو کام
نہو تو نے نہین سُنا ہمت کار ہا دار دجو ڈھونڈھے گا سو پاویگا بی بی خوش ہو اب جا اور اُس
سے مل خجستہ نے یہ سُنتے ہی چاہا کہ جاوے اور اُسے گلے لگاوے کہ اتنے مین پو پھٹی اور مرغ نے
بانگ دی جانا اُسکا اُسروز بھی موقوف رہا یہ فرد زبان پر لائی اور بے اختیار روکر چلائی فرد

اس سحر کی دلا عداوت سے ٭ شام ہوتے نظر نہین آتی ٭

پینتیسوین داستان بادشاہ چین کا روم کی شہزادی پر عاشق ہونا اور اُسے اپنے نکاح مین لاتا

جب سورج چھپا اور چاند نکلا تب خجستہ آنکھین سُرخ رنگ زرد مونھ نیلے پریشان چاک گریبان
آہ سرد کپڑے میلے سوگوارون کی سی صورت بنائے ہوے طوطے کے پاس رخصت لینے گئی اور
کہنے لگی ای طوطے مین نے اکثر بزرگون کی زبانی سُنا ہی کہ ایک شخص نے کسی دانا سے جاکر پوچھا کہ
عشق کیا چیز ہی تب اُسنے کہا کہ عشق کو ملک الموت کہتے ہین اور جاننے والے اُسکو آفت ناگہانی
سمجھتے ہین بیت عشق جسکے تئین ستاتا ہی ٭ وہ بچارا جہان سے جاتا ہی ٭ اور میرا بھی احوال
اس کمبخت نے یہانتک پہونچایا ہی کہ جی ہی جانتا ہی اب یہ دل مین آتا ہی کہ اسکو موقوف کرون
اور صبر کرکے بیٹھ رہون مثل مشہور ہی کہ پھٹ پڑے وہ سونا کہ جس سے ٹوٹے کان طوطا کہنے لگا
ای خجستہ کہنے سے اور کرنے سے بڑا فرق ہی یہ کیا کہتی ہی عاشق کو صبر سے کیا نسبت اور بیمار کو
آہ و زاری سے کب فرصت فرد جسے عشق کا تیر کاری لگے ٭ اُسے زندگی جگ مین بھاری
لگے ٭ اگر عاشق بے معشوق رہتا تو کوئی کسی پر نہ مرتا اور وہ بھی بادشاہزادی اپنا بیاہ

نکری کس واسطے کہ وہ ایک مدت تک مرد کے نام سے بیزار تھی آخر بے شوہر نہ رہ سکی اور خصم کر بیٹھی خجستہ نے پوچھا کہ اُسکی داستان کیونکر ہے

حکایت طوطا کہنے لگا کسیوقت مین چین کا بادشاہ نہایت عمدہ تھا اور ایک وزیر بھی عقلمند رکھتا تھا اتفاقاً وہ ایک دن اپنے محل مین بیخبر سوتا تھا اتنے مین اُسکے وزیر کو کچھ ایسی کار مملکت مین مصلحت کرنی ضرور تھی کہ آنکر اُسنے اپنے بادشاہ کو بیدار کیا اور وہ چونکتے ہی تیغہ کھینچکر اُسکے پیچھے پڑا اور وہ اُسکے آگے سے بھاگ کر کسی گھر مین جا کر چھپ رہا تب بادشاہ طیش مین بھرا ہوا اپنے تخت پر جا بیٹھا اور موچھون پتاؤ دینے لگا اور ہاتھ زانو پر مار [illegible] ور جامہ گلے کا پھاڑتا تھا۔ بے اختیار ہو ہو کر غل مچاتا تھا ارکان دولت نے عرض کی جہان پناہ آپکو کیا ہوا ہے ان خانہ زادو نکو کچھ معلوم نہین ہوتا اور وزیر نے ایسی کیا تقصیر کی ہے کہ جسکے واسطے قبلۂ عالم نے اتنی تکلیف کھینچی کچھ ارشاد ہوتا کہ ہم بھی اُس بے ادبی سے باز رہین اور نمک حلالی پر کمر باندھین تب بادشاہ نے ہمت اپنیر رحم کھایا اور یہ فرمایا کہ بھائی مین ابھی سوتے سوتے کیا خواب دیکھتا ہون کہ مین کسی بادشاہ مین گیا ہون اور وہان کی شہزادی سے اختلاط کرتا ہون وہ کبھی میرے ہاتھ کی بلائین لیتی ہے اور کبھی مین اُسکے پانون پر اپنا سر رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ حظ دنیاوی اُٹھاؤن اتنے مین اس وزیر کمبخت نے آکر خواہ مخواہ مجھکو جگا دیا اور زندگی سے بیمزہ کیا اس بات کو سُنکر اُنھون نے عرض کی کہ خداوند شاہزادی کسی پر مائل ہے تب بادشاہ نے ایک آہ کھینچی اور یہ قطعہ پڑھا اشعار تعلق سے

چھٹرا دے شاد کر دے ؛ الٰہی اب مجھے آزاد کر دے ؛ مرے شیرین دہن کو کچھ نہ پوچھو ؛ جسے چاہے اُسے فرہاد کر دے ؛ اتفاقاً اُن وزیرون مین سے ایک وزیر کہ کار مصوری خوب جانتا تھا اُسنے بموجب فرمایش بادشاہ کے اُس شہزادی کے شکل کے موافق تصویر کھینچی اور آپ ایک گذرگاہ مین جا بیٹھا اور جو کوئی اِدھر اُدھر سے مسافر دور دراز کے راستے سے آتا تھا تو یہ اُس سے یہی پوچھتا تھا کہ تونے اس صورت کی عورت کہین دیکھی ہو تو مجھے خبر دے یا سُنی ہو تو کہدے پر کوئی شخص اُسکا جواب نہ دیتا تھا اتفاقاً بعد ایک مدت کے کسیطرف سے ایک سیاح وہان آنکلا اور اُسکے پاس بیٹھکر کچھ تماشا کرنے لگا جب اُس وزیر نے اُسے وہ تصویر دکھلائی اور یہ بات کہی کہ اے سیاح سچ کہہ تونے کہین اس شکل کی رنڈی دیکھی ہے تب اُس درویش نے کہا بابا اِس سے

مین خوب واقف ہون یہ روم کی شاہزادی ہی باوجود اس حسن کے آجتک اُسنے کسی کو شوہر نہین کیا
بلکہ مرد کے نام سے خفا ہوتی ہی تب اُس وزیر نے پوچھا کہ وہ کسواسطے خانہ داری نہین کرتی تب
اُسنے کہا مین اس بات کو خوب جانتا ہون وہ یہ سبب ہی کہ کسی وقت وہ شاہزادی بارہ دری
مین بیٹھی ہوئی ایک باغ کی سیر کرتی تھی اور اُس باغ مین ایک طاؤس کے جوڑے نے کسی
درخت پر انڈے دیے تھے اور آپسمین ملے ہوے اُن انڈونکو سے رہے تھے

تصویر شاہزادی روم اور باغ پر فضا اور جوڑا طاؤس کا ایکدرخت پر انڈے سیتا

اتنے مین اُس گلستان مین آگ لگی یہانتک کہ تمام درخت و گل جل گئے اُس طاؤس کو آگ کی برداشت
نرہی تب ناچار مادہ کو چھوڑکر آپ اُس آشیانے سے پرواز کر گیا اور اُسکی مورنی نے ہرچند کہا کہ
اسوقت مجھے اِس آفت مین نچھوڑ اگر تو میری الفت سے نہین رہتا تو ان انڈون پر بھی رحم نہین کرتا
اُسنے ہرگز اُسکا کہنا نمانا اور وہان سے اُڑ ہی گیا مورنی مارے محبت کے اُن انڈو نپر سے نہ اُٹھی اور
وہین جلکر راکھ ہو گئی شاہزادی نے جسروز سے یہ بیوفائی نر کی دیکھی ہی اُسدن سے تا حال مرد سے نفرت کرتی
ہی اور مرد کا نام بھی نہین لیتی وزیر اسبات کے سُنتے ہی نہایت خوش ہوا اور جاکر اپنے بادشاہ سے
عرض کرنے لگا کہ جہان پناہ نے جس شاہزادی کو خواب مین دیکھا تھا اور مین اُسکی تصویر ایک کاغذ پر کھینچکر لایا ہون

بیٹھ رہا تھا جو کوئی اُدھر سے گذرتا تھا مین اُسے یہ تصویر دکھاتا تھا اور اُسکا نشان پوچھتا تھا
بارے آج ایک فقیر سیاح کہین سے آیا مین نے یہ تصویر اُسے دکھائی اُسنے دیکھتے ہی کہا کہ یہ تصویر
روم کی بادشاہزادی کی ہی بادشاہ اس مژدہ سے بہت خوش ہوا اور کہنے لگا ای وزیر آج ہی کوئی آدمی
کو شہر روم مین بھیجا کہ وہ اس ملکہ کی جواب نگاری کرے وزیر نے جناب بادشاہ مین عرض کی اگر حکم ہو
تو مین جاؤن اور تصویر جناب کی اُسے دکھلاؤن جس صورت سے آپ اُسکی صورت خواب مین دیکھکر
عاشق ہوئے ہین وہ بھی اسیطرح ظاہرا آپ کی تصویر دیکھکر آشفتہ ہو آخر کار وزیر حضور سے رخصت ہوا
اور اُس ملک مین پہنچا اور اپنے تئین مصورون مین مشہور کیا یہ خبر اُس ملکہ کو پہونچی کہ ایک مصور تمہارے
شہر مین لاثانی آیا ہی کہ ایسا دیکھا نہ سُنا تب شاہزادی نے کہا کہ اُسکو ہمارے پاس لے آؤ کہ وہ
ہمارے محل مین کچھ نقش و نگار کرے اور جیسی تصویرین اُسکا جی چاہے ویسی کھینچے حاصل کلام وزیر
اُسکے محل مین گیا اور اپنے بادشاہ کی تصویر مع شکارگاہ اُسکے محل مین کھینچی شاہزادی نے جو نقش و نگار
اور تصویرات کو دیکھا تو متعجب ہو کر کہنے لگی یہ تصویر کسکی ہی اور یہ کسکی جگہ ہی اُسنے عرض کی کہ اے
بادشاہزادی یہ تصویر چین کے بادشاہ کی ہی اور یہ شکارگاہ اُسکے رہنے کے مشابہ ہی اور یہ
جانور اور یہ ہرن اور بچے ہرن کے انھین جانورون کی ہیئت رکھتے ہین ایک دن بادشاہ اپنے
بالاخانہ پر بیٹھا ہوا صحرا کی سیر کر رہا تھا اتنے مین ایک طرف سے ایسا سیلاب آیا کہ بس اتفاقاً
ایک جوڑا ہرن کا اپنے بچون کو لیے کسی درخت کے نیچے بیٹھا تھا سیل کو دیکھتے ہی ہرنی اپنی
جان کی دہشت سے بچون سمیت ہرن کو چھوڑ بیدردون کی طرح بھاگی ہرن نے اُسے ہرچند
پکارا ای ہرنی یہ بیوفائی کا وقت نہین ایک دم ٹھہر مجھے مت چھوڑ اور ان بچون پر رحم کر ان سے
منھ نہ موڑ اُسنے یہ بات ہرن کی نہ سُنی اور کیا جانیے آپ کہان گئی اور وہ ہرن مارے الفت کے
اپنے بچون سے جدا نہوا آخر اسی سیل مین بچون سمیت ڈوب گیا ای ملکہ جس روز سے بادشاہ نے یہ
بیمروتی مادہ کی دیکھی ہی اُسی دن سے اپنی شادی نہین کرتا بلکہ عورت کے نام سے سو سو کوس
بھاگتا ہی ملکہ نے جو یہ بات سُنی تو قصہ فغفور کا اپنے ہی مطابق داستان کے جانا اور کہا اے
مصور احوال میرا اور اُسکا یکسان ہی کیونکہ مین نے مور کو بیرحم دیکھا اسواسطے مرد سے ہاتھ اٹھایا
اُسنے ہرنی کو بیدرد سمجھ عورت سے کنارہ کیا اگر ہماری شادی اُسکے ساتھ ہو تو کیا عجب ہو آخر کار

دوسرے دن شاہزادی نے اپنا وکیل اُسکے پاس بھیجا اور اپنا نکاح کرنے پر راضی ہوئی طوطے
نے جب یہ کہانی تمام کی خجستہ سے کہا ای بی بی تو کہتی ہو کہ مین اُس سے دوستی ترک کرونگی
یہ بات کسی سے ہو سکتی تو وہ ملکہ اپنی شادی چین کے بادشاہ سے نہ کرتی خیر اس سخن سے
ہاتھ اُٹھائیے اور اپنے معشوق سے صحبت عیش گرم کیجیے خجستہ نے یہ سُنتے ہی چاہا کہ اپنے
تئین اُسکے پاس پہونچاوے اور اُسے گلے لگاوے اتنے مین گجر بجا اور مُرغ بولا جانا اُسکا
اُس روز بھی موقوف رہا تب یہ بیت پڑھی اور بے تحاشا رونے لگی بیت کاشکے رات جی
نکل جاتا ؛ اس سحر کو خدا نہ دکھلاتا ؛

چھتیسوین داستان دوستی گدھے اور بارہ سنگے کی اور گرفتار ہونا دونون کا باغبان کے ہاتھ سے

جب سورج چھپا اور چاند نکلا خجستہ نے پتلی کمر باندہ اُبھرا جوبن نرم لب قد و قامت سرو کا سا
گول سُرین چکمتی رانین سُنہری ساقین بلورین اشتیاق مین آئی ہوئی حسن قد و قامت آفت
کا ٹکڑا اندام ؛ قیامت کرے جسکو جھک کر سلام ؛ طوطے کے پاس رخصت لینے کو آئی اور کہنے لگی
ای طوطے مین نے بارہا صاحب عربون کی زبان سے سُنا ہو کہ عبد العزیز نام ایک بادشاہ نہ شب کو
سوتا ہو نہ دنکو آرام کرتا ہو کسی شخص نے پوچھا کہ جہان پناہ کیا سبب ہو کہ نہ شب کو سوتے ہو
نہ دن کو آرام کرتے ہو اُسنے کہا ای عزیز اگر شب کو سوؤن تو عبادت خدا نہو سکے اور اگر دنکو
آرام کرون تو رعیت تباہ ہو جاوے اسواسطے مین نے سونا شب و روز کا اپنے اوپر حرام کیا ہو
وہی حال میرا ہوا ہو اور اسی اندیشہ مین پڑی رہتی ہون اگر یار کے پاس جاؤن تو خاوند سے ہاتھ
اُٹھاؤن اور اگر خاوند کے گھر رہون تو اسکی دوستی سے باز آؤن اس سے بہتر یہی ہو کہ ان دونو سے کنارہ
کرون اور آبرو اور عصمت سے ایک گوشے مین بیٹھ رہون بیت دورنگی چھوڑ دے اک رنگ ہو جا ؛ سراسر موم
ہو یا سنگ ہو جا ؛ یہ بات سُنتے ہی طوطا ایک قہقہا مار کر ہنسا اور کہنے لگا ای خجستہ حرمت ڈھونڈھتی ہو کیا خوب
ہر ایک چیز کا ایک وقت ہو حسن بی بی مثل مشہور ہو جب آگ لگی تب لاج کہان ؛ فرد سودا ہوے عاشق کیا
پاس آبرو کا ؛ سُنتا ہو ای دیوانے جب دل دیا تو پھر کیا ؛ ای بی بی اب کیا سوچتی ہو خیر تیرا کلام بھی اُس
دراز گوش کیطرح ہوا کہ بے محل گا اُٹھا اور آپ پکڑا گیا خجستہ نے پوچھا کہ اسکی نقل کیونکر ہو

حکایت طوطا کہنے لگا کہ کہنے والون نے یون کہا ہی کہ کسیوقت مین ایک گدہا کسی بارہ سنگے سے دوستی رکھتا تھا اور وے دونون ایک ہی جنگل مین چرا کرتے تھے اتفاقاً کسی رات دونون ملکر بہار کے موسم مین کسی باغ مین چرنے گئے جب پیٹ بھر چکا تب گدہا بارہ سنگے سے کہنے لگا ای بھائی اب جی چاہتا ہی کہ دل کھول کر گائیے اور خوشی کیجیے کیونکہ بادبہار سے مغز معطر ہو رہا ہی اور ہوا سے سرد نے دل کو سرور بخشا ہی یہ سنکر گوزن کہنے لگا کیا خوب یہ وہی بات ہی پیش آتی ہی کہ گدہے کو خشکہ بھائی اپنی فکر کر اور اگر کچھ کہتا ہی تو اپنے پالان اور دھوبی کے باندھنے کا کہ یہ کیا بکتا ہی یقین جان کہ کوئی آواز تیری آواز سے بدتر نہین گدہے کو گانے سے کیا کام اس باغ مین ہم تم چوری سے آئے ہین اگر تو اسوقت ملار گائیگا تو باغبان چونک اُٹھے گا اور کتنے لوگونکو بھی پکاریگا تو پھر تو آپ بھی باندھا جاویگا اور مجھے بھی نتھواویگا یہ بھی ویساہی قصہ ہی کہ جیسا اُن چورون نے اپنی نادانی سے صدمہ اُٹھایا اور پکڑے گئے

نقل سُنا ہی کہ کسی شب کوئی چور باہم ہو کر ایک دولتمند کے گھر چوری کرنے گئے اُسکے مکان میں ایک قرابہ شراب سے بھرا ہوا پاکر آپسمین کہنے لگے اب جو ہوگی سو ہو بالفعل اسجگہ شراب پیجیے تاکہ چوری کا بھی وقت

تصویر چورون کی باہم ہو کر ایک دولتمند کے مکان مین واسطے چوری کے جانا اور وہان ایک قرابہ شراب کا دیکھکر شراب نوشی کرنا

قریب پہونچے بعد اُسکے اسباب موافق اپنی باربرداری کے چُرا ئیے اور گھر جاکر اُس اسباب دزدی کو
غنیمت سمجھیے یہ بات ٹھہراکر آدھی رات تک میخواری کیا کیے اور خوش خوش جو ہین نشا ہین آکر غوغا کرنے
لگے اور اسباب چُرانے لگے غرض عالم نشا ہین چوری کچھ کرتے تھے اور کچھ باندھتے تھے اتنے مین صاحب خانہ
چونکا اور اپنے لوگون کو جمع کرکے اُن سبھون کو باندھ لیا یہ سنکر پھر دراز گوش نے کہا استغفر اللہ تو کیا
جانتا ہی مین شہر کا رہنے والا ہون گانے پر مرتا ہون اور تو بیچارہ جنگلی اس مزے سے کیا واقف
جو کچھ ہو مین گیت گاؤنگا تجھے سُننے سے کیا فائدہ ہوگا باوجود اس حکایت سُننے کے گدھے نے
اُسکا کہنا نہ مانا اور منھ آسمان کیطرف پسار کر ملار بے تال گانے لگا اتنے مین باغبان چونکا اور
کئی شخصون کو بُلوا کر اُن دونون کو چوبیخا کیا طوطے نے یہ کہانی تمام کی اور کہا اے کدبانو

تصویر گدھے اور دراز گوش کی اور گدھے کا مُنھ آسمان کیطرف اُٹھاکر
الاپنا اور باغبان کا چونکنا اور اُن دونون کو چوبیخا کرنا

جو کوئی وقت کے موافق کام نہین کرتا سو یہی دیکھتا ہی پس لازم ہی کہ ہر کوئی ہر ایک بات کو
دریافت کرتا رہے بہتر یہی ہی کہ اب جا اور اپنے اُس ناامید کی امید بر لا خجستہ نے یہ سُنتے ہی

چاہا کہ اپنے تئین اُسکے پاس پہونچاوے اتنے مین صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی جاناؔ اُسکا مُسرور بھی موقوف
رہا تب اُسنے یہ بیت پڑھی اور رونے لگی فرد اس ہمجنس میرے مجھے کیون جدا کیا ٭ ای صبح کینہ جو یہ ستم تو نے کیا کیا ٭

ستائیسوین داستان عاشق ہونا ایک بادشاہ کا شاہ روم کی لڑکی پہ اور حکم قتل کا دینا اُسکے لڑکے کو

جب آفتاب چھپا اور ماہتاب نکلا خجستہ یاس سے بھری ہوئی رخصت لینے طوطے کے پاس گئی اور کہنے لگی ای طوطے مین ہر ایک شب تیرے پاس آتی ہون اور احوال اپنی بیقراری کا سُناتی ہون پر کچھ نمک کا حق ادا نہین کرتا اور مجھے ٹھنڈے جی سے رخصت نہین کرتا ای وائے نصیب رباعی کہتی ہون جناب حق مین ڈرتے ڈرتے ٭ مدت گذری دعائین کرتے کرتے ٭ قدرت ہی اُسی کو یہ کہ مجھسا محروم ٭ منھ یار کا دیکھ لیوے مرتے مرتے ٭ اور اسقدر نمک میرے دل ریش پر مت چھڑک اور اتنا مجھ ستائی ہوئی کو ستانا لازم ہی کہ اب رخصت دے طوطا کہنے لگا کہ خجستہ آج کی شب جسطرح سے بنے اُسطرح سے جا اور اپنے معشوق کو گلے لگا ابیات جہان کے پہنین ہین سبھی کاروبار ٭ وے حاصل عمر ہی وصل یار ٭ شب و روز پی مل کے باہم شراب ٭ مہ و مہر کو رشک کر کر کباب ٭ اگر سواے میرے اس احوال سے اور کوئی آگاہ ہو تو تبھی ویسی ہی تدبیر کرنا جیسے روم کی شاہزادی نے ساتھ اُس پاکدامنی کے کی تھی کدبانو نے پوچھا کہ اُسکی حکایت کیونکر ہی حکایت طوطا کہنے لگا ایک بادشاہ روم کی بادشاہت کے قریب رہتا تھا اتفاقاً ایکدن اُسکے وزیر نے کہا ای جہان پناہ روم کا بادشاہ ایسی ایک لڑکی خوبصورت رکھتا ہی فرد عجب طرح کا نور ہی جانفزا ٭ کہ مہر و مہ و دیکھ کے ہو تھک رہا ٭ اگر وہ اپنی بیٹی جناب عالم پناہ کو بیاہ دے تو کیا خوب ہو بادشاہ نے اس سخن کو وزیر کے سُنکر نہایت پسند کیا اور ایک ایلچی کے ہاتھ مع سوغات اُس لڑکی کی طلب کا پیغام روم کے بادشاہ کو بھیجا جسوقت اُس نامہ بر نے یہ پیغام پہونچایا اور اُس بادشاہ سے جا کر کہا اُسیوقت وہ ایلچی پر خفا ہوا اور کہنے لگا کہ ای نامہ بر تیرے بادشاہ نے مجکو کیا سمجھا جو اس ڈھب کا پیغام بھیجا اگر مین اپنی بات پر آتا ہون تو اُسکی سلطنت خاک مین ملاتا ہون تجھے کیا کہون چل دور ہو سامنے سے بہتر یہی کہ پھر ادھر منھ نکرنا خبردار خبردار اسی مین ہی وہ بیچارہ اُسکی خفگی سے تھرتھرا گیا اور وہان سے نا امید پھرا

حسن اُسے دیکھ غصہ میں یہ ڈر گیا نہ کہے تو کہ جیتے ہی جی مر گیا نہ اُسطرح پچھلے پاؤن بھاگ کر
اپنے بادشاہ کے پاس آیا اور وہان کی واردات بیان کرنے لگا یہ بات بادشاہ کو نہایت ناگوار معلوم
معلوم ہوئی اسیگھڑی ایک فوج قہار اپنے ہمراہ لیکر چڑھ گیا اور اُسکے ملک کو ایک آن میں تاخت و تاراج کیا

تصویر اسجگہ کی کہ بادشاہ روم نے اپنی لڑکی اُس بادشاہ کو بیاہ دی اور
رسم آرسی مصحف ہو رہا ہے

جب وہ بہ تنگ آیا ناچار اپنی لڑکی بیاہ دی اور اُس لڑکی کو خاوند کے ساتھ رخصت کیا غرض وہ
بادشاہ اُس شاہزادی کو لیکر اپنے شہر گیا اور اُس سے عیش و عشرت کرنے لگا بعد کتنے دنون
کے شہزادی اپنے بیٹے کی جدائی سے کہ پہلے خاوند سے ایک لڑکا رکھتی تھی اور اُسکو نانا پاس
چھوڑ آئی تھی مین دیکھتے اُسکے بیقرار ہوئی اور رونے لگی اور بہت غم کرنے لگی آخر یہ بات اپنے جی مین
ٹھہرالی کہ کسی بہانہ سے اسکو اپنے پاس بلوائیے اسی خیال مین بیٹھی تھی کہ اتنے مین بادشاہ نے اُسے
ایک ڈبہ جواہر کا نہایت بیش قیمت بھرا ہوا دیا تب اُسنے تجویز کی کہ اب اس بہانے سے

بادشاہ کے روبرو ذکر کرکے لڑکے کو بلوائیے تب بادشاہ سے کہنے لگی کہ آپ نے سنا ہوگا کہ میرے
باپ کے پاس ایک ایسا غلام عقلمند ہے دانا جواہر شناس کہ تعریف سے باہر ہے وہ عیب و ہنر جواہر
کا خوب جانتا ہے اگر وہ اسوقت یہان ہوتا تو اس جواہر کو دریافت کرتا اور اچھا برا پہچان دیتا
بادشاہ نے کہا کہ اگر اس غلام کو تیرے باپ سے مانگون تو وہ مجھے دے یا نہ دے کہا باباجان نے اسکو
بچپن سے فرزند کیطرح پرورش کیا ہے اگر تمکو اسکی تمنا ہے اور اسے بلوانا منظور ہے تو ایک سوداگر مین اپنی
طرف سے بھیجون اور کچھ اپنی نشانی دون اور بہتری کا امیدوار اس لڑکے کو کرون تو شاید اس سبب سے
جہان پناہ اسے بھیجدین اور وہ بھی خوشی سے آوے چنانچہ بادشاہ نے اسکے کہنے کے بموجب ایک
سوداگر نہایت مالدار کو واسطے تجارت کے روم کیطرف بھیجا جسوقت وہ تاجر بادشاہ سے بموجب
فرمانے کے مال و اسباب واسطے سوداگری کے لیکر چلا اسوقت شاہزادی نے بادشاہ سے چھپکر
کہا اے سوداگر وہ لڑکا غلام نہین ہے میرا بیٹا ہے ایک خط میرا اسے دیجیو اور بادشاہ روم سے میرا پیغام
کہیو کہ مین لڑکے کی جدائی سے نہایت غم مین ہون بہانے سے غلام کے اسکو بھیجدو جب تیرے ساتھ
آوے بخوبی لے آئیو مگر یہ پردہ نہ کھولیو آخرکار وہ سوداگر گیا اور کتنے دن کے بعد اس لڑکے کو
لے آیا اور اس بادشاہ کے حوالے کیا بادشاہ نے

تصویر سوداگر کی شاہزادی کے لڑکے کو روم سے لاکر حوالہ بادشاہ کیا

جو اُس لڑکے کو خوبصورت اور ہنرمند پایا تو نہایت خوش ہوا اور اُس تاجر کو ایک خلعت فاخرہ بخشا اور اُس غلام کو اپنے پاس رکھا اور مان اُسکی اُسے دور سے دیکھ لیتی اور اُسکے سلام پیام سے اپنا جی خوش کرتی اتفاقاً ایک دن بادشاہ شکار کھیلنے گیا اور شہزادی نے فرصت پاکر اُس لڑکے کو محل مین بُلوا کر اپنے گلے لگایا اور اُسکا سر اور مُنھ چوما اور گذشتہ جدائی کا غم اپنا اُس سے کہا یہ خبر خبرداروں نے اُسی گھڑی بادشاہ کو پہونچائی کہ آج شہزادی نے جہان پناہ کے پیچھے اُس غلام کو محل مین طلب کیا اور اپنے برابر بٹھلایا یہ خبر وحشت اثر سُنتے ہی بادشاہ نہایت اپنے جی مین آزردہ ہوا اور کہنے لگا ایسی عورت سے ڈریے کہ دیدے پر دیوار بناتی ہو نکر کرکے اپنے یار کو دم سے بُلایا ہو اللہ رے کلیجہ پھر آپ جلد شکارگاہ سے محل مین داخل ہوا اور ایک کُرسی جواہرنگار پر متفکر ہو کر بیٹھ رہا اس حالت مین شہزادی نے جو بادشاہ کو دیکھا تو اپنے فہم سے دریافت کیا اور کہا کہ آج مزاج مبارک پُر ملال معلوم ہوتا ہو یہ کیا سبب ہو تب بادشاہ نے کہا کیا خوب اب تم اپنے معشوق کو دم سے بُلوا کر ہم بستر ہو اور مجھ سے بیوفائی کرو یہ کیا شوخی اور بے شرمی ہو چاہتا تھا کہ اُسے ہلاک کرے پر عاشق و معشوق کو کب مار سکے پھر اپنے جی مین کہنے لگا کہ بی بی کے بدلے غلام کو مارئیے یہ ٹھہرا کر ایک جلاد کو اشارہ کیا اور کہا کہ اسی گھڑی اسکے سر کو جدا کر یہ سُنتے ہی اُس لڑکے کو جلاد نے پکڑا اور قتل گاہ مین بٹھلا کر پوچھا کہ اے اجل گرفتہ تو جانتا تھا کہ بادشاہ کی بیگم ہو اس سے دوستی کرونگا کیونکر بچونگا اور تیرا قدم کیونکر بڑھا جو تو محل بادشاہی مین گیا اُس نے کہا تو ایسی بات نہ کہ وہ میری سگی مان ہو جب میرا باپ فوت ہوا تب اُسنے اِسے شوہر کیا اور مارے شرم کے میرا احوال اُس سے نہ کہا مین جھوٹ نہ کہونگا مارا چھوڑ **بیت** قابو مین ہون مین تیرے گواب جیا تو پھر کیا ؛ خنجر تلے کسی نے ٹک دم لیا تو پھر کیا ؛ اس بات کے سُنتے ہی جلاد کو رحم آیا اور اُسکے قتل سے باز رہا اور اپنے جی مین کہنے لگا کہ اگر یہ بات بادشاہ پر کھُلی کہ وہ اُسکا بیٹا ہو تو نے کیون مارا اور شاہزادی کی خاطر اُس لڑکے کو مجھ سے وہ طلب کرے اور مین اُسکو اُسکے پاس جیتا نہ پہونچاونگا تو مین بھی اسیطرح دوسرے کے

ہاتھ سے مارا جاؤنگا اسی اندیشہ کو دل مین جگہ دیکر بادشاہ سے عرض کی جہان پناہ سلامت
اُس کشتنی کو وہان جاکے مارونگا جہان پانی کا نام بھی نہو گا غرض اس بہانے سے وہ اُسکو
بادشاہ سے لیکر اپنے گھر گیا اور چھپا رکھا بعد دو دن کے بادشاہ کی جناب مین آکر عرض
کی عالم پناہ سلامت اُسکا سر قدم مبارک پر نثار ہوا بارے اس بات کے سنتے ہی تھوڑی سی
آتش غضب بادشاہ کی ٹھنڈی ہوئی پر شاہزادی کا اعتبار اُٹھ گیا اور اُسکی کو گھر مین اور
بھی محبت کی آگ بھڑکی حسن کلیجہ پکڑ مان تو بس رہگئی پتہ کلی کی طرح سے بکس رہ گئی بند اپنے خفا
ہوکر جی سے کہنے لگی یہ کیا ہوا ادھر بٹیا ہوا اُدھر خاوند چھوٹا قضا سے کار ایک دن ایک
بڑھیا جو اُسکے محل مین رہتی تھی اُسنے پوچھا اے بی بی اس جوانی پر یہ کس کا غم کھاتی ہی
جو اسطرح سے آٹھون پہر مسند پر منھ ڈھانپ کے پڑی رہتی ہی تب اُسنے سارا احوال اُس سے
کہا کہ یہ کیا ماجرا مجھ پر گذرا اُسنے عرض کی اے شاہزادی خاطر جمع رکھ مین ایک بہانے
سے تیرے بادشاہ کو تجھ پر مہربان کردونگی اور محل مین لے آؤنگی شہزادی نے کہا اے مادر
مہربان اگر اس درد کی دوا کریگی تو مین تیرے دامن و جیب کو جواہر سے بھردونگی آخر کار
ایک دن اُسی پیرزال نے بادشاہ کو تنہا دیکھکر پوچھا اے شہنشاہ مین تجھے کچھ اور
طرح سے آج دُبلا دیکھتی ہون کیون واری جاؤن خیر تو ہی ہیبت تجھے سب رکھے خوش
خدا کردگار پر تری اس جوانی پہ بڑھیا نثار ہو بادشاہ نے کہا اے ماما نیکبخت مین وہ درد
بے درمان رکھتا ہون کہ جسکا بیان نہین کرسکتا چنانچہ وہ درد یہ ہی کہ شاہزادی نے ردم
سے اُس غلام کو بلایا کہ جس پر عاشق ہوئی تھی اور مین نے اُسے قتل کیا پر شاہزادی کو نہین
مار سکتا کیونکہ خدا جانے یہ بات جھوٹ ہی یا سچ اور وہ میری معشوقہ ہی اگر بے تصدیق مار ڈالون
اور پھر جھوٹھ نکلے تو بدنامی اور جی کی بیقراری علاوہ ہو یہ عقدہ باعث دلبستگی میری
کا ہی یہ بات سنتے ہی وہ پیرزال کہنے لگی کہ بادشاہ سلامت تم اسکی فکر نکرو میرے
پاس ایک ایسا تعویذ ہی کہ اُسکو جس سوتے کی چھاتی پر رکھدو وہ اپنا سب جی کا احوال
خودبخود کہدے سو وہ نقش مین تمھین لکھدیتی ہون تم شہزادی کے سینے پر دھر دیکھو اُسکے
جی مین جو ہوگا سو سب آپ سے آپ کہدیگی بادشاہ نے کہا کہ تعویذ جلد لا بڑھیا نے

اُسی گھڑی وہ تعویذ بادشاہ کو لا دیا اور آپ شہزادی کے پاس جا کر کہا کہ آج تو شام سے جھوٹ موٹ سو رہیوا بلکہ جسوقت بادشاہ تیری چھاتی پر تعویذ کو رکھے تو اُسوقت سوتوں کی طرح سے جو جو تیرا احوال ٹھیک ہو سو بخوبی کہدینا حاصل کلام جب پہر رات گئی بادشاہ نے اُس نقش کو بادشاہزادی کے سینے پر جو ہین رکھا وہین اُسنے اپنے خاوند سے پہلے خاوند کا اور اُس لڑکے کا احوال ایک ایک کہدیا بادشاہ نے جو یہ بات سُنی اُسے جگا کر نہایت مہربانی کی اور سینے سے لگا کر شہزادی سے کہا جانی کسواسطے یہ راز پہلے ہی مجھ سے نہ کہا وہ گھبرا کر بولی مین نے کونسی بات چھپائی ہو بادشاہ نے کہا کہ وہ تیرا اسکا بیٹا تھا تو نے غلام کیون بتایا تب اُسنے آنکھین نیچی کر کے عرض کی کہ مجھے شرم معلوم ہوتی ہو کہتی کیونکر یہ سُنتے ہی بادشاہ نے اُسی گھڑی اُس جلاد کو بلوا کر کہا کہ جلدی اُس لڑکے کو میرے پاس لے آ اگر مار ڈالا ہو تو اُسکی گور کہان ہو بتلا اُسنے کہا جہان پناہ مین نے اُسے تا حال نہین مارا وہ خدا کے فضل سے جیتا جاگتا موجود ہو یہ بات سُنتے ہی بادشاہ نہایت خوش ہوا اور اُسیوقت لڑکے کو بلوا کر اُسکی مان کے حوالے کیا اُس نا امید نے لڑکے کو گود مین لیکر درگاہ الٰہی مین سجدۂ شکر ادا کیا طوطے نے یہ کہانی تمام کر کے کہا اے کدبانو اگر تجھکو بھی کوئی کام مشکل پڑے تو تو بھی اسیطرح سے بیان کرنا خیر اب جا اور اپنے معشوق سے مل خجستہ نے یہ سُنتے ہی چاہا کہ اپنے تئین اُسکے پاس پہونچاوے اتنے مین پو پھٹی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُس روز بھی موقوف رہا تب یہ فرد پڑھی اور رونے لگی بیت اے سحر
یہ یقین ہو مجھکو ؛ وصل کی شب مین اب نہ دیکھونگی ؛

اڑتیسوین داستان آنا میمون کا گھر مین اور مارا جانا خجستہ کا

اتنے مین میمون شوہر اُسکا سفر سے آیا اور مینا کے پنجڑے کو خالی دیکھکر کہنے لگا کہ میری مینا کہان اُڑ گئی خجستہ کہنے بھی نہ پائی تھی کہ طوطے نے عرض کی اے پیر و مرشد ہماری بندگی لیجیے اور آپ ادھر تشریف لائیے اور ہم جو کچھ کہین آپ اُسپر دھیان لگائیے احوال مینا اور بی بی خجستہ کا مجھ سے پوچھیے میمون نے کہا کیا کہتا ہو کہ طوطا بولا مینا کو آپ کی بیگم صاحبہ نے گردن مروڑ کے یار کے واسطے مار ڈالا اور مجھے بھی وہی راہ دکھایا چاہتی تھین خدا کے فضل سے مین نے

ایک تدبیر سے اپنی جان اور آپکی بی بی کی عصمت بچائی وہ بیچاری خیرخواہی سے نثار ہو گئی
کسواسطے کہ آپکی بی بی صاحبہ نے ایک جوان یار کیا تھا اور اُسکے پاس جانا چاہتی تھیں اُسنے
بے تامل نصیحت کر کے منع کیا اسواسطے وہ ماری گئی مین نے حکایت اور داستان مین آجتک
لگا رکھا اپنی جان بھی بچائی اور اُسکو بھی جانے تدیا اب آپ مالک ہین میمون نے کہا سچ ہی طوطا
کہنے لگا مجھے اپنے پیدا کرنے والے کی قسم ہی بی بی جی نے ایک نوجوان یار کیا تھا اُسکے
واسطے وہ مرتی تھی اس بات کے سُنتے ہی وہ تاب نہ لاسکا ایک ہی تلوار مین خجستہ کا کام
تمام کیا قصہ میمون اور خجستہ کا تمام ہوا واللہ عالم بالصواب جھوٹھ سچ کہنے والا جانے
اللہ تعالی نے جیسی میری حرمت رکھی ویسی ہی سب کی رکھے آمین

خاتمۃ الطبع

طائر حمد و ثنا اس طراوت افزاے گلدستۂ حسن و عشق پر نثار کرنا زیبا ہی کہ جسنے بلبل کو محب
غنچہ و گل مین چہچہہ زن اور قمری کو الفت سرو مین طوق بگردن کیا اور طوطی بیان کو ایسی
شیرین زبان شکرین لب و دہان کی نعت مین شکر ریزی بجا ہی کہ جسپر خجستہ دل میمون نفس البزن
وجن کا بے دیکھے مفتون ہوا ہی بعد اسکے واضح ہو کہ یہ مجموعہ قصہ ہاے غریب رائحہ بحر حکایات
عجیب عدیم المثل ولاثانی معروف بہ طوطا کہانی من تصنیف نازک خیال شیرین مقال
واقف رموز شاعری سید حیدر بخش متخلص بہ حیدری مع تصویرات باین ایام شگفتہ انجام
بماہ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء مطبع فیض منبع معدن جود و کرم مشہور نزدیک و دور یعنی مطبع منشی نولکشور
واقع لکھنؤ مین بار پانزدہم حسب الحکم عالیجناب منشی بشن نراین صاحب مالک مطبع
حلیۂ طبع سے محلے ہوا